www.kitabmart.in

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا

فتوحاتِ شیعہ

مع اضافہ

اَز اَفلاکیات

حضرت مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب قدس سرہٗ

مؤلف و مرتب

مولانا الحاج ناصر حسین صاحب نجفی

ناشر

مبلغ اعظم اکیڈمی درس آل محمدؐ

جعفریہ کالونی جڑانوالہ روڈ فیصل آباد فون ۶۴۳۰۴۴

www.kitabmart.in

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ اشاعت ● نمبر ۱۲

نام کتاب	فتوحاتِ شیعہ مع تنقید
موٴلف مرتب	مولانا الحاج ناصر حسین نجفی
بار	پنجم
تعداد	ایک ہزار
کاتب	شریف قادری قادری کتابت سنٹر فیصل آباد
طباعت	جہانگیر پریس فیصل آباد
ناشر	مبلغ اعظم اکیڈمی
قیمت	۲۰ روپے

www.kitabmart.in

فہرست عناوین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	مقدمہ	۱
۲	پیش لفظ	۵
۳	میں شیعہ کیوں ہوا؟	۷
۴	مناظرہ میراں تلمبہ (ملتان)	۱۵
۵	مناظرہ وجھی (سرگودھا)	۲۹
۶	مناظرہ کوٹ سمابہ	۵۰
۷	مناظرہ سیالکوٹ	۱۲۷
۸	مناظرہ کوٹ نامدار	۱۶۴
۹	مناظرہ جھوک دایہ	۱۹۹
۱۰	مناظرہ مندرانوالہ (مرزائی شکست)	۱۸۴
۱۱	مناظرہ دو چک ذخیرہ	۲۲۸
۱۲	مناظرہ گھنگ شریف	۲۴۴
۱۳	مناظرہ باگڑ سرگانہ کی اصل حقیقت	۲۵۴

www.kitabmart.in

مقدمہ

"فتوحاتِ شیعہ" مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب قبلہ قدس سرہٗ کے ان شہرہ آفاق مناظروں کا عظیم ترین مجموعہ ہے جن مناظروں میں ہزارہا لوگوں نے مذہب حقہ شیعہ خیر البریۃ قبول کیا۔ جس سے مخالف و موالف کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔

اکثر شیعہ مناظرین مبلغ اعظم مرحوم کے مناظرے سن کر اور اسی فتوحاتِ شیعہ سے استفادہ کے بعد ہی میدانِ مناظرہ میں آئے ہیں جن کی علمی استعداد مبلغ اعظم مرحوم کی مرہونِ منت ہے۔

ان مناظروں میں اکثر مناظرے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں بلکہ بعض مناظروں میں حضرت مبلغ اعظم کا معاون بھی رہا ہوں۔

میں انتہائی محنت اور جانفشانی سے یہ نایاب گوہر تراش کر آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اُمید ہے کہ آپ اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور حقیر کو اس عظیم تبلیغی کام پر دادِ تحسین دیں گے اور حضرت مبلغ اعظم اعلی اللہ مقامہ کیلئے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دعا کریں گے۔

دعا کا طالب

ناصر حسین نجفی

www.kitabmart.in

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِقَضَائِہٖ اِلْحَکَمِہٖ وَلَا نَاقِضَ لِقَضَائِہٖ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ اَنْبِیَائِہٖ فَمَنْ اَقْبَلَ بِہٖ کَادَ بِہٖ مُلْتَفِتٌ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی مُعَانِدِہٖ وَمُخَالِفِہٖ

اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ تَعَالٰی جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ

حضرات! حسب ارشاد خداوندی حکمت اور موعظہ حسنہ کے بعد تیسرا طریقہ تبلیغ مجادلہ و مناظرہ احسن ہے جس کی بنیاد علم، ہدایت اور کتاب منیر پر ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا ھُدًی وَّلَا کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ

مگر میری زندگی کا تیس سالہ تبلیغی دور شاہد ہے کہ برادران اسلام اور خصوصاً مرزائی اور دیگر برائے نام فرق اسلامیہ مذہب شیعہ کی صداقت کا اصولی مناظرہ سے مقابلہ نہیں کر سکتے، کیونکہ مذہب شیعہ آل محمدؐ کا آئمہ اطہار کا مذہب ہے جو وارثان کتاب اللہ و ناطقان رسول اللہ ہیں۔ ان کی امامت کتاب و سنت، فلسفہ و حکمت، اصول نبوت و ولائیت، وراثت، قرابت اور فضائل ہر طرح دلائل سے ثابت ہے۔ اس کے مقابلہ میں سیاسی اصول ہیں جو وقتی و عارضی ہوتے ہیں حقائق کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لہٰذا ان کے مناظرین کو اصول میں رہ کر بات کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر تاہم زندگی بھر عوام کے عقائد کو بچانے کے لئے اتمام حجت کے طور پر ان کی بے اصول بحثوں کا بھی مقابلہ کرنا پڑتا ہے اگر ان بے اصولیوں کی داستانیں دہراؤں تو ایک دفتر ہے۔ زندگی بھر میں مجھے بڑے سے بڑے آدمی کے ساتھ بھی مناظرہ کر کے معلوم ہوا کہ مذہب حقہ شیعہ خیر البریہ کا اصولی مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا صرف دفع الوقتی ہے کج بحثی ہے۔

اصل مذہب تو یہ ہے کہ ہر فرقہ کو اپنے اماموں کی امامت اور ان کی صداقت ثابت کرنی چاہئے۔ مگر شیعہ کے سوا اس کے لئے کوئی تیار نہیں۔ مرزائی صاحبان مرزا صاحب کی نبوت کو موضوع بنانے سے کتراتے ہیں گے برادران اہل سنت الجماعت اصحاب ثلاثہ کے لئے جوش و خروش تو بہت کرتے نظر آئیں گے۔ مگر ان کی خلافت

www.kitabmart.in

کی صداقت زیر بحث لانے سے اور موضوع بحث بنانے سے بہت عذر و بہانے
لائیں گے تحریف القرآن اور غایات الرسولؐ جیسے غیر ضروری موضوع سامنے لاکر جان
چھڑانے کی کوشش کریں گے۔ اگرچہ اس میں بھی ناکام ہی رہیں گے۔ جب کہ آئمہ طاہرین
کی منصوص و مخصوص امامت ہے۔

چنانچہ میرے شاگرد رشید مولوی ناصر حسین صاحب نجفی سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو
دس سال سے میرے ساتھ یہ مناظرے دیکھ اور سن رہے ہیں اور بعض مناظروں میں
معاون مناظر بھی رہے ہیں، چند مناظرے جمع کر کے نمونۃً پیش کئے ہیں تاکہ اتمام حجت
تبلیغ مذہب اور عوام کی تسکین ہو جائے۔ برخوردار نے بہت محنت و ہمت کی ہے
آئمہ اطہار قبول فرمائیں۔ امید ہے ناظرین و مومنین اس سے ضرور مستفیض ہوں گے۔

والسلام

محمد اسماعیل

www.kitabmart.in

اِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرَاھِیْمَ پ۲۳

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَا عَلِیُّ اَنْتَ وَشِیْعَتُکَ فِی الْجَنَّۃِ

(کنز الحقائق)

جعفری باش گر خدا خواہی
ورنہ در ہر طریق گمراہی

نام ملعون چہ ضرور ست کہ سازم اظہار
ہر کہ بر آل نبی دست ستم کرد دراز

بعنۃ اللہ علیہ وعلیہ وعلیہ
حرق اللہ یدیہ ویدیہ ویدیہ

میں شیعہ کیوں ہوا؟

از تصنیف مبلغ اعظم

مولانا محمد اسماعیل صاحب اعلی اللہ مقامہ

www.kitabmart.in

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ الٰہی و درود لا متناہی
بر سیّد المرسلین و آلہ الطیبین

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین
وخاتم النبیین و آلہ الطیبین الطاہرین واخیہ وخلیفۃ امیر المؤمنین
وامام المبین ولعنۃ اللہ علیٰ اعدائہم اجمعین۔

تمہیدِ مدعیٰ و سببِ تالیف کتاب ہٰذا

میرے سابقہ واقفین اور دوست بخوبی جانتے ہیں کہ میری طبیعت اور ضمیر فطرتاً سچائی پسند اور متلاشیٔ حق واقع ہوئی ہے۔ لہٰذا میں بعد تحصیل علوم عربیہ و فارسیہ مروجہ متعارفیہ کے ہمیشہ متلاشیٔ حق رہا ہوں۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

چونکہ تربیت اور تعلیم کا ماحول اور محلِ قدیم الایام سے مذہباً اہل السنت والجماعت تھا۔ والدین اہل حدیث خیال اور اکثر اساتذہ حنفی المذہب دیوبندی مشرب تھے۔ لہٰذا تقلیداً تدبر اور تفکر کا دائرہ یہیں تک تا بعرصۂ بیس سال محدود رہا اور بازپروازِ تفکر اور تدبر دامِ تزویر تاویلاتِ باطلہ اور احادیث موضوعہ کا شکار رہا۔

شب تاریک بیم موج گرداب چنیں ہائل
کجا داند حالِ ما سبکبارانِ ساحلہا

www.kitabmart.in

ضمیر حق اندیش کے لئے تا بہ کئی سال یہ سخت تحیر اور اشکال رہا کہ دین اسلام تو بیشک برحق فطرتی اور خدائی دین ہے اور تاجدار معظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاریب نبی مکرم اور محترم ہیں۔ مگر ہماری موجودہ فقہ اور حدیث اور تاریخ کے اکثر مسائل اور ہمارا طریقہ اور سلیقہ اور ہمارے امام اور خلیفے اور اُن کے اقوال و احوال کیوں مظالم اور خلاف حقانیت کی بُو اور چمک دیتے ہیں اور ہمارے سابقہ اور موجودہ علماء اور فضلاء کیوں اہل بیت رسولؐ کے فضائل اور مصائب کے آیات اور احادیث چھپاتے رہے اور چھپا رہے ہیں۔ آخر الامر فضل الٰہی اور قرآن پاک کی بلاتاویل روشنائی اور رہنمائی سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو گئی کہ قرآن شریف برحق اور آلِ محمدؐ کتاب ناطق ہے اور ہر مسلمان کے لئے تمسک اور اعتصام بہر دو ضروری ہے۔ قرآن اور اہل بیت میں فرق کرنے والا گمراہ اور یُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضٍ الْكِتٰبِ يَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ کا مصداق ہے۔

اُمتِ محمدیہ کے تفرق اور تشتت کا واحد سبب عدم اعتصام بذیل آل خاتم الانبیاء ہے۔ اگر آج ہی حسب حدیث لفکین اُمتِ محمدیہ اپنے اپنے مصنوعی اور جعلی امام اور خلیفے کالعدم سمجھ کر اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رجوع کریں تو تمام اختلاف اور تفرق دور ہو سکتے ہیں اور خلق خدا جادۂ مستقیم پر جمع ہو سکتی ہے۔ چونکہ حسب مضمون بالا میری سمجھ میں یہ حقیقت بخوبی آ گئی ہے کہ حضرات اہل السنت والجماعت کا شیوہ حضرت عمرؓ کی مہربانی اور محبت سے ہمیشہ یہ رہا ہے کہ آلِ محمدؐ کے حق چھینیں اور اُن کے فضائل چھپائیں اور آلِ محمدؐ کی قدر و منزلت لوگوں کے دلوں سے گرائیں۔ لہٰذا میں اُن کے مذہب اور عمل سے بیزار ہوتا ہوں اور آلِ رسول علیہ السلام کے دامن میں جملہ فتنوں اور گمراہیوں سے پناہ لیتا ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرا حشر شیعیانِ حیدر کرار اور پیروانِ آلِ اطہار میں کرے۔ اور دنیا اور عقبےٰ میں دشمنانِ آلِ احمدؐ سے بیزار رکھے آمین، آمین!

خدایا بحق بنی فاطمہؑ — کہ بر قولِ ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی در قبول — من و دستِ دامانِ آلِ رسولؐ

www.kitabmart.in

رباعی طبع زاد

صد شکر الحمد للہ میں حسینی ہو گیا — بیقراری اضطراری سے میں چینی ہو گیا
ہوں حسینی دم میں مینہ زن دو جہاں کناں — کربلائی ذکر میں شور و شینی ہو گیا

الفرقان

رسالہ ہذا میں حسب فرمان عالیشان حضرت سید حیدر علی شاہ صاحب کربلائی اہلسنت والجماعت کی چند ایک باطل کوشیاں اور باطل کے لئے گرمجوشیاں اور حضرت عمر کی معنی دار بیہوشیاں اور حق پوشیاں تحریر کرتا ہوں تاکہ ناظرین پر واضح ہو جائے کہ میں تیس سال تک اہل سنت میں تعلیم و تربیت پا کر کیوں مذہب شیعہ خیر البریہ میں شامل ہو گیا۔

○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ

معنی لفظ شیعہ و اہل سنت کی باطل کوشی

شیعہ کا معنی تابعین اور امت اور محب اور طائفہ یعنی گروہ کے ہیں۔ چنانچہ ہر ایک معنی کا محل قرآن پاک سے مندرجہ ذیل ہے:۔

تابعین

وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ۔ پ۲۳ سورۃ الصافات۔

ترجمہ:۔ اور تحقیق اس کے تابعین سے البتہ ابراہیم ہے جبکہ آیا اپنے رب کے پاس ساتھ دل سلامتی والے کے۔ دیکھو ترجمہ شاہ عبدالقادر بن شاہ ولی اللہ اہل سنت والجماعت کی معتبر تفسیر ابن کثیر جلد سوئم صفحہ ۱۲ میں یوں مرقوم ہے:۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ یَقُوْلُ مِنْ اَصْلِ دِیْنِهٖ۔ یعنی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ کا

www.kitabmart.in

معنی یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ حضرت نوحؑ کے اصلی دین سے تھا۔ قَالَ مُجَاهِدٌ وَعَلَى مِنْهَاجِهِ وَسُنَّتِهِ۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ، حضرت نوحؑ کی سنت اور ان کے طریقے پر تھے (ابن کثیر)

پس ثابت ہو گیا کہ حضرت ابراہیمؑ شیعہ تھے اور حضرت نوحؑ کے تابعین سے تھے اور چونکہ ہم کو حضرت ابراہیمؑ کی اطاعت اور تابعداری کا حکم ہے پس ہم بھی مثل خلیل اللہ شیعہ کہلائیں۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ۔ (سورۃ بقرہ) ترجمہ۔ سوائے بیوقوف کے ملت ابراہیمؑ سے کون منہ پھیرتا ہے۔ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (پ ۱ عمرہ)۔

اہل سنت کی باطل کوشی اور حق پوشی یہ ہے کہ شیعہ کو فرعون کا بنایا ہوا مذہب اور کفار کا گروہ بتلاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اپنے خلیل کو جو جد امجد انبیاء ہے شیعہ نوحؑ فرماتا ہے۔ اور موسیٰ کلیم اللہ کے امتی کو شیعہ کہہ کر لفظ عدو یعنی دشمن کے لفظ سے مقابلہ کر کے محب کے معنے کا اظہار کرتا ہے۔ چنانچہ دیکھو پ ۲۰ سورہ قصص شیعہ بمعنی محب وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَى حِينِ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ۔ اور داخل ہوا شہر میں وقت غفلت کے۔ پس اس میں دو آدمی لڑتے پائے یہ اس کے دوستوں سے تھا اور یہ اس کے دشمنوں سے۔ پس اس سے جو دوستوں سے تھا فریاد کی اوپر اس کے جو دشمنوں سے تھا۔ دیکھو آیت ہذا میں صاف بلا تاویل شیعہ کا معنی محب اور عدو کا معنی دشمن ہے۔ مگر باطل کوش اپنی کج روی سے یہاں بھی باز نہیں آتے۔ مسئلہ ہذا تفصیل کا محتمل نہیں ہے ورنہ ہم اہل باطل کے باطل عذر لکھ کر ان کی پورے طور پر دھجیاں اڑاتے۔

جملہ پیغمبروں کی امتوں کو خدا نے شیعہ فرمایا

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا۔ (پ ۱۶ سورہ مریم) پھر ہم ہر امت میں سے جدا کر دیں گے اس کو جو رحمٰن پر زیادہ اکڑتا تھا۔ پھر ہم زیادہ جانتے ہیں اس کو جو جہنم میں داخل کرنے کے زیادہ لائق ہے۔

www.kitabmart.in

سبحان اللہ! معلوم ہوا ہر نبی کی اُمت کا نام شیعہ ہے اسی واسطے تمام اُمتوں کے گنہگار روزِ قیامت علیحدہ کئے جائیں گے۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ نے دوسرے مقام پر کل شیعۃ کا معنی کل امۃ فرمایا ہے۔ دیکھیے وتری کل اُمۃ جاثیہ اور علامہ ابن کثیر نے جلد سوم ص ۱۳۱ پر کل شیعۃ کی تفسیر بقول حضرت مجاہد من کل اُمۃ فرمائی ہے اور بقول حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ مِنْ کُلِّ اَھْلِ دِیْنٍ یعنی تمام اہل ادیان سے گنہگار جدا کئے جائیں گے۔ جب تمام اُمتوں کو خدا نے شیعہ کہا ہے تو ہم خلافِ قرآن کیوں اہل سنت اور اہل حدیث کہلائیں۔ کہاں ہیں شیعہ کہنے والے گروہ کفار کہنے والے شرم کریں اور اپنے اپنے مصنوعی اور جعلی فرقوں کے نام قرآن سے دکھلائیں۔ بصورتِ دیگر اپنا نام شیعہ رکھائیں جیسا کہ اُن کے بزرگ حضرت شاہ عبدالعزیز جیسے مذہب حقہ شیعہ خیر البریہ کے مقابل ہار کر مانیم شیعہ اولیٰ فرما گئے کہ اصلی اور پہلے شیعہ ہم ہی ہیں۔ اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اہلِ سنت والجماعت اہل حدیث اہلِ قرآن اہلِ فقہ۔ حنفی مالکی شافعی حنبلی چشتی قادری احمدی محمدی وہابی بابی بھائی پنجری صوفی یہ اُن کے مصنوعی نام قرآن پاک سے ہرگز ہرگز نہ ملیں گے۔ بلکہ اُن کے مذہب اور نام بیرونی ہیں اور باہر ہی رہیں گے۔

مسئلہ خلافت اور اہلسنت کی مذبوحی حرکات

لفظ شیعہ کی تحقیق کے بعد چونکہ مسئلہ خلافت بھی شیعہ اور سنی کا مابہ الامتیاز مسئلہ ہے۔ لہٰذا ہم اس کے اندر اختصاراً شیعہ خیر البریہ کے براہین قاطعہ اور دلائل قویہ اور اہل سنت کے تاویلاتِ باطلہ دکھاتے ہیں تاکہ حق پسندوں کو باطل پرستوں کا پول اور ہذیان نظر آئے۔

نبی اور خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے مگر اہلسنت خود بنا لیتے ہیں

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (پ۱ - ع ۳۰ - بقرہ)

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے فرمایا، میں دنیا میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ دیکھیے فرمایا کہ میں بنانے والا ہوں۔ فرشتوں کا اجماع نص کے مقابلہ میں کچھ کام نہ آیا۔

www.kitabmart.in

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا - وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ترجمہ:- کیا تو نے نہیں دیکھا طرف سرداروں بنی اسرائیل کے بعد موسیٰ کے جب اُنہوں نے اپنے نبی سے کہا۔ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دے ہم اللہ کے راستے میں لڑائی کریں اور اُن کے نبی نے فرمایا ہو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ بنایا ہے۔ کہا اُنہوں نے ہم پر اس کی بادشاہی کہاں ہو سکتی ہے ہم اس سے بادشاہی کے زیادہ حقدار ہیں۔ کیونکہ وہ مال کی زیادتی نہیں دیا گیا۔ نبی نے فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے تم پر برگزیدہ اور پسند کیا ہے اور اس کو علم اور جسم کی زیادتی عطا فرمائی ہے۔

تشریح

دیکھو بعد موسیٰ علیہ السلام کے تمام بنی اسرائیل نے نبی وقت سے درخواست کی ہے کہ خلیفہ اور امیر مقرر کرے اور نبی نے بھی خود نہیں کہا بلکہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تم پر طالوت کو بادشاہ بنایا ہے۔ مگر یہاں کیا ہوا۔ نہ قرآن پاک کا پردہ رہی نہ فرمان پیغمبر یاد رہا۔ آیت عشیرہ کو چھوڑا اور حدیث غدیر کے معنے بدلے اور حدیث منزلت کی تاویل کی۔ فضائل سر کشی فراموش کئے۔ پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی بستر علالت پر جلوہ افروز ہیں کہ یاروں نے کھوٹ چشمیاں شروع کر دیں۔ حضورؐ کی خبر وفات ابھی مشہور نہیں ہوئی کہ یار تخلیفے بنی ساعدہ میں پہنچے کہ آج علی مقتول تجہیز و تکفین میں ان کی غیر حاضری میں خلیفہ مقرر کرنے کا اچھا موقعہ ہے۔

الغرض مل ملا کر حضرت ابوبکر پنچائتی خلیفے مقرر ہو گئے اور خدا اور رسول کے مقرر فرمودہ خلیفہ علی المرتضےٰ کو قتل کی دھمکیاں شروع ہوئیں۔ جناب بی بی کے دروازۂ اقدس کے سامنے کھڑے ہو کر لوگوں نے آگ لگنے کے خوف

www.kitabmart.in

فرمائے۔

چونکہ یہ تمام مضامین اہلِ سنت والجماعت کی کتابوں میں ثابت ہیں۔ لہٰذا میں مصنوعی اور بناوٹی خلیفوں سے بیزار ہو کر رسولِ پاک کے سچے خلیفے اور جانشین کو جس کی نسبت غدیر خم پر مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ کا اعلان ہو چکا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف باب مناقب علی)۔

اپنا امام من بعد رسول پاک سمجھتا ہوں اور خدائے تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت شیعیانِ علی علیہ السلام میں اٹھائے۔

تمت بالخیر اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد

www.kitabmart.in

مناظرہ

میراں ملہہ میں

مذہبِ شیعہ کی فتح مبین

حضرات ناظرین! مولوی دوست محمد صاحب قریشی مدیر مبلغ تنظیم اہلسنت والجماعت کا ایک غلط اور خلاف واقعہ جھوٹا اشتہار دیکھ کر حیرت ہوئی۔ ورنہ اس مناظرہ میں تو مولانا صاحب دونوں دن دونوں محاذوں میں بری طرح ناکام رہے مسئلہ نبات میں لفظ چار پر کوئی صحیح روایت نہ پیش کر سکے اور مسئلہ خلافت میں صاف انکار کر دیا کہ وہ آیت حدیث کے خلیفے نہیں بلکہ اجماعی ہیں۔ اجماع میں اہل بیت کو شامل اور راضی نہ دکھلا سکے اور گھر جا کر اشتہار شائع کر دیا۔ شاید یہ علماء صاحبان جھوٹ بولنا حرام نہیں سمجھتے یا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کی آیت نہیں پڑھتے۔ اصل حقیقت مختصراً ہم آپ کو بتلاتے ہیں کہ یہ مناظرہ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۶۹ء مطابق ۱۴ شوال بروز بدھ جمعرات علماء اہلسنت والجماعت خصوصاً مولوی عبدالستار تونسوی کی دیرینہ شیخیاں بگھارنے کی بنا پر وقوع میں آیا۔ مدت سے چیلنج پر چیلنج ہو رہے تھے کہ مولوی محمد اسماعیل بھاگ جاتا ہے فرار ہو جاتا ہے علماء اہل سنت کا نام محسن کر سہم جاتا ہے۔ چنانچہ ہم نے اپنی تحقیق کے پیش نظر یہ مناظرہ منعقد کرایا اور انتظام کیا اور حفظ امن کا پورا پورا ذمہ لیا اور خیال رکھا۔ مولوی دوست محمد قریشی معمولی معمولی باتوں پر عدم حفظ امن کا بہانہ کر کے مناظرہ سے جان چھڑانا چاہتا تھا مگر ہم نے ہر طرح کی منت سماجت مدارت اور معافی سے اس کو میدان سے بھاگنے کا موقعہ نہ دیا تاکہ علاقہ بھر کے لوگوں کو پوری تحقیق ہو جائے اور آئے دن کے چیلنج ختم ہو جائیں مگر مولوی عبدالستار تو پہلے ہی بھاگنے کے بہانے فرار ہو گیا حالانکہ ابھی حج کی تیاری میں کچھ دن باقی تھے مگر نہ آیا۔ چنانچہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب نے جو رسالہ "فرارِ تونسوی" لکھا ہے

www.kitabmart.in

سچا ثابت ہوا۔ اور یہ فرار بھی ان گذشتہ فراروں کی ایک کڑی ثابت ہوا۔ چنانچہ مولوی دوست محمد قریشی صدر تنظیم اہل سنت والجماعت اور مولوی قائم دین صاحب علی پوری مولوی منظور احمد صاحب بہاولپوری اور مولوی محمد علی صاحب عثمان پوری پہلی راجن اور علاقہ بھر کے تمام علماء ٹنڈی دل کی طرح امڈ آئے۔ شیعہ کی طرف سے جناب مبلغ اعظم محمد اسماعیل صاحب تنہا مع اپنے شاگردوں کے درس آل محمد لائل پور سے آٹھ بکس کتب شیعہ و سنی لیکر تشریف لائے۔ اللہ رے حوصلہ مبلغ اعظم کہ ان بیسیوں علماء اہل سنت کے سامنے ایسے علمی شان اور اطمینان سے آئے کہ ان علماء کی کثیر تعداد کو شاید بھی خیال نہ کیا۔ اکیلے میدان مناظرہ میں وقت سے پہلے آکر کرسی پہ بیٹھ جاتے رہے۔ اگرچہ کچھ لیٹ ہو کر مولانا قاضی سعید الرحمن صاحب بھی تشریف لے آئے اور مناظرہ میں صدر اور معاون رہے مگر جب پہلے دن میدان مناظرہ گرم ہوا تو مبلغ اعظم اور ان کے شاگرد ہی تھے۔

حضرات! مبلغ اعظم نے اہل السنت کے من مانے موضوع بنات الرسول کو بھی نہایت فراخدلی سے منظور کر لیا اور سب سے پہلا موضوع مناظرہ بھی اس کو بنایا جس پہ پورے تین گھنٹے روز اول مناظرہ ہا مگر قریشی صاحب اس میں بھی شکست کھا گئے اور کوئی مستحکم ثبوت نہ دے سکے جو قابل اعتماد اور قابل یقین ہو۔ حتیٰ کہ معصوم کی صحیح حدیث بھی نہ پیش کر سکے۔

مولوی دوست محمد قریشی کی استدلالی کمزوریاں

حضرات! اگرچہ مولوی دوست محمد قریشی اپنے حلقہ میں فاضل آدمی ہیں زور بھی بہت لگایا ناز نخرے بھی بہت کئے، داؤ پیچ بھی کھیلے، تصنع تکلف بھی کیا۔ حتیٰ کہ دھوکہ و فریب دینے کی کوشش بھی کی، غلط حوالے بھی دیئے، قطع و برید بھی کی، خیانت در نقل سے بھی باز نہ آئے مگر مبلغ اعظم صاحب نے پھر بھی کچھ پیش نہ جانے دی۔ ہر ہر غلط حوالے پر گرفت پہ گرفت کر کے خیانتیں ظاہر کیں۔ کتاب مانگی تو دی، حوالہ پوچھا تو بتلایا۔ مولوی دوست محمد صاحب نے اصول کافی پیش کرنے میں تو حد کر دی۔ تعریف کافی کی تو [illegible] حضرت حجت علیہ السلام کا قول بے سند "کافی لشیعتنا" پڑھا مگر [illegible] روایت دوسری کتاب کی پڑھ دی۔ اس گرفت میں مناظرہ تقریباً ختم ہی ہو گیا تھا۔ کیونکہ مبلغ اعظم نے مان لیا تھا کہ اگر یہ قول امام جعفر الصادق علیہ السلام اصول کافی میں موجود ہے تو یہ ٹھک مار

www.kitabmart.in

مناظرہ ختم۔ اس مطالبہ پر اتنا زور دار مواخذہ کیا کہ مبلغ اعظم میز پر سر رکھ کر اعلان کرنے لگے۔ کہ حضرات! اپنے مولوی سے کہو کہ حوالہ دکھلائے ہم شکست مان لیں گے مگر کون دکھائے۔ قریشی صاحب نادم اور حیران و پشیمان منہ میں ڈاڑھی چباتے کھڑے تھے اور سنی دنیا دنگ تھی۔ حضرات! خدا شاہد ہے کہ مولوی دوست محمد کی غلط حوالے دیکر شرمسار ہونیکی حالت دیکھی نہ جاتی تھی۔

مسئلہ بنات الرسول میں چند دلائل کا توازن

حضرات! تفصیل تو بعد میں آئے گی مگر مختصر مشتے نمونہ از خروارے چند دلائل کا توازن ملاحظہ فرمایئے۔ مولوی دوست محمد قریشی مناظر اہل السنت نے اس مسئلہ میں صرف ایک آیت یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَ بَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ سورۃ الاحزاب سے پڑھی کہ اس میں لفظ بنات جمع سے کم از کم تین بیٹیاں ثابت ہوتی ہیں اور آخر تک اسی کی رٹ لگائی اور تکرار بے معنی کیا۔ اس کے مبلغ اعظم نے چھ جوابات دیئے ہیں

اوّل: کہ یہ آیت سورۃ الاحزاب کی ہے اور یہ حکم حجاب ثانی کا ہے۔ اس وقت جناب رقیہ اور جناب ام کلثوم کی حیات ثابت کرو، ورنہ مردہ سے خطاب کیسا اور حکم کیسا اس وقت یہ دونوں لڑکیاں زندہ ثابت کرو۔ مگر کون کرے۔ ورنہ ایک تو صیغہ واحد ہے دو تثنیہ اور جمع تین سے شروع ہوتی ہے۔ اس آیت کے وقت تین زندہ بیٹیوں کا وجود ثابت کرو اور کسی اپنی تفسیر سے بحکم رسول پاک دکھلاؤ کہ اس آیت میں دو میری بیٹیاں داخل اور شامل ہیں۔ بس قریشی صاحب کے حواس باختہ ہو گئے۔ کیونکہ اِذَا جَآءَ الْاَحْتِمَالُ بَطَلَ الْاِسْتِدْلَال کے مطابق استدلال ختم ہو گیا۔

دوم: مبلغ اعظم نے فرمایا کہ جمع کو تعظیمی بھی ہو سکتی ہے جیسے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ پہلے الف کہ جار صیغے جمع کے نازل کرنیوالا صرف ایک واحد حقیقی ہیں کی وحدت میں کسی قسم کی کثرت داخل ہی نہیں ہو سکتی

سوم: یَا اَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ میں الرسل جمع ہے اور مخاطب صرف ایک خاتم النبیین ہے۔ ورنہ مرزائیوں کی طرح صیغہ جمع سے استدلال کرکے

www.kitabmart.in

نبوت کی مُہر بھی توڑ دو۔

چہارم:۔ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَکُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَکُمْ میں جمع بین الجمعین ہے۔ مباہلہ میں بھی صیغہ جمع سے استدلال کر کے چار بیٹیاں دکھلاؤ۔ اگر اس وقت مر گئی تھیں تو پھر استدلال کیسا۔ جناب زینب کی زندگی ثابت ہونے سے رقیہ اور ام کلثوم کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ اور وہ صیغہ تثنیہ ہے جمع نہیں ہو سکتی استدلال جمع حقیقی سے ہو رہا ہے۔

پنجم:۔ لفظ بنات سے ہر وقت حقیقی بیٹیاں ثابت نہیں ہوا کرتیں۔ اور جیسا کہ ہُولا بناتی کہ یہ میری بیٹیاں ہیں سے حضرت لُوط کی حقیقی بیٹیاں مراد نہیں اور اپنے مولوی اشرف علی تھانوی کی اس پر تفسیر دیکھو کہ یہ حقیقی بیٹیاں نہیں دیکھو ترجمہ اشرفیہ ص۲۰۷ حاشیہ ۴ بلکہ اُمت کی بیٹیوں کو حضرت لُوط نے اپنی بیٹیاں کہہ دیا کیونکہ نبی اُمت کا باپ ہوتا ہے۔ اگر اُمت کی بیٹیاں نبی کی بیٹیاں بنص قرآن ہو سکتی ہیں تو حضورؐ کی اپنی بالتصریح بیٹیاں اگر مجازاً داخل ہو جائیں تو کیا حرج ہے۔

ششم:۔ اس میں سادات کی تمام ہُو بیٹیاں مُراد اور داخل ہیں کیونکہ پردہ کا حکم قیامت تک ہے جیسا کہ حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم میں قیامت تک بیٹیاں ہونے والی داخل ہیں جناب مبلغ اعظم نے مولوی دوست محمد کے استدلال کو کچھ اس طرح توڑا کہ اس کو سر چھپکی پڑ گئی۔ کیونکہ آیت محکم نہ رہی، صحیح حدیث نہ بن سکی اور احتمالِ غیر آگیا لہٰذا استدلال ختم ہو گیا۔ مبلغ اعظم نے فرمایا حضرات! چار بیٹیاں یا ایک بیٹی اس کا اعتقاد اور ایمان سے تعلق ہے۔ لہٰذا یا آیت محکم پیش کرو یا حدیثِ متواتر یا حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کے تواتر میں کسی قسم کا شک اور احتمال پیدا کر کے دکھلاؤ۔ ورنہ عوام کو دھوکہ نہ دو۔ بیٹی صرف ایک ہے جس کا ثبوت اتنا مضبوط اور متواتر ہے کہ اس کا انکار کفر کے مترادف ہے۔

آیاتِ عشرہ و حدیثِ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

اس کے بعد مبلغ اعظم نے دس آیات سے سیدہ فاطمہ کا توحید اور اکلوتی بیٹی

www.kitabmart.in

ہوتا دکھلایا۔

اوّل:۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ پ۔ سورۃ احزاب
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے اس ایک بالغ مرد کا باپ نہیں۔ مبلغ اعظم نے
فرمایا سبحان اللہ! لفظ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ سے ایک مرد کے باپ
ہونے کی بھی نفی ہو گئی ایک بیٹی کے باپ ہونے کا اثبات بھی ہو گیا مبلغ اعظم نے
فرمایا اللہ سے بلاغت کتاب اللہ کہ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ سے ایک بیٹی کا
حقیقی باپ بھی ثابت کر دیا۔ لفظ رجال سے جناب طیب اور طاہر اور حضرت
ابراہیم ابناء رسول اللہ کی ابنیت بھی ثابت رہ گئی۔ مبلغ اعظم نے اس آیت
سے ہر چیز ثابت کر دی۔ ایک بیٹی کی وحدت لفظ احد سے، حضورؐ کے صغیر بچوں
کی ولادت لفظ رجال سے، حسنین علیہما السلام اور آل محمدؐ کے اپنے فرزندوں کی
ابنیت لفظ کم سے کہ تمہارے مردوں کا باپ نہیں، اپنے اہل بیت اور آل محمدؐ
کے مردوں کا باپ ہے۔ لفظ احد سے جناب سیدہ کی وحدت پر کیسا استدلال کیا کہ
دوست محمد قریشی کی لفظی بحث کہ ایک کا لفظ دکھلاؤ ہمیشہ کیلئے ختم ہو گئی۔

دوم:۔ آیت تطہیر کہ سوائے سیدہ کے کوئی بتول نہیں اور داخل تطہیر نہیں اور انبیاء کی
بیٹیاں حیض و نفاس سے پاک ہوتی ہیں۔ اصول کافی ص۲۵۸ جلد ۱، خزائن النبی
ص۲۶۱، صواعق محرقہ ص۱۵۸ اور سیدہ پاک ہے۔

سوم:۔ آیت مباہلہ۔

چہارم:۔ آیت خمس کہ سوائے فاطمۃ الزہراؑ کے ان لڑکیوں کو کبھی خمس نہیں ملا اور قریشی صاحب ثابت کریں باوجود سوال کے حضرت عثمان کو حضورؐ نے خمس نہ دیا۔ صحیح بخاری ص۴۴۴ جلد ۱ اور حضرت علیؑ پورے خمس کے مالک اور متولی بنے رہے۔ بخاری شریف ص۴۲۳ جلد ۲

پنجم:۔ آیت ایتاء ذا القربیٰ کہ حضورؐ نے حضرت سیدہ کو فدک دیا۔ دیکھو تفسیر درمنثور ص۱۷۵ جلد ۴ اور ابن کثیر جلد ۳ ص۳۳۹

ششم:۔ آیت نسب کہ روزِ قیامت سوائے فاطمہؑ کے کوئی نسب نہ رہے گا دیکھو تفسیر ابن کثیر جلد سوم ص۲۵۹

www.kitabmart.in

ہفتم :- آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ یَا فَاطِمَۃُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ۔
بخاری شریف جلد دوم صفحہ

ہشتم :- آیت صِہْرًا وَّنَسَبًا وہ صہر کہ سیدہ کے نکاح کے متعلق نازل ہوئی اور پڑھی گئی۔

نہم :- آیت مودت جس میں صرف سیدہ ہی مع آپ کی اولاد اور شوہر کے شامل ہے۔

دہم :- آیت نور۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ سوائے سیدہ فاطمہؑ کے اس پورے گھر میں کوئی نوری مٹی ثابت نہ ہوئی۔ مبلغ اعظم نے سیدہ کی نوری پیدائش کو اس آیت کے تحت شیعہ و سنی کتب اصول کافی سے پڑھا

مسئلہ بنات پر

حدیث شریف سے استدلال کا حال

اس مسئلہ میں حدیث صحیح متواترہ قطعیہ کی شرط تھی۔ کیونکہ یہ مسئلہ اعتقاد سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ اعمال سے لیکن خدا شاہد ہے اور چشم دید مشاہد ہے۔ عین مناظرہ میں کانوں سنی شہادت ہے کہ مولوی دوست محمد صاحب قریشی صحاح ستہ اور کتب اربعہ تو کجا دیگر کتب سے بھی بقول رسول پاکؐ یا امام معصوم کوئی ایک حدیث صحیح بھی نہ پڑھ سکا۔ حدیث صحیح بسند صحیح قول صحیح روایت کا بہت مطالبہ ہوا، بار بار ہوا، آخر تک ہوا مگر قریشی صاحب کہاں سے لائیں۔ موجود ہی نہیں۔ قریشی صاحب نے شرائط ناصر کی ذرا بھر پرواہ نہ کرتے ہوئے ہر قسم کی رطب و یابس خشک و تر روایات پیش کرنے کی کوشش کی۔ ہاتھ پاؤں بہت مارے۔ خطابت کا رنگ پیدا کرکے جذبات سے کھیلنے کی کوشش بھی کی مگر ٹھوس استدلال کے سامنے کچھ پیش نہ گئی۔ آخر بہت کچھ اشارے کنائے سے سر ہلایا۔ پبلک کو ہاں میں ہاں ملانے کے لئے بہت دعوت دی مگر کمزوری استدلال کا پبلک کیا علاج کرے۔ قریشی صاحب کا ایک پرانے گھنڈ مشق مشہور عالم کثرت معلومات کے مالک حاضر جواب مناظرے پالا پڑ گیا تھا جو نہ خیانت کرنے دیتا تھا، نہ غلط حوالہ چلنے دیتا تھا، نہ اصول مناظرہ سے باہر جانے دیتا تھا

www.kitabmart.in

نہ روایت میں قطع و برید سے کام لینے دیتا تھا۔ موقعہ پر پہنچ کر ہر جگہ دامن کش کر دیتا تھا۔ قریشی صاحب جس عبارت کو چھوڑتے یا چھپاتے فوراً پڑھ دیتا تھا۔ قرآن کو قرآن، حدیث کو حدیث اور قول معصوم کو قول معصوم ثابت کر کے غیر معصوم کے ضعیف اور غلط اقوال کو فوراً رد کر دیتا تھا۔ قریشی صاحب بیچارے کیا کرتے آخر تک وہی حماقت انقلوب ہے۔ بار بار روایت پڑھی مگر اس کا راوی مسلم بن صبیح رجال ما مقانی ص۲۱۲ جلد ۳ سے سنی ثابت ہوا۔ اور عبارت موقعہ پر پڑھی گئی تو قریشی صاحب اس کا شیعہ ہونا نہ دکھلا سکے اور نہ صحیح روایت پڑھ سکے اور غیر صحیح اور ضعیف کو مانے کون سنی۔ اور اپنے ان خود ساختہ افسانوں پر ایمان کون لائے۔

مبلغ اعظم نے ان لڑکیوں کا ربیبہ ہونا کتب اہل السنت یعنی سیرت ابن ہشام جلد چہارم ص۲۹۳، تفسیر خیشاپوری جلد پنجم ص۰، تفسیر کبیر جلد ہشتم ص۲۲۷ وغیرہ پیش کر کے مولوی دوست محمد کے جملہ باتوں کو ختم کر دیا۔ مبلغ اعظم نے فرمایا، مولانا آپ ان علمائے اہل السنت پر کیا فتویٰ لگاتے ہیں جنہوں نے ان بیٹیوں کا باپ غیر محمد لکھ دیا ہے کہ ربیبہ تھیں۔

اس کے بعد جب ان لڑکیوں کی شادیاں کفار سے کتب اہل السنت سے دکھلائی گئیں اور ابوالعاص کا جنگ احد تک ایمان نہ لانا اور عتبہ اور عتیبہ پسران ابولہب جیسے کافروں سے نکاح ہونا اور مدارج النبوۃ اور کتاب الاصابہ و اکمال دہلی ص۸ جلد ۴ سے حضرت عثمان کا بھی نکاح جناب رقیہ کے بعد ایمان لانا اور البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص۱۹۸ سے حضرت عثمان کا بلغ نکاح ایمان لانا ثابت ہوا تو سنی پبلک حیران ہو گئی۔ اصل حد تو اس وقت ہوئی جب مبلغ اعظم نے بخاری شریف جلد اول ص۱۷۱ اور مسلم شریف کتاب الجنائز سے یہ دکھلا دیا کہ حضورؐ نے حضرت عثمان کو جنازہ رقیہ سے روک دیا تھا۔ اللہ سے دعا ہے کہ بیوی کی قبر اور جنازہ سے بھی روکا جا رہا ہے۔ الغرض قریشی صاحب چار لڑکیاں نہ قرآن سے ثابت کر سکے نہ حدیث سے نہ کسی امام معصوم کے قول صحیح سے، مبلغ اعظم نے باختیار متواترہ صحیحہ جناب سیدہ کی وحدت ثابت کر کے جب بخاری شریف ص۴۳۵ جلد ۱ سے جناب سیدہ پاک کا حق پڑھا، غضب ناک ہونا، واپس آنا، تا وفات غضب ناک رہ کے وفات پا جانا پڑھا اور توجہ دلائی کہ اہل السنت کے پیشواؤں کا مناظرہ کرنے والو! تمہارے دربار میں تو رسول اللہ کی

www.kitabmart.in

ایک بیٹی معصومہ بتول بضعۃ الرسول جیسی بیٹی خاں چلی گئی۔ بیٹیوں کا مناظرہ کس برتے پر کرتے رہتے ہو۔ جب سیدہ کے حق پر مبلغ اعظم نے قرآن و حدیث پڑھی اور خانی آناذ کر کیا۔ دردناک منظر کھینچا سر پر قرآن اُٹھا کر کہا بخاری شریف میں لکھا ہے کہ خاں آگئی۔ غضبناک ہو کے آگئی غضب ناک ہی مرگئی، کلام ترک کر گئی بائیکاٹ اور مہاجرت کر کے مرگئی تو جو شی سید مولوی دوست محمد کے اردگرد بیٹھے تھے غیرت قومی سے سر جھکا گئے آبدیدہ ہو گئے۔ اب قریشی پریشان تھا کہ کیا کروں۔ نہ صحیح حدیث ملتی ہے نہ آیت صادقہ آتی ہے نہ مبلغ اعظم کے زور بیان اور کثرت معلومات کے سامنے کوئی پیش جاتی ہے نہ کوئی بات چھپائی جاتی ہے اور صرف ڈھٹائی کام نہیں آتی کیا کروں۔ صرف منہ سے ڈاڑھی چھپانے پر زور تھا۔

حضرات! یہ منظر پورے مناظرہ میں قابل دید رہا کہ جب مبلغ اعظم شیر کی طرح گرجے اور دریا کی روانی سے قرآن و حدیث پڑھتے مونچھوں پر ہاتھ دراز نہ تاؤ دیتے تو مولوی دوست محمد صاحب اپنی ڈاڑھی چھپانا شروع کر دیتے۔ مبلغ اعظم کی مونچھوں کا تاؤ، مولوی دوست محمد کا ڈاڑھی چھپانا ہمیشہ یاد رہے گا۔ یہ مناظرہ مولوی دوست محمد کا آخری مناظرہ ہو گا امید ہے آئندہ اس شکست کے بعد مبلغ اعظم کے سامنے آنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ اور اس شکست کا یہ اثر ہوا کہ مولوی دوست محمد صاحب دوسرے دن کے مناظرہ کے لئے تیار ہو گئے کہ شاید گئی ہوئی عزت ہاتھ آجائے۔ ورنہ یہ کہا تھا کہ جب تک مناظرہ بنات الرسول کا فیصلہ نہ ہو جائے کوئی دوسری بات نہ شروع ہو گی لیکن اب مجبور تھا۔ اس مسئلہ میں مزید دلائل موجود نہ تھے۔ پبلک دل شکستہ تھی، عزت علمی رہ نہ گئی تھی۔ شیعہ لوگ نعرے لگاتے جا رہے تھے۔ جناب سیدہ کے فضائل گنتے جا رہے تھے۔ جناب سیدہ کے تمام مقام یاد کرتے جا رہے تھے۔ حد یہ ہو گئی کہ مولوی دوست محمد کو روایت اور آیت تو کجا صحاح ستہ اور مشکوٰۃ شریف باب مناقب اہل بیت اور بخاری شریف کے باب مناقب قرابۃ النبی میں ان لڑکیوں کا نام تک نہ ملا۔ جب فاطمۃ بضعۃ منی پر بحث ہوئی تو دوسری کسی لڑکی کے متعلق لفظ بضعہ اور ٹکڑا نہ دکھلا سکا۔

مبلغ اعظم نے جب لفظ بضعہ سے حقیقی بیٹی ہونے پر استدلال کیا تو تمام شبہات دور ہو گئے بلکہ بہت سے نئے لوگ شیعہ ہو گئے۔ اب شیعہ پر جوش اور سنی خاموش تھے۔ مبلغ اعظم نے دوسرے دن کے مناظرہ کا اعلان کر دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ مناظرہ ضرور ہو گا۔ اگر

www.kitabmart.in

دیوان صاحبان نے اجازت نہ دی تو کسی اور جگہ ہو جائے گا لیکن قریشی کو بھاگنے نہ دوں گا۔ کل انشاء اللہ خلافت کے مسئلہ پر قرآن اور حدیث سے ان کے بزرگوں کی خلافت کو غلط ثابت نہ کر دوں تو مناظر نہ کہنا اور بارہ خلیفے اور بارہ امام قرآن شریف سے ثابت کر کے حضرت علی علیہ السلام کے سر پر خلافت کی دستار بندی بدست رسالتمآب نہ دکھلا دوں تو شیعہ نہ کہنا۔ اس وقت قریشی صاحب کے چہرہ کی مرجھاہٹ، پیشانی کے شکن، آنکھوں کا جھکاؤ بلکہ پتھراؤ قابل دید تھا، دنیا حیران تھی کہ اس مسئلہ پر تو ناز تھا کل خلافت میں کیا بنے گا۔ الغرض اس پر یہ مناظرہ ختم ہوا اور دنیا کل کے انتظار میں ٹھہر گئی۔ اللّٰھم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ سے ہے۔ اَلْحَقُّ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی وَالْحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ۔

دوسرے دن

مناظرہ بر مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ

دوسرے دن مبلغ اعظم صاحب قریشی صاحب سے پہلے تشریف لا کر کرسی پر بیٹھ گئے۔ بعد میں قریشی صاحب تشریف لائے مگر وہ کل کا جوش و خروش کہاں، زور اور توان کہاں چہرے کی روشنی اور زینت کہاں۔ میدان مناظرہ میں تشریف لانے کے وقت چہرہ اداس تھا۔ کیونکہ من مانا مایۂ ناز اور اصل مسائل کا مورچہ فتح ہو چکا تھا۔ اس کی شکست کی خفت آج کے موضوع کی دہشت قریشی صاحب کو کھائے جا رہی تھی۔ وقت ہو گیا مناظرہ شروع ہوا قریشی صاحب نے خطبہ کے بعد آیۂ استخلاف کو قرآن مجید سے دیکھ کر پڑھا۔ کیونکہ حفظ یاد نہ تھی۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ الخ کو پڑھ کر اپنے خلفاء کو وعدۂ خداوندی کا مصداق اور موعود ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حضرات! وعدۂ خداوندی پورا ہو گیا جن سے وعدہ تھا وہ خلیفے بن گئے۔ اگر وہ خلیفے نہ ہوتے تو حضورؐ کے منبر پر کیسے بیٹھ کر حکومت پر قابض ہو جاتے۔ اس کے منبر پر بیٹھ جانے قابض ہو جانے غالب ہونے کو آخر تک دلیل خلافت بنایا۔ مبلغ اعظم نے اسی آیۂ استخلاف کو اس روانی اور ادائیگی قرأت اور خوش الحانی سے پڑھا کہ اپنے بیگانے

www.kitabmart.in

ہجوم گئے۔ آپ نے آیۂ استخلاف وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ کو پڑھ کر فرمایا کہ حضرات! یہ موعود من اللہ خلیفوں کا ذکر ہے جن کا ایمان مشاہدہ اور شہود ذاتی تک پہنچا ہوگا۔ اعمالِ صالحہ کی حد عصمت تک ہوگی۔ کیونکہ الصّالحات جمع معرف باللام ہے جو فائدہ استغراق دیتی ہے یعنی کل اعمال ہوں گے اور وہ سوائے معصوم کے اور کسی میں نہیں ہو سکتے۔ یہ مومن ہیں جن کے ایمان اور اعمال اور خلافت کا خالق نے خود دوسری جگہ اعلان فرمایا اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ۔ (پ۔ سورۃ المائدۃ) کہ تمہارے ولی صرف تین ہیں اللہ اور اس کا رسول اور وہ مومن جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ رکوع کرنے والے ہیں۔ سو ایمان، عمل اور ولایت ثابت ہوگئی۔ صرف مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ کو یاد کرو۔ رکوع کی حالت میں حضرت علیؑ نے فقیر کو انگوٹھی دے دی۔

حضرات! اس کے بعد آیۂ استخلاف سے مبلغ اعظم نے آئمہ اطہار کے تین وعدے ثابت کئے:۔

اوّل:۔ ان کی خلافت کا اعلان مثل خلافتِ ہارون، آدم، داؤد اور حضرت ابراہیم علیہ السلام۔

دوم:۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ سے آئمہ طاہرین کے مذہب شیعہ کو مذہب حقہ صادقی اور مرتضےٰ اور مضبوط ثابت کر دیا کہ سوائے مذہب شیعہ کے اصول اور فروع کسی مذہب کے مضبوط اور ثابت نہ ہوں گے۔ اس مذہب کے ہر مسئلہ کی دلیل مضبوط اور مستحکم ہوگی، ٹوٹ نہ سکے گی۔ دِيْنَهُمْ صاف کہہ رہا ہے کہ وہ دین کے مالک ہیں، امام ہیں، معصوم ہیں، دینی خلیفے ہیں۔ دنیاوی بادشاہ نہیں۔

الَّذِي ارْتَضٰى کا جملہ اس مذہب کو تمام مذاہب پر فوقیت دے رہا ہے۔ کیونکہ خدا کا وہ پسندیدہ مذہب ہے۔ آئمہ طاہرین کا دین اور مذہب ہے۔ کیونکہ وہ مرضاۃ اللہ

www.kitabmart.in

کے مالک ہیں۔ راضیۃً مرضیہ ان کی شان ہے۔ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ان کے محب و محبوب ہونے کی سند ہے۔ تیسرا وعدہ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا کا ہے کہ ان کا خوف اور تقیہ ہمیشہ نہ رہے گا۔ بلکہ آخری خلیفۃ اللہ المہدی المہادی کے دور ظاہری میں جہاد بالسیف سے خوف امن میں بدل جائے گا۔ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا۔ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ کا معنی اور مترادف ہے کہ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ کہ شرک بڑا ظلم ہے جس سے شرک سرزد ہوا۔ اور اَلشِّرْكُ فِيْكُمْ اَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ (در منثور ص۲۵۳ ج۴، ادب المفرد ص۱۷۵) کے مصداق ہیں عہدۂ امامت اور خلافت نہیں پا سکتے لہٰذا ثلاثہ صاحبان کا دامن جب تک شرک سے واضح طور پر یعنی ماضی، حال، استقبال میں پاک ثابت نہ ہو خلافت اور امامت کہاں۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ سے مبلغ اعظم نے ثابت کر دیا کہ امامت اور خلافت اصول دین میں داخل ہے ورنہ کفر کیا۔ اور مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ کا معنی کیا اور فرمایا هُمُ الْفٰسِقُوْنَ سے وہی فاسق مراد ہیں جو اَلْفٰسِقُوْنَ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ کہ جو اللہ کا عہد اور اعلان کو پختہ ہونے کے بعد توڑتے ہیں اور جس میں وصل کا حکم ہے اس میں فصل پیدا کرتے ہیں۔ یعنی خلیفہ بلا فصل میں فصل پیدا کرتے ہیں اور ما امر اللہ کے مامور من اللہ کو اجماعی اور سیاسی خلیفہ بناتے ہیں۔ مبلغ اعظم نے فرمایا۔ حضرات! یہ آیۂ استخلاف موعود من اللہ خلفاء کی شان میں ہے۔ مثل آدم، داؤد، ہارون کے خلفاء کی آیت ہے۔ دین مرتضٰے کے مالک خلفاء کی آیت ہے۔ مِنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا کے مصداق مظلوم خلفاء کی آیت ہے۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ کے مطابق اپنے منکروں اور باغیوں کی آیت نہیں۔ سیاسی، باغی، طاغی امراء کی آیت نہیں۔ اس کے بعد مبلغ اعظم نے صحیح مسلم جلد دوم ص۱۱۹، ترمذی شریف جلد دوم ص۱۰۱ سے یہ حدیث پڑھی لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ عَزِيْزًا مَنِيْعًا اِلٰى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً کو ملا کر دیکھو یہ بارہ کس دین کے خلیفے ہیں۔ دین مرتضٰے کس کا دین ہے

www.kitabmart.in

قریش کی اصل اور مصطفےٰ شاخ بنی ہاشم ہے یا کوئی اور، تمام بنی ہاشم سے مصطفےٰ بنی فاطمہ ہیں یا کوئی اور۔ فرمایا ہمارے مولا علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، زین العابدینؑ، محمد باقرؑ، جعفر الصادقؑ، موسیٰ کاظمؑ، علی رضاؑ، محمد تقیؑ، علی نقی، حسن عسکریؑ، امام مہدی صلوٰۃ اللہ علیہم سے بڑھ کر دین کا مجسم مجموعہ دکھلائیے، دین کا عالم دکھلائیے، خدا کا محبوب اور مرتضےٰ دکھلائیے، خاندانِ محمد سے دکھلائیے اپنے بارہ خلفاء اور آئمہ کی تعداد اپنے مذہب میں دکھلائیے۔ یا ترمذی حاشیہ صہ ۵۵ ج ۲ میں جو آپ کے بارہ خلفاء یزید، ولید مروان کی گردان لکھی ہے ان میں دِیْنُهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی اور لَا یَزَالُ هٰذَا الدِّیْنُ عَزِیْزًا مَنِیْعًا کی شان دکھلائیے۔ آپ نے حدیثِ ثقلین سے قرآن اور اہل بیت کو پڑھا اور جامع الصغیر سیوطی صہ ۱۰۳ ج ۱۰ سے قرآن اور اہل بیت کا "خلیفتین" ہونا پڑھا۔ حضرت علیؑ کی نسبت مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اور اَنْتَ خَلِیْفَتِیْ وَهُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِیْ پڑھا اور عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد دہم صہ ۲۳۳ سے باب العمائم سے غدیر خم میں علیؑ کے سر پر دستار بندھی پڑھی۔ حضرت حجتؑ کی بارہویں خلافت ظاہری دکھلائی۔ تیس سال کی خلافت سے مراد خلافت بلا فصل حضرت علیؑ کی ثابت کی۔ کیونکہ علیؑ رسالت مآبؐ کے بعد تیس سال زندہ رہے جو آپ کے خلیفہ بلا فصل تھے۔ اور صحیح مسلم جلد دوم صہ ۱۲۰ سے بقول حضرت عمر لَمْ یَسْتَخْلِفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ سے اصحاب ثلاثہ کا عدم استخلاف یعنی نصِ خدا اور رسولؐ خلیفہ نہ ہونا ثابت کر دیا کہ یہ رسول اللہ کے ساختہ پرداختہ خلفاء نہیں ہیں۔ چنانچہ مولوی دوست محمد نے پورے ڈیڑھ بجے صاف اقرار کر لیا کہ ہم یہ کب دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کو اللہ اور رسولؐ نے خلیفہ بنایا ہے۔ چنانچہ سنی پبلک کے چہرے فق ہو گئے کہ یا اللہ! یہ کیا کہا کہ اللہ و رسولؐ کے بنائے ہوئے خلیفے نہیں پھر آیت کیسی اور حدیث کیسی۔ مولوی دوست محمد نے اپنی پبلک کی مجبوری پر کہا کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ جب اللہ و رسولؐ نے ان کو بنایا نہیں۔ قرآن اور حدیث میں ان کی خلافت کا اعلان آیا نہیں۔ اور لَمْ یَسْتَخْلِفْ حضرت عمر کا خود اقرار ہے اور حضرت خلیفہ ثانی کو یہ حسرت رہ گئی کہ کاش حضورؐ سے دریافت کر لیا ہوتا کہ آپ کے بعد خلیفہ منجانب اللہ بلا فصل بارہ شاہ فیض نظر گروہ کے مناظرہ میں جب شرائط تحریر ہونے لگا تو اسی مولوی دوست محمد قریشی کی ہمراہگی میں

www.kitabmart.in

کون ہے۔ مبلغ اعظم نے فرمایا کہ اللہ رسے شانِ خلافت مدعی سست گواہ چست۔ خود خلفاء کو تو اپنی خلافت کا علم نہیں اور مولوی دوست محمد صاحب ان کے اثبات میں زور لگا رہے ہیں۔ جب اجماعِ شورٰی پر بات آئی تو مبلغ اعظم نے ہر سہ خلفاء کی خلافت پر حضرت علی علیہ السلام کی عدم رضامندی ثابت کر دی۔ چنانچہ بخاری شریف جلد دوم صـ ۱۰۰۹ سے خَالَفَ عَنَّا عَلِیٌّ دکھلا دیا کہ حضرت علیؑ بوقتِ سقیفہ خلافتِ اوّل سے مخالف ہو گئے اور بیعت نہ کی۔ ثُمَّ بَایَعَ تِلْکَ اَنَّ مُشْعِرٌ کہ فاطمہؑ کی حیاتی میں بیعت نہ کی اور بعد میں حضرت خلیفہ اوّل کو جلا کر اپنا استحقاق ثابت کر دیا اور ناراضگی کی وجہ بتلا کر ترکِ موالات سے روکا اور خلافتِ ثانی پر شرحِ عقائد نسفی سے تعریض دکھلا دی اور خلافتِ ثالث میں مخالفت اور ناراضگی اولاً تَجْعَلَنَّ عَلَی اَفْضَلَکَ سَبِیْلًا تک کی نوبت ثابت کر دی کہ حضرت علیؑ ان سے ناراض ہوئے۔ حتّٰی کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے ان کو قتل کی دھمکی دی۔ جب غضبِ سیدہ اور افتراقِ باپ فاطمہؑ کی نوبت آئی تو سیدنا سنّی سرنگوں ہو گئے۔ اپنے مریدوں کی مجبوری سے گھبرا گئے۔ آخر کار حضرت علیؑ علیہ السلام کی ثلاثہ کے پیچھے نماز پڑھنے سے قریشی مولانا صاحب استدلال کرنا چاہا مگر ناکام رہے۔

اوّل تو حضرت علیؑ کا بحیثیت اقتداء ان کے پیچھے نماز پڑھنا ثابت ہی نہ کر سکے بلکہ صَلّٰی لِنَفْسِہٖ بحارالانوار جلد ہشتم سے دکھلایا گیا کہ آپ اپنی نماز پڑھتے تھے۔

دوم:۔ احتجاج طبرسی کی روایت بہ الم پڑھنے میں خیانت کی جو موقعہ پر پکڑی گئی کہ حضرت علی علیہ السلام کے قتل کی سازش کا حصہ چھوڑ دیا اور اگلی پڑھی لیکن جب پوری روایت سامنے آئی تو شکر شیر کہنے والوں کی ہوا اڑ گئی۔

سوم:۔ جب مشکوٰۃ متلے نماز خلف کُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ کَانَ اَوْ فَاجِرًا اِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ کہ نماز ہر نیک و بد کے پیچھے ہو سکتی ہے مگر خلافت کیلئے تمام اعمالِ صالحہ کی شرط ہے اصول و فروع کا فی ہے حضرت علیؑ کا اپنی نماز خود پڑھنا بلکہ بسا اوقات علیحدہ بھی پیدا ہونے کے موقعہ پر دہرانا اور ان کے اماموں کا بمنزلہ دیوار کے ساتھ کھڑا ہونا دکھلایا گیا تو مولوی دوست محمد قریشی کی اس ہذیانی دلیل کا حال بہت پتلا ہو گیا جب مبلغ اعظم نے بخاری شریف سے قاتلانِ عثمان کے پیچھے حسبِ اجازت عثمان صحابہ

www.kitabmart.in

کا نماز پڑھنا دکھلا دیا۔ حسنین علیہما السلام کی نماز مروان جیسے فاسق کے پیچھے خود اہل السنت کی کتاب بیہقی صفحہ ۱۳۱ جلد سوم سے دکھلا دی۔ الغرض مولوی دوست محمد صاحب نہ خلافت ثابت کر سکے نہ چار بیٹیاں۔ بہت سے لوگ شیعہ ہو گئے جو ابھی تک مذہب حقہ پر قائم ہیں اور تنظیمی ملاؤں کی شکست کا بین ثبوت ہیں۔

حضرات! یہ وہ لوگ ہیں جو خیبر کی فتح کے بعد علیؑ کی فتح کا اقرار نہیں کر سکے اور ثلاثہ کے فرار کا اظہار نہیں کر سکے۔ مگر خدا اپنے دین کی فتح کیسے چھپنے دیتا۔ سچ ہے ؎

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار
لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار

مناظرہ میں چند چشم دید گواہوں کے نام

جناب ظفر علیخان صاحب رئیس اعظم جہان پور ضلع ملتان۔ فیض علیخان صاحب لنگاہ رئیس اعظم جہان پور، فرزندان خان اللہ بخش خانصاحب لنگاہ۔ مرید عباس صاحب لنگاہ رئیس اعظم شجاعت پور ضلع ملتان۔ علی نواز صاحب لنگاہ رئیس اعظم شجاعت پور ضلع ملتان۔ جناب سید مقصود علی صاحب شمسی جہان پور۔ نور محمد صاحب خاکی۔ سید حسنین شاہ صاحب و دیوان سید حضور بخش صاحب بانیان مناظرہ۔ جناب صفدر علی صاحب لنگاہ رئیس اعظم جہان پور پسر خورد جناب اللہ بخش خانصاحب لنگاہ۔ سید اصغر علیشاہ صاحب جہان پور۔ قادر بخش صاحب منظور حسین صاحب۔ غلام رسول صاحب منشی غلام حیدر و جناب غلام حیدر صاحب لنگاہ۔

(ناشر)

ناصر حسین ناصر معین مناظرہ درس آل محمد لائل پور

www.kitabmart.in

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

آئینہ شکستِ تونسوی

در

مسئلہ بناتِ نبیؐ

بمقام وجھی متصل میانی تحصیل بھلوال

ضلع سرگودھا

www.kitabmart.in

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حضرات مومنین! ہم اس سے قبل شکست تونسوی و اچھروی و میانوی و بھیروی و دیوبندی و بریلوی ایک اشتہار میں بمقام وچھی تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا واضح کر چکے ہیں۔ کہ دیوبندی و بریلوی عبدالستار تونسوی، محمد عمر اچھروی، مفتی محمد رفیق میانوی، کرم حسین شاہ بھیروی اور افتخار بگوی یہ سب مل کر بھی مذہب حقہ شیعہ خیر البریہ کی صداقت کا مقابلہ نہ کر سکے۔ مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ پر باوجود اپنے اشتہار میں شائع کرنے کے موقعہ پر بحث کرنے سے صاف انکار کر گئے۔ اور جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا طیبہ طاہرہ بنت رسولؐ کی وحدت، فضیلت، عصمت و طہارت کے مقابلہ میں نصوص صحیحہ متواترہ قطعیہ چار بیٹیاں حقیقی ثابت کرنے میں ناکام رہے۔ مجمع بیشمار تھا، اہل السنت کی کثرت تھی، بلوہ عام تھا۔ لہٰذا شور و غوغا تو بہت کیا لیکن علمی مقابلہ نہ کر سکے۔ اصولی مناظرہ کی تاب نہ تھی حضورؐ کی حقیقی چار بیٹیاں کسی آیت محکم اور حدیث صحیح متواتر سے ثابت نہ کر سکے اور ضعیف روایات پر خود قائم نہ رہ سکے۔ خلافت اصحاب ثلاثہ کے قریب آخر وقت تک نہ آئے اور لوگ ان کمزوریوں کو بھانپ کر شیعہ ہو گئے۔ غلط اور جھوٹا پروپیگنڈہ جو اڑی چوٹی کا زور لگا کر کیا تھا چار دن میں ہباء منثورہ ہو کر رہ گیا۔ لہٰذا اب ہم اس کتاب میں حسب وعدہ شکست تونسوی در مسئلہ بنات نبیؐ کی مختصر روئیداد شائع کرتے ہیں۔ تاکہ پڑھے لکھے حضرات دلائل کے قوت اور ضعف، صحیح اور غلط، صدق و کذب، حق اور باطل کا خود اندازہ لگا لیں۔ کیونکہ مذہب شیعہ اثنا عشریہ صداقت کا وہ قلعہ و حصار ہے جس کو باطل کے بیشمار حملے اور زلزلے بھی نہ ہلا سکیں گے۔

حضرات! مولوی عبدالستار صاحب تونسوی نے باوجود ہزار شور و غوغا کے کل تین روایات کتب شیعہ سے پیش کیں۔ مختلف کتب سے بار بار انہیں کا تکرار و اعادہ کیا۔ دیگر نہ کوئی آیت اور نہ ہی کوئی روایت میدان مناظرہ میں پیش کرنے کی جرأت و ہمت ہوئی روایت اول حیات القلوب جلد دوم ص۸۱۵ سے پیش کی کہ قرب الاسناد میں بسند معتبر حضرت

www.kitabmart.in

صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا کی اولاد حضرت خدیجہ سے طاہر و قاسم، فاطمہ، ام کلثوم، رقیہ و زینب متولد ہوئے۔ اس کا جواب اسی وقت دیدیا گیا کہ حضور! یہ روایت سنیوں کی ہے شیعہ کی نہیں، ضعیف ہے صحیح نہیں کیونکہ اس کی سند یہ ہے

روی الحمیری فی قرب الاسناد عن ھارون بن مسلم عن مسعدہ بن صدقہ عن جعفر عن ابیہ علیہما السلام۔

اس سند میں ایک راوی "حمیری" شارب الخمر ہے۔ ابھی وقت تونسوی صاحب کو رجال مامقانی جلد اول صفحہ ۱۴۲ سے دکھلا دیا گیا کہ "انہ کان یشرب الخمر" یعنی وہ "حمیری" ہمیشہ شراب پیتا تھا۔ حتیٰ کہ اس کا چہرہ نسیاہ ہو چکا تھا۔ اور مزید برآں یہ بھی عرض کیا گیا۔ کہ ہمارے منکروں پر بھنگ نوشی کا الزام لگاتے ہو اور خود شرابیوں کی روایات پیش کرتے ہو اور انہیں اپنا دین و ایمان بنائے پھرتے ہو۔ اور دوسرا راوی اس سند روایت میں مسعدہ بن صدقہ ہے جو سنی تبری ہے۔ چنانچہ رجال مامقانی جلد ۳ صفحہ ۲۱۲ نکال کر عبدالستار صاحب کے سامنے جا کر رکھ دی گئی۔ کہ "مسعدہ بن صدقہ عامی بتری"۔ یعنی مسعدہ بن صدقہ عامی تبری ہے۔ روایت سنیوں کی ہے کسی شیعہ راوی کی صحیح روایت پیش کرو۔ مگر ہمت کہاں؟ بہت دیر تک پریشان ہوتے اور تلاش بسیار کرنے کے بعد شور مچایا کہ لو صحیح دکھلاتا ہوں۔ میں عبدالستار ہوں اسماعیل! تو مجھے جانتا نہیں میں عبدالستار ہوں؟ لو صحیح اور سنی ہمارے کچھ حوصلے بڑھ گئے اور افتخار بگوی صاحب تو فرط مسرت سے رقص فرمانے لگے کہ شاید ہمارے مولوی صاحب کو چار بیٹیوں کی صحیح روایت مل گئی۔ مگر وہ الٹا وبال جان بن گئی۔ چنانچہ تونسوی صاحب نے حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۲۳۳ سے پڑھا کہ ابن ادریس بسند صحیح از امام محمد باقر علیہ السلام روایت کردہ است کہ رسول دختر بدر منافقان داد۔ یعنی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم نے دو لڑکیاں دو منافقوں کو دیں، ایک کا نام ابوالعاص اور دوسرے کا نام تقیہ ترک کر دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ عبدالستار کے طوطے اڑ گئے کہ وعدہ چار بیٹیاں دکھلانے کا تھا نہ کہ دو منافق دکھلانے کا۔ بس اب پریشان تھا کہ اگر روایت صحیح کہوں تو اپنے ہی منہ سے اپنے بزرگ کو منافق ماننا پڑتا ہے اور اگر منافق مان لوں تو بحث کیسی؟ جھگڑا کس بات کا؟ قصہ ختم شیعہ کا مذہب ثابت ہے پیر مہر علی شاہ صاحب نے کہا

www.kitabmart.in

حضور! اوّل تو ابن ادریس خود ہی صحیح نہیں، دوم اس روایت میں لفظ چہار دکھائیے۔ پھر حقیقی بیٹیاں دکھلائیے اور پھر تیسرا منافق تسلیم کیجئے۔ ورنہ یہ روایت نہ پیش کیجئے۔ لوگوں میں شور پڑ گیا کہ عبدالستار منافق کی روایت پیش کر رہا ہے۔ نامراد اُلٹا خود اپنے بزرگوں کو منافق ثابت کر رہا ہے۔ اے افسوس! اس کو منافق کے بغیر کوئی روایت نہ مل سکی۔ تو نسوی الفاظ کے چکر میں اسے چھپا تو رہا تھا۔ مگر مبلغِ اعظم نے کتاب منگوا کر صفحہ نکال کر لفظ منافق تمام مجمع کو پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ اس کو کہو لفظ چار دکھلائے جس کے لئے پیش کر رہا ہے یا اس کو منافق تسلیم کرے۔ بس پھر کیا تھا سمجھدار سُنّی کہنے لگے ہزار دفعہ کہا کہ شیعوں کے ساتھ مناظرہ نہ کیا کرو۔ ورنہ جو چار آدمی رہ گئے ہیں وہ بھی شیعہ ہو جائیں گے۔ میانی کے مفتی محمد رفیق، بھیرہ کے پیر کرم شاہ اور بگوی سب حیران کھڑے تھے کہ کیا کریں اور روایت ملتی نہیں، اس میں لفظ منافق ہے۔ اس کو صحیح مانیں تو مذہب اہل السنّت ختم، شیعہ ثابت۔

حضرات! سب سے بڑی یہ روایت تھی جس پر ناز، اعتماد اور شور تھا۔ اب ذرا مذہب اہل السنّت کے دلائل اور تونسوی کے ذخیرۂ استدلال کا خود ہی اندازہ لگائیے ہزار دفعہ واضح کیا گیا ہے کہ مذہب شیعہ محکم ہے، مضبوط ہے، ثابت ہے مربوط ہے۔ اس کا علمی و استدلالی مقابلہ مشکل ہے۔ بعض سُنّی علماء اور مولوی صاحبان اپنے تاثرات کا یوں اظہار کر رہے تھے کہ تو یہ چار بیٹیوں کا موضوع عبدالستار کا مایۂ ناز موضوع ہے مگر اس میں بھی یہ حال ہے۔ جھوٹ اور شے ہے اور صداقت و حقیقت چیزے دیگر۔ اس روایت کو اس نے اپنے اشتہار میں چھپا لئے ہیں کہ چار بیٹیوں کی بجائے لکھے دو منافق لکھے ہوئے ہیں۔ شیعہ سُنّی حضرات کو چاہیئے کہ وہ عبدالستار کو پکڑ کر پوچھیں کہ یہی روایت پیش کی تھی جس میں دو منافق لکھے ہیں، تم اب منافق بھی مان گئے۔

روایت سوم

تونسوی صاحب نے بڑے طمطراق شور و غوغا سے کہا، چلو بھئی اس کو چھوڑ دیں کتاب نہج البلاغۃ شیعوں کے فرشتے قرآن سے اور مولا علیؑ کے متواتر کلام سے چار بیٹیاں ثابت

www.kitabmart.in

کرتا ہوں۔ اسماعیل! تو مجھے نہیں جانتا؟ میں عبدالستار ہوں جو تیرے مقابلے میں کھڑا ہوا آیا ہے۔ یہ کہہ کر کتاب نہج البلاغۃ جلد دوم صفحہ ۵۵ مطبوعہ مصر نکالی اور فرمایا کہ مَا لَكُمْ يَمَانٍ پڑھا کر حضرت علیؑ نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ تو نے حضرت رسالتمآبؐ کے داماد ہونے سے بھی کچھ نہ کچھ حصہ پایا ہے جو ان دونوں یعنی ابوبکر و عمر نے نہیں پایا ہے کہ شوہر بیچارہ بیٹیوں کا ثابت ہو گئیں۔

مبلغ اعظم نے کہا تو نسوی صاحب! یہ کتاب نہج البلاغۃ کلام حضرت علیؑ ہے۔ باب مدینۃ العلم کا کلام ہے۔ نہج البلاغۃ اس کا نام ہے اور فصاحت و بلاغت آپ کے بزرگوں کو ناز ہے۔ ہزار ہا سال میں بصد مشکل ایک سید الفصحاء پیدا ہوا۔ آپ جانتے ہیں کہ فصاحت و بلاغت کس شے کا نام ہے۔ اس کا رتبہ چار بیٹیاں کہاں ہو داماد کہاں! حضرت کی اولاد کہاں۔ اس میں تو لفظ "من" جو حرف ہے جو شخص نے تو داماد ہی میں سے کچھ تھوڑی سی نسبت پائی ہے جو شخص نے جس کے معنی بعض کے ہیں۔ اگر پورا داماد ہوتا تو لفظ "من" کیوں کہا۔ اور پورا تب ہوتا جب بیٹیاں پوری حقیقی ہوتیں۔ بیٹیاں زاہرہ نسبت کمزور، جیسی بیٹیاں ویسا داماد۔ نہ بیٹیاں پوری نہ داماد پورا۔

مبلغ اعظم نے فرمایا تو نسوی صاحب! لفظ "من" کے بعد حضرت عثمان کے لئے لفظ "صہر" دکھلا دیجئے تاکہ پورا داماد ثابت ہو۔ بایں حضرت علیہ السلام کے لئے تمہاری مستند کتابوں سے دکھاتا ہوں۔ یہ ہے ترجمہ مسلم جلد اول صفحہ ۳۲۱ سے بحق

حتی نقضت علیہ رسول اللہ پر جا یعنی فرمان حضرت رسالتمآبؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو کہا کہ تو نے رسول اللہ کی داماد کا پورا حق ادا نہیں کیا۔

مبلغ اعظم نے فرمایا حضور! اب لفظ "من" دکھائیے جیسا لفظ "انک لصہر" دکھایا ہے جو بلاغت سے پرے ہے، جس کا ایک حرف بھی نہیں ہے۔ یہ لفظ "من" زائد کیوں؟ سچ ہے کجا ملاں تو نسوی اور کجا بلاغت علیؑ۔ ہاں عبدالستار تو نسوی لفظ "من" کی زیادتی کے احتمال کو اچھالا اور حضرت کے صہر میں لفظ من دکھلا نہ سکا۔ لہٰذا استدلال باطل۔ کیونکہ مناظرہ کا اصل اصول ہے کہ

www.kitabmart.in

اِذَا جَاءَ الْاِحْتِمَالُ بَطَلَ الْاِسْتِدْلَال۔ کہ جب احتمال اور شک آجائے تو استدلال باطل ہو جاتا ہے۔ مبلغِ اعظم نے فرمایا حضور! حضرت علی علیہ السلام کے لئے قرآن مجید تک لفظ صِهْرًا آیا ہے مگر اس میں مِن نہیں آیا۔ چنانچہ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا۔ پ۱۹ سورۃ فرقان میں اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کو پورا صہر فرمایا۔ یہ خطبہ جناب رسالتمآبؐ نے صرف نکاح حضرت علی علیہ السلام میں پڑھا۔ دیکھو اپنی کتابیں:۔ مدارج النبوۃ۔ جلد ۲ صفحہ ۵۵، الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ مطبوعہ مصر ذخائر العقبیٰ صفحہ ۳ مطبوعہ مصر۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جیسا رشتہ نسب اور صہر حضرت علیؑ کو حاصل ہے ویسا عثمان کو نہیں۔ ہاں حضرت عثمان حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے قریب تر ہے خواہ حضرت علیؑ کی نسبت بعید تر ہے۔ کیونکہ حضرت علیؑ اور رسولِ خداؐ بنی ہاشم سے حقیقی چچا زاد ہیں اور حضرت عثمان بنی امیہ سے ہے جو دو واسطہ بعید ہے۔ حضرت علیؑ حضرت فاطمۃ الزہراؑ سے داماد ہے جو حقیقی بیٹی ہے۔ حضرت عثمان رقیہ بیٹیوں سے معمولی تعلق دامادی کا رکھتا ہے۔ یعنی بیٹیوں کی نسبت بھی مجازی ہے داماد بھی مجازی۔

تونسوی کے سوالات اور

مبلغِ اعظم کے جوابات

تونسوی صاحب نے شور مچایا کہ مولوی اسماعیل ان لڑکیوں کا باپ بتلایئے؟ مبلغِ اعظم نے فوراً اہل السنت کی مستند کتاب سیرت ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۱۲۲ مطبوعہ مصر سے دکھلایا:۔ فَوَلَدَتْ لَهٗ هِنْدَ بْنَ اَبِیْ هَالَةَ وَ زَیْنَبَ بِنْتَ اَبِیْ هَالَةَ۔ کہ جناب زینب کے باپ کا نام ابوہالہ تھا اور دوسری لڑکیوں کے باپ کا نام حقیق بن عائذ تھا۔ تونسوی صاحب نے کتاب منگوا کر خود دیکھی پڑھی اور چپ چاپ کھڑا ہو گیا۔ کتاب واپس، جواب ندارد، حجت تمام ہوئی۔

اس کے بعد مبلغِ اعظم نے فوراً تفسیر کبیر اور قرآن مجید کی آیت سے ثابت کیا کہ وہ

www.kitabmart.in

لڑکیاں یتیم تھیں اور حضورؐ کے خانہ اقدس میں ان کی پرورش ہوئی [illegible]
اپنے سورۃ والضحیٰ) کہ اے میرے محبوب یتیم کو نہ ڈانٹ اور نہ جھڑک سے [illegible]
جلد ۸ صفحہ ۴۲۶ مطبوعہ مصر سے یہ عبارت پڑھی۔ وھو (اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ) کی آیت (یتیم کو نہ جھڑک) [illegible]
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی وَلَدِہٖ خَدِیْجَۃَ کے بچپن کے [illegible]
نازل ہوئی جب جناب رسالتمآبؐ نے جناب خدیجہؓ کے بچپن کو [illegible]
تو آواز آئی اے میرے حبیبؐ! ان یتیموں کو نہ جھڑکنا

مبلغ اعظم نے فرمایا۔ جناب تونسوی صاحب! فرمائیے۔ جناب خدیجہؓ کے وہ [illegible]
کون سے بچے اور بچیاں تھیں جن کو اللہ تعالیٰ نے یتیم فرمایا ہے۔ یتیم تو وہ بچہ ہوتا ہے جس
کا باپ فوت ہو گیا ہو۔ اگر حضورؐ ان کے باپ تھے تو یتیم کیسے؟ اگر یتیم تھے تو حضورؐ ان کے
باپ کیسے؟ تو نسوی صاحب نے یہ کتاب سنکوا کر دیکھی رنگ اڑا، خاموش، بیہوش
باپ کا نام مل گیا، یتیم ثابت ہو گئیں، چار کے دعویٰ میں استعمال آگیا استدلال باطل ہو گیا۔
کیونکہ چار بیٹیوں کے دعویٰ اہل السنت ہیں۔ دعویٰ کو بالتعیین و تعارض ثابت کرنا
ان کا فرض ہے۔ شیعہ تو جناب سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہراؑ کو حقیقی بیٹی مانتے ہیں۔
جس میں نہ شک ہے نہ شبہ نہ احتمال نہ اعتراض۔

اس کے بعد مبلغ اعظم نے اہل سنت والجماعت کی مستند کتاب تفسیر نیشاپوری
سے ان بیٹیوں کا ربیبہ ہونا بھی دکھا دیا۔ چنانچہ نیشاپوری علی حاشیہ تفسیر ابن جریر
صفحہ ۱۰۰ جلد ۳۰ زیر آیہ تبت یدا ابی لہب کے تحت کما تقول بنات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من خدیجۃ پڑھا کہ قرآن مجید میں ربیبہ بیٹیوں کا جو ذکر
کیا ہے وہ ایسی ہوتی ہیں جیسے رسول اللہؐ کی بیٹیاں جناب خدیجۃ الکبریٰؓ سے ہیں۔

لیجئے! معاملہ صاف ہو گیا۔ قرآن مجید سے ان کا ربیبہ ہونا بھی ثابت ہو گیا یتیم ہونا بھی
ان کا باپ بھی مل گیا اور خود کتب اہل السنت سے یہ بھی سمجھ میں آگیا کہ یہ اور رسول اللہؐ کی بیٹیاں
خدیجۃ الکبریٰؓ سے ہیں، اس نے ربیبہ، پالتو یا پچھلی بیٹیاں جناب خدیجہؓ کی لا دیں
مبلغ اعظم نے کہا تونسوی صاحب! اس بنا پر تمام ربیبہ بیٹیاں یا بیٹیاں کہتے
ہے ہو۔ اگر ہمت ہے تو دعویٰ بلا معارض و مناقض ثابت کرو۔ دیکھو! ہم تمہارے
دلائل کو ضعیف و مردود ثابت کر کے اس کے مقابلہ میں دلائل قویہ بھی پیش کر چکے ہیں

www.kitabmart.in

اس کا نام ہے عقلاً تقضہ و معارضہ

نسوی صاحب نے کہا مولوی اسماعیل صاحب! آپ نے معصوم امام کے قول سے ان دیگر بیسیوں کا حضور کی بیٹیاں ہونا رد کیا ہے۔ صاحب اعظم نے فوراً اپنی کتاب استحقاق الحق ص ۲۲۹ جو آلہ شہید ثالث اہل اللہ مقامہ نواب صدیق حسن مرحوم کے ثابت کرنے میں سند سمجھی جاتی ہے اور ایک محقق متاخر کی کتاب ہے کو اٹھا کر پڑھا

روی اصل العلم عن آئمۃ اھل البیت وھاتان الابنتان المنسوبتان الی رسول اللہ لیست واحدۃ منھما علی الواقع بنتا لہ بل احداھما ربیبتہ والاخری بنت عمہ

یعنی اہل علم نے آئمہ اہل بیت سے روایت کی ہے کہ یہ دونوں بیٹیاں جو رسول خدا کی جانب منسوب ہیں یہ کسی دوسری عورت سے ہیں

باب اوّل

وانذر عشیرتک الاقربین اے رسول اپنے بہت قریبوں کو ڈرا

بخاری شریف ص ۴۸۵ جلد ۱ و مسلم میں ہے کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو حضور نے اپنے قریبیوں کے نام لے لیکر فرمایا یا بنی عبد مناف لا یا عباس بن عبد المطلب یا صفیہ یا فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سلینی ما شئت من مالی لا اغنی عنکم من اللہ شیئا اے عبد مناف کے بیٹو اے عباس بن عبد المطلب اے صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی اور اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے مال سے جو چاہتی ہو مانگ لو میں تمہارے کام نہ آؤں گا مگر اللہ سے تم کو بے نیاز نہ کر سکوں گا

یہ ہیں ان کی بیٹیاں جو حضور کے گھر میں داخل باقی کوئی بیٹی داخل نہیں۔ بنت محمد بنت واحد کو تو ابو لہب کی بیوی نے ماں محمد کی دودھ بھی ثابت کر دیا۔ ایک بیٹی ہونا ثابت ہوئی دوسری کون بیٹی ہے

حیا ایسی چیز ہے جو محبوب کی لاکھ خامیوں پر پردہ ڈال دیتی ہے دوسری رسالت میں تمہارے ماں باپ اور تمام بیٹیاں ثابت ہو چکیں تیسری کا ذکر بھی نہیں چل سکتا

www.kitabmart.in

اس کا مُلّاں تونسوی سے کچھ جواب نہ بن آیا بیٹھا سُن رہا تھا۔ پھر اس سے اس آیت کا کیا جواب ہے؟

آیت مباہلہ میں تو تم کہتے ہو فوت ہو گئی تھیں اب تو زندہ تھیں۔ اس کا جواب دو۔

آیت دوم آیہ تطہیر

عن عائشۃ قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غداۃ علیہ مرطٌ مرحلٌ من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلہ ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۸ باب مناقب اہل بیت النبی۔ ترمذی شریف ص ۲۲۴ جلد ۲ باب مناقب اہل بیت نبی۔ ترمذی شریف ص ۱۷۵ جلد ۲ کتاب التفسیر)

"چھ ماہ آیہ تطہیر کی تلاوت بر دروازہ سیدہ فاطمۃ الزہراؑ"

عن انس بن مالک ان من رسول اللہ ینوح بباب فاطمۃ ستۃ اشھر اذا خرج لصلوٰۃ الفجر یقول الصلوٰۃ یا اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔

ترمذی شریف ص ۱۷۵ جلد ۲ تفسیر ابن کثیر ص ۴۸۵ جلد ۳ میں ہے کہ ان کی اولاد ان کے شوہر اور اس کے سوا کوئی داخل نہ تھا۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورے چھ مہینے جب نماز فجر کے لئے نکلتے تو دروازہ فاطمہ زہراؑ پر کھڑے ہو کر فرماتے "الصلوٰۃ یا اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا"

تو پورے چھ ماہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت تلاوت فرمائی جس سے

www.kitabmart.in

دروازہ پر تلاوت نہ ہوئی۔

آیت سوم مباہلہ

عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الاية فدعا ابناءنا وابناءكم ۱۲ دعا رسول الله عليا وفاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هؤلاء اهل بيتي۔

مسلم ص۲۸۲ ج۲۔ مشکوٰۃ شریف ص۵۶۸، باب مناقب اہل البیت حدیث ۱۰

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جب یہ آیت مباہلہ اتری۔ فدع ابناءنا وابناءكم ۱۲۔ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمۃ الزہراء، حسنؑ اور حسینؑ کو بلا کر عرض کی یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں۔ (ترمذی شریف ص۴۲۶ جلد ۲)

حاشیہ ۹ میں ہے جب مطلق اہل البیت کا لفظ آئے تو فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کا خصوص سمجھا جاتا ہے۔ یعنی ان پانچوں کے سوا کوئی اور اہل بیت میں شامل نہیں ہو سکتا۔

لیجئے حضور تونسوی صاحب! مباہلہ میں صرف فاطمہؑ آئی باقی کوئی بیٹی نہ داخل ہوئی نہ بلائی گئی، وجہ بتلایئے۔ جواب ندارد، چپ سادھ لی، آنکھیں پتھرا گئیں۔

عذر وفات بنات غیر معقول ہے

کیونکہ اقول تو ان لڑکیوں کے سنہ ولادت اور وفات میں اختلاف ہے۔ بقول شبلی مرحوم جناب زینبؑ کی وفات ۸ھ میں ہوئی اور حضرت رقیہؑ کی وفات غزوۂ بدر ۲ھ میں ہوئی اور حضرت ام کلثومؑ کی وفات بقول شبلی ۹ھ میں ہوئی۔ دیکھو سیرت النبی جلد دوم حصہ اول ص۲۵۱ اور جناب رقیہؑ کی وفات بقول سیرت رحمۃ اللعالمین ۲ھ

www.kitabmart.in

میں ہوئی۔ دیکھو رحمۃ اللعالمین ص۱۲۵ جلد ۲ (وفات ام کلثوم ۹ھ میں ہوئی۔ رحمۃ اللعالمین ص۱۲۵ جلد ۲۔ وفات ام کلثوم ۹ھ میں ہوئی۔ رحمۃ اللعالمین ص۱۲۵ جلد ۲ اور مباہلہ بھی ۹ھ میں ہوا۔ دیکھو سیرت النبی جلد سوم حصہ اول ص۱۲۳ وفد نجران کا ذکر ۹ھ ص۴۹۰ پر ہے۔ آخر میں کہ جب آنحضرت صلعم حضرت فاطمۃ الزہرا اور امام حسن و حسین علیہما السلام کو لیکر مباہلہ کے لئے نکلے تو نجران کی جماعت میں سے ایک شخص نے رائے دی کہ مباہلہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر یہ شخص واقعی پیغمبر ہے تو ہم ہمیشہ کے لئے تباہ ہو جائیں گے۔ غرض ان لوگوں نے کچھ نذرانہ دینا قبول کر کے صلح کر لی۔

کیوں حضور! جب مباہلہ ۹ھ میں ہوا، جناب ام کلثوم بھی ۹ھ تک زندہ رہیں تو مباہلہ میں حضور نے ان کو شامل کیوں نہ کیا جب "نساءنا" کا لفظ جمع کے لئے تھا۔ یہ عذر بھی تو نسری کا ختم۔ یہ شخص اہل سنت کو دھوکہ میں رکھ کر ان کی دولت کھائے جاتا ہے نہ مناظرہ کر سکتا ہے نہ جواب دے سکتا ہے۔

سچ ہے خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ۔ مذہب اہل السنت ہی سب کے مقابلہ میں کمزور ہے یہ کیا کرے۔

آیت چہارم خمس

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰی۔ (پ۱۰ انفال)

اور جان لو کہ جو شے بطور غنیمت دی گئی تم کو حاصل ہو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا اور آپ کے قرابت داروں کا ہے۔ (حاصل ترجمہ از تفسیر)

عن علی قال کانت لی شارف من نصیبی من المغنم یوم بدر و کان النبی اعطانی شارفا من الخمس فلما اردت ان اتبنی بفاطمۃ بنت رسول اللہ (بخاری شریف ص۴۲۳ باب فرض الخمس)

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں، رسول اللہ نے مجھے ایک اونٹنی خمس میں سے

www.kitabmart.in

روز یہ در عطا فرمائی جب یہ فاطمہ بنت رسولؐ کو اپنے گھر لانے کی تیاری کر رہا تھا۔ پس فاطمہ آیت خمس میں شامل "غضبت فاطمة بنت رسول اللہ" (بخاری شریف ص۴۳۵ ج۲) بھی اسی باب فرض الخمس میں ہے کہ جناب سیدہؑ نے اپنا حق مانگا، ابوبکر نے انکار کیا، سیدہؑ غضبناک ہو کر واپس ہوئی۔ دیکھو سیدہ خمس میں سے اپنا حق مانگ رہی ہے لہٰذا آیت میں شامل ہے اور مشکوٰۃ شریف ص۳۴۹ میں ہے کہ حضرت عثمان نے خمس سے حصہ مانگا تو حضورؐ نے منع فرمایا کہ تو بنی امیہ سے ہے لہٰذا تیرا کوئی حق نہیں۔ سبحان اللہ خمس کے گھر دو بیٹیاں ہیں اس کو سید دانے خمس کے نہیں ملتے۔ جس کے گھر ایک بیٹی ہے وہ خمس کا متولی ہو گیا دیکھو بخاری شریف ص۴۲۶ ج۱ الجزء ۱۷

قال لا تبغضه فان له في الخمس اكثر من ذالك کہ حضورؐ نے حضرت بریدہ سے فرمایا کہ علیؑ سے بغض نہ کر۔ اس کا خمس میں اس سے بھی بہت زیادہ حصہ ہے جتنا تو سمجھتا ہے۔ خطیب خوارزم نے اپنے مناقب میں لکھا ہے تمام دریاؤں کا پانی مہر سیدہ طاہرہ کو بطور خمس دیا گیا ہے۔ دیکھو حضرات اس آیت میں صرف فاطمہؑ ہے، تو نسوی کوئی دوسرا بیٹی دکھلائے۔

آیت پنجم

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ پ۱۵ بنی اسرائیل

عن ابی سعید قال لما نزلت واٰت ذا القربیٰ حقه دعا رسول اللہ فاطمة فاعطاها فدك۔ (تفسیر ابن کثیر جلد سوم ص۳۶)۔

کہ جب یہ آیت اتری تو رسول اللہؐ نے جناب سیدہؑ کو بلا کر باغ فدک عطا فرمایا۔ کیوں تو نسوی صاحب کسی اور لڑکی کو کیوں نہ دیا ثابت کرو۔ یہ تمہاری کتابوں سے حوالے پڑھ رہا ہوں۔ تم کو صرف حیوٰۃ القلوب جیسی غیر مستند کتاب سے روایت ضعیف کا جواب دینا ہے یاد ہے اور یہ تمام روایات یاد ہیں۔ کتاب حیات القلوب کی توثیق تو نسوی تمام عمر نہ پیش کر سکا کہ یہ کتاب صحیح ہے یا مستند ہے یا قوی ہے۔ فارسی کی معمولی غیر صحیح کتاب جو صرف ہر قسم کی ضعیف غیر مستند روایات کا مجموعہ ہے۔ مومنین حیات القلوب بالکل غیر مستند کتاب ہے۔ اس کا بغیر تحقیق

www.kitabmart.in

کوئی اعتبار نہیں ہے۔ روایت صحیح ہو قرآن موجود ہوں تو مانو ورنہ نہیں۔

آیت ششم

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ

(پ ۱۸ سورۂ مومنون)

جب صور پھونکا جائے گا تو ان کے درمیان کوئی نسب نہ ہوگا اور نہ ایک دوسرے سے نسب کی بنا پر سوال کریں گے۔

عن ابن مخرمة قال قال رسول اللہ فاطمة بضعة منی یغیظنی ما یغیظها ویشظنی ما یشظها و ان الانساب تنقطع الا نسبی وسببی و صهری وهذا لہ اصل فی الصحیحین۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۱۵۶ جلد سوم و مستدرک حاکم جلد سوم ص ۵۵۸)

حضرت ابن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جو چیز فاطمہ کو رنج کرے وہ مجھ کو رنج کرتی ہے اور جو اس کو خوش کرے وہ مجھے خوش کرتا ہے اور تحقیق روز قیامت سب نسب ختم ہو جائیں گے۔ صرف میرا نسب اور سبب اور داماد ہی باقی رہے گی۔ فرمایئے نسب رسالتمآب سوائے فاطمہ کے کس سے چلا اور کون باقی رہے گا۔ فاطمۃ الزہرا کا دیکھو اس حدیث میں خصوصاً نام موجود ہے اور کسی لڑکی لڑکے کا نام بتلاؤ تو نسوی صاحب ہوں سنیوں کو تو ٹھاچھوڑ دو۔

آیت ہفتم

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (پ ۲۲ سورہ احزاب)

اور نہیں ہے محمد تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کا باپ۔ لیکن وہ اللہ کا رسول اور خاتم النبیین ہے اور اللہ ہر شے کا عالم ہے۔

اس آیت میں اولاد محمد رسول اللہ کی پوری تعیین اور تحقیق ہے اور سوائے طیب طاہر

www.kitabmart.in

قاسم ابراہیم حضرت فاطمۃ الزہرا حسن اور حسین اولاد رسول میں کوئی داخل اور شامل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسالتمآب نے زید بن حارثہ کی بیوی زینب سے بعد طلاق نکاح کر لیا تو لوگوں نے متبنّٰی بیٹے ہونے کی بنا پر یہ کہنا شروع کر دیا کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ تو اللہ نے نفی فرمائی کہ وہ حقیقی بیٹا نہیں بلکہ متبنّٰی اور منہ بولا بیٹا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ منہ بولے بیٹے اور ہوتے ہیں، حقیقی بیٹے اور ہوتے ہیں۔ اور اس آیت کا ایک ایک لفظ جامع اور مانع ہے آپ کو اپنے اور بیگانوں کو بیگانے کر رہا ہے۔ چنانچہ بیضاوی شریف حاشیہ القرآن مطبوعہ مصر ص ۱۱ جلد ۲ میں ہے:۔

ولا ینتقض عمومہ بکونہ ابا لاطاہر والقاسم وابراہیم لانہ لم یبلغوا مبلغ الرجال ولو بلغوا کانوا رجالہ لا رجالکم۔

کہ اس آیت کا عموم کہ کسی ایک کا بھی باپ نہیں طیب طاہر اور قاسم کا باپ ہونے سے نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ اس عموم سے ان کو دو لفظ نکال رہے ہیں۔ "رجال" اور "کم"۔ کیونکہ اوّل تو وہ حد رجولیت یعنی بلوغ سے پہلے فوت ہوئے لہٰذا "رجال" کی نفی کے نیچے نہیں آ سکتے۔ دوم لفظ "کم" کہ تمہارے مردوں سے۔ لہٰذا اگر وہ بالغ بھی ہو جاتے تو حضورؐ کے اپنے مرد ہوتے نہ کہ ہمارے نفی تو ہمارے مردوں کے باپ ہونے کی ہے نہ کہ اپنے مردوں کے باپ ہونے کی۔ اور حضرت فاطمہؑ بھی اس نفی کے نیچے اس لئے نہیں آ سکتی کہ وہ رجال یعنی مرد نہیں بلکہ نساء یعنی عورت ہے۔ یعنی ایک مرد کے باپ ہونے کی ہے ایک عورت کا باپ ہونے کی نفی نہیں۔ اور تفسیر مظہری ص ۳۸۳ جلد ۷ پ ۲۲ الاحزاب میں یعنی لیس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابا زید بن حارثہ فیحرم علیہ نکاح زوجتہ فان قیل کان لہ ابناء القاسم والطیب والطاہر وابراھیم وکذالک الحسن والحسین فان رسول اللہ قال للحسن ان ابنی ھذا سید قلنا ان ابناء الرسول کانوا صغارا لم یبلغوا مبلغ الرجال واطلاق الابن علی الحسنین علی التجوز۔

کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زید بن حارثہ کا باپ حقیقی نہیں کہ اس کی زوجہ ان پر

www.kitabmart.in

حرام ہو۔ کیونکہ حرمت تو ولادت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ پس اگر اس آیت پر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ آیت حضورؐ کے باپ ہونے کی مطلق نفی کرتی ہے تو جواب یہ ہے کہ طیب طاہر قاسم ابراہیم کی نفی تو اس سے نہیں ہوتا کہ وہ بچپن میں فوت ہوئے اور حسنین کو حضورؐ نے بیٹے فرمایا۔ کیونکہ وہ بیک واسطہ بیٹے ہیں حالانکہ اس کو خدا نے قرآن میں بیٹے فرمایا۔ ابناء نا۔

اور تفسیر مجمع البیان سے میرے اعظم مدظلہ نے یہ حوالہ پڑھا۔ نوری صاحب نے تخصیص اولاد فاطمہؓ ملاحظہ فرمایئے اور کسی دیوبندی کا قصور اس آیت میں دکھایئے

وفی هذا بیان انه لیس باب یزید فیحرم علیه زوجته فان تحریم زوجة الابن معلق بثبوت النسب فمن لا نسب له لا حرمة لامراته وبهذا اشار الیهم فقال من رجالکم وقد ولد له صلی الله علیه وآله وسلم اولا وذکور ابراهیم والقاسم والطیب والطاهر فکان ابا لهم وقد صح انه قال للحسن ان ابنی هذا سید وقال ایضا للحسن والحسین ابنای هذان امامان قاما او قعدا وقال ان بنی بنت یسمون الی ابیهم الا اولاد فاطمة فانی ابوهم۔ (تفسیر مجمع البیان۔ جلد ۳ صفحہ ۳۱۲)

کہ اس آیت میں اس بات کا بیان ہے کہ حضورؐ پر نور زید بن حارثہ کے حقیقی باپ نہیں ہیں کہ اس کی مطلقہ بیوی حضورؐ پر حرام ہو۔ کیونکہ بیٹے کی زوجہ کا باپ پر حرام ہونا ثبوت نسب اور ولادت پر موقوف اور معلق ہے۔ جن کا نسب ثابت نہیں اس کی زوجہ حرام نہیں۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے من رجالکم میں اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ عموم مطلق نہیں بلکہ مقید ہے کہ تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کا باپ نہیں اپنے بچوں کا باپ ہے کیونکہ حضورؐ کی اولاد طیب، طاہر، قاسم، ابراہیم تھے اور حضورؐ ان کے باپ تھے اور اسی حدیث صحیح میں آیا ہے کہ حضورؐ نے حضرت امام حسن علیہ السلام کو فرمایا کہ یہ میرا بیٹا ہے بلکہ آپ نے حسن اور حسین علیہما السلام دونوں کے لئے فرمایا کہ یہ میرے دو بیٹے امام ہیں۔ کھڑے ہوں یا بیٹھے یعنی تحریک کریں یا نہ کریں۔ اور حضورؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کا بیٹا

www.kitabmart.in

اپنے باپ کے خاندان کی طرف منسوب ہوتا ہے مگر فاطمہؓ کی اولاد میری طرف منسوب ہوگی پس ان کا باپ میں ہوں۔ کیوں حضور تونسوی صاحب! فرمائیے اسی آیت کے تحت دیگر بنات کی نفی ہو رہی ہے یا کسی اور آیت کے تحت، فرمائیے! دیگر بیٹیوں کی اولاد کے حضورؐ باپ کیوں نہیں بنتے جبکہ ان کی اولاد بھی ہوئی اور باقی بھی رہی۔

چنانچہ مبلغ اعظم نے سیرت النبیؐ مصنفہ شبلی نعمانی ص۲۲۳ جلد دوم حصہ اوّل سے یہ عبارت پڑھی کہ "حضرت زینب نے دو اولاد چھوڑی امامہ اور علی۔ علی کی نسبت ایک روایت ہے کہ بچپن میں وفات پائی۔ لیکن عام روایت یہ ہے کہ بلوغ کی عمر کو پہنچے۔ ابن عساکر نے لکھا ہے کہ یہ یرموک کے معرکہ میں شہادت پائی۔ کیوں حضورؐ جنگ یرموک تو حضرت عمرؓ کی خلافت میں ہوا۔ اور حضرت امامہ تو حضرت علی کی وفات کے بعد بھی زندہ رہی مگر یہ امامہ یا ان کی اولاد سے نہ کوئی سید بنا نہ اہل بیت میں ان کا شمار ہوا اور نہ ذکر ہوا حالانکہ یہ امامہ حضرت کو بہت پیاری بھی بتلائی جاتی ہے اور حضرت علی علیہ السلام سے بھی اس نے نکاح کیا۔ لیکن تاہم بھی یہ اہل بیت میں شامل نہ ہو سکی۔ فرمائیے! جناب فاطمہؓ کی اولاد ہی ان کی اولاد کی یہ تخصیص کیوں؟

اور سیرت النبیؐ جلد دوم ص۲۲۳ میں جناب رقیہؓ کی اولاد بھی لکھی ہے۔ چنانچہ عبارت یہ پیش ہے "حضرت رقیہؓ کے ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ تھا۔ لیکن صرف چھ سال زندہ رہا۔ الخ۔ افسوس یہ بچہ چھ سال کا ہو کر بھی اولاد رسولؐ نہ بن سکا۔ حسینؓ ماں کی گود میں فدیہ ابناء نا کا شرف مباہلہ میں پا گئے۔

ایک لطیفہ دورانِ مناظرہ

تونسوی صاحب نے حسب عادت شور ڈالنا شروع کیا کہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کی اولاد اور شادی داماد ہی پر بہت فخر کرتے ہو۔ پہلے دو چار سو روپیہ ہمارا واپس کرو جو حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے شادی پر لیا تھا۔ او اسمٰعیل! شادی علیؓ کی پیسہ عثمانؓ کا، دیکھ صحابہ کرام کے ایثار اور احسان۔ علیؓ تو غریب تھا۔ اگر حضرت عثمانؓ یہ پیسہ نہ دیتے تو شادی کیسے ہوتی، وہ ہمارا روپیہ واپس کرو۔ چنانچہ عوام اہل السنت خوش

www.kitabmart.in

ہونے لگے۔

مبلغ اعظم نے فوراً جواب دیا کہ آپ کے حضرت عثمان مفت روپیہ دینے والے کہاں تھے۔ وہ تو حضرت علی نے زرہ بیچ کر حضرت عثمان سے لیا تھا چنانچہ عام زمیندار سیٹھوں، دکانداروں کے پاس اپنے زیور زمین بیچ کر یا رہن رکھ کر شادیاں کر لیا کرتے ہیں، اس میں حضرت عثمان کا احسان کیسا۔ بلکہ یہ معلوم ہوا کہ حضرت رسول کی بیٹی کی شادی پر بھی دکاندار یاں نہیں چھوڑتے اور ایک پیسہ مفت نہیں دیتے تو نسوی نے کہا زرہ بیچنے کا ثبوت دو۔ مبلغ اعظم نے فوراً سیرت النبی جلد دوم صفحہ ۴۲۶ سے یہ عبارت پڑھی کہ جب حضرت علی نے خواہش ظاہر کی تو آپ نے یعنی رسول اللہ نے فرمایا تمہارے پاس مہر ادا کرنے کو کچھ ہے۔ بولے ایک زرہ اور گھوڑے کے سوا کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا گھوڑا تو لڑائی کے لئے ضروری ہے زرہ کو فروخت کر ڈالو۔

حضرت عثمان نے ۴۸۰ درہم پر زرہ خریدی اور حضرت علی نے قیمت لا کر آنحضرت صلعم کے سامنے ڈال دی۔ آنحضرت صلعم نے بلا کر حکم دیا کہ اپنا حق لے جاؤ اور لائیں۔ عقد ہوا الخ۔ مبلغ اعظم نے فرمایا مخصور وہ چار سو روپیہ کا مطالبہ تو رہا ہے وہ زرہ کون دیگا جو حضرت عثمان نے پہن کر تمام عمر جنگوں میں جان بچائی تھی۔

کیا یہی احسان ہے کہ تنگی اور ترشی کے وقت جبکہ سوائے گھوڑے اور زرہ کے کچھ سامان نہ تھا۔ حضرت عثمان نے علی جیسے بہادر سے زرہ بھی خرید لی۔ رسول کی بیٹی کی شادی پر بھی دکاندار بن بیٹھے۔ لیں پھر کیا تھا، شور مچ گیا۔ زرہ واپس کرو دکاندارو! زرہ واپس کرو رسول کی بیٹی کی شادی پر نفع کمانے والو! زرہ واپس کرو خاندان رسول سے فائدہ اٹھانے والو! زرہ واپس کرو تو نسوی سے بعد میں اکثر لوگوں نے کہا حضور! جب علی نے زرہ بیچی اور عثمان نے خریدی احسان کیسا اور تقریر میں اس کا بیان کیسا یہ تو ایسی رسوائی ہے کہ یہ لوگ تو رسول اللہ سے بھی کما کھا لیتے تھے۔

صواعق محرقہ صفحہ ۱۵۹ عنوان خاتمہ میں صاف و صاحت ہے کہ ہر مجاہد کے خاندان کی طرف منسوب ہوتا ہے مگر اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب ہوگی۔

www.kitabmart.in

آیت ہشتم

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (پ ۲۵ الشوریٰ)

ترجمہ: اے میرے حبیب! ان سے کہہ دو کہ میں تم سے اس تبلیغ پر کچھ اجر مزدوری نہیں مانگتا مگر محبت ہے قریبوں میں۔

اخرج احمد والطبرانی وابن ابی حاتم والحاکم عن ابن عباس ان هذه الآية لما نزلت قالوا يا رسول الله من قرابتك هؤلاء الذين وجبت علينا مودتهم قال علي وفاطمة وابناءهما۔ (صواعق محرقہ ص۱۰۱)

امام احمد اور طبرانی اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضورؐ سے عرض کیا گیا کہ حضورؐ! آپ کے وہ قریبی کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے۔ فرمایا علیؑ اور فاطمہؑ اور ان کے دو بیٹے۔ تفسیر مظہری ص۲۱۸ جلد ہشتم پ۲۵ اور صواعق محرقہ ص۱۰۱ پر ہے کہ حضرت علیؑ نے اور امام حسنؑ اور حضرت امام زین العابدینؑ نے اس آیت کو اپنے خطبات اور دلائل میں اپنے حق میں پیش کیا۔

آیت تفہیم وسیلہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (پ ۶ المائدہ)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ تاکہ تم نجات پا جاؤ۔

حدیثوں میں ہے کہ میرے لئے مقام وسیلہ اور مقام محمود کی دعا کرو۔ وہ سب سے اعلیٰ درجہ ہے جس نے میرے لئے اس مقام کا سوال کیا دعا مانگی اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگی۔ قالوا یا رسول اللہ من ہو؟ قال من دعا قال علی وفاطمۃ والحسن والحسین (تفسیر ابن کثیر جلد دوم ص۵۳۰)۔

www.kitabmart.in

صحابہؓ کرام نے عرض کیا حضورؐ! اس مقام وسیلہ اور مقام محمود میں آپ کے ساتھ کون ٹھہرے گا اور ساکن ہوگا۔ فرمایا علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ ٹھہریں گے

ترمذی شریف ص۲۱۱ میں ہے۔ عن علی ابن ابی طالب ان النبی صلعم قال بید حسن وحسین قال من احبنی و احب هذین و اباهما و امهما کان معی فی درجتی یوم القیامة۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے ان کے باپ اور ماں یعنی علیؓ و فاطمہؓ سے محبت کی وہ میرے ساتھ قیامت میں میرے درجہ میں ہوگا۔

اور مستدرک حاکم ص۱۳۷ جلد سوم کتاب معرفۃ الصحابہ۔ باب مناقب علیؓ

عن سعید الخدری ان النبی دخل علی فاطمة فقال ادعی ابنی فقال ابنا ابنی هذا نائم یعنی علیاً و هما یعنی الحسن والحسین معی مکان واحد یوم القیامة۔

کہ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب فاطمہؓ کے پاس تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ میں اور تو اور یہ جو سو رہا ہے یعنی علیؓ اور وہ دونوں یعنی حسنؓ اور حسینؓ۔ البتہ قیامت کے دن ایک مکان میں ہوں گے۔ تو نسوی صاحب! فرمایئے آیت وسیلہ میں مقام وسیلہ میں مقام محمود میں سوائے فاطمہؓ کے کوئی اور بھی ہوگا۔ هاتوا برهانکم ان کنتم صادقین۔

دہم آیت نور

اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیها مصباح المصباح فی زجاجة الزجاجة کانها کوکب دری یوقد من شجرة مبارکة زیتونة لا شرقیة ولا غربیة یکاد زیتها یضیٔ ولو لم تمسسه نار نور علی نور یهدی اللہ لنورہ من یشاء ویضرب اللہ الامثال للناس واللہ بکل شیٔ علیم پ۱۸۔ النور

www.kitabmart.in

اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا۔ مثال اس کے نور کی مانند طاق ہے کہ جس
کے چراغ ہو۔ وہ چراغ ہے قندیل شیشہ کے ہے وہ قندیل شیشہ کا گویا کہ وہ تارا ہے
چمکتا۔ روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک زیتون کے سے کہ نہ مشرق کی طرف ہے اور
نہ مغرب کی طرف ہے نزدیک ہے تیل اس کا کہ روشن ہو جاوے اور اگرچہ نہ لگے اس کو
آگ روشنی اوپر روشنی کے راہ دکھاتا ہے اللہ کی طرف نور اپنے کی جس کو چاہتا ہے اور
بیان کرتا ہے اللہ مثالیں واسطے لوگوں کے اور اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے
(ترجمہ شاہ رفیع الدین)۔

عن ابی عبداللہ قال قال تبارک و تعالیٰ یا محمد انی خلقتک
وعلیا نورا یعنی روحا بلا بدن قبل ان اخلق سماواتی وارضی وعرشی
وبحری فلم تزل تهللنی وتمجدنی ثم جمعت روحیکما فجعلتهما واحدة
فکانت تمجدنی وتقدسنی وتهللنی ثم قسمتهما ثنتین وقسمت
الثنتین فصارت اربعة محمد واحد وعلی واحد والحسن والحسین
ثنتان ثم خلق اللہ فاطمة من نور ابتدأها روحا بلا بدن ثم مسحنا
بیمینه فاضاء نورا علینا (اصول کافی ص۴۴۲ جلد اول مطبوعہ تہران)۔

ترجمہ:۔ حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا کہ اے محمد! میں نے تجھ کو اور علی کو پیدا کیا نور یعنی روح بغیر بدن کے
قبل اس کے کہ میں آسمانوں، زمینوں اور اپنے عرش اور دریاؤں کو پیدا کروں
تو میری تہلیل اور تمجید کرتا رہا۔ پھر میں نے تم دونوں کی روحوں کو جمع کر کے ایک بنا دیا
پھر وہ روح میری تمجید اور تقدیس اور تہلیل کرتی رہی۔ پھر میں نے اس کو دو حصوں
میں تقسیم کر دیا اور روح کو دو حصوں میں پھر تقسیم کر دیا پس وہ چار ہو گئے۔ ایک محمد
اور ایک علی اور حسن اور حسین ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فاطمہ کو ایک ایسے نور سے
پیدا کیا جس کو بغیر بدن کے پیدا کیا پھر اللہ نے اپنے دست قدرت سے
مس کیا۔ پس نور کو ہم میں جاری کر دیا۔

عن صالح ابن سهل الهمدانی قال سمعت ابا عبداللہ علیه
السلام یقول فی قول اللہ عزوجل اللہ نور السموات والارض مثل

www.kitabmart.in

نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانھا کوکبٌ دُرّیٌ کان فاطمۃ علیھا السلام کوکبٌ دریٌ بین نساء اھل الارض توقد من شجرۃٍ مبارکۃٍ توقد من ابراھیم علیہ السلام لاشرقیۃٌ ولاغربیۃٌ لایھودیۃٌ ولانصرانیۃ یکاد زیتھا یضیئ یکاد العلم ینفجر منھا ولو لم تمسسہ نار نورٌ علیٰ نور امامٌ منھا بعد امام یھدی اللہ لنورہ من یشاء یھدی الی الائمۃ علیھم السلام من یشاء ان یلقنہ فی نور ولا یتم مخلصًا یضرب اللہ الامثال للناس واللہ بکل شئ علیم۔

(تفسیر برہان جلد سوم ص ۱۳۵ مطبوعہ تہران)

صالح بن سہل ہمدانی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سنا فرماتے تھے اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباحٌ کی تفسیر میں کہ مشکوٰۃ فاطمہ ہے یعنی طاقچہ اور اس میں پہلا مصباح یعنی چراغ حسنؑ ہے اور دوسرا مصباح حسینؑ ہے فی زجاجۃ الزجاجۃ کانھا کوکبٌ دُرّیٌ فاطمۃ علیھا السلام ہے جو ستارے کی طرح اہل زمین کی عورتوں میں منورہ اور زہرا ہے توقد من شجرۃٍ مبارکۃٍ سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور لاشرقیۃٌ ولاغربیۃٌ کا مطلب یہ ہے کہ نہ یہودی ہیں نہ نصرانی یکاد زیتھا یضئ کا مطلب یہ ہے کہ اس درخت سے علم کا اظہار اور انفجار ہو رہا ہے نورٌ علیٰ نور سے مراد امام بعد امام ہے۔ یھدی اللہ لنورہ من یشاء سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ائمہ طاہرین کی طرف اس شخص کو ہدایت کرتا ہے جس کو ان کے ولایت کے نور میں مخلص قرار کر داخل کرنا چاہتا ہے۔ الخ

www.kitabmart.in

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظرہ کوٹ سمابہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد واضح ہو کہ ریاست بہاولپور میں غالب سنی اکثریت ہونے کے باعث سنی حضرات نے شیعوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ شیعہ مبلغین و مناظرین بھی ایسے دور افتادہ مقامات پر کم ہی پہنچتے تھے

خدا وند عالم قبلہ استاذی المکرم مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب کے جذبۂ تبلیغ مذہب حقہ کو سرفراز کرے کہ انہوں نے ریاست میں متعدد مناظرے کر کے حق کو آشکار کر دیا۔ اوّل کوٹ دادو کھلو متصل ستہ ستہ میں مولانا محمد علی شاہ ساکن پپلی راجن کا دعویٰ صرف کتاب اللہ سے خلافت امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ثابت کر کے توڑا۔ اس کے بعد محمد عمر اچھروی بریلوی جماعت کے ساتھ مناظرہ کوچک ۱۳۷۲ھ علاقہ چشتیاں میں یادگار شکست دی جس سے ریاست کے طول و عرض میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ مذہب سنی کی بے کراں شکستوں کو دیکھتے ہوئے اہل سنت کی مختلف پارٹیوں نے متحدہ محاذ قائم کر کے شیعوں کو ہر جگہ مناظرہ دیا جسے سادات عظام موضع ڈیرہ اکبر شاہ خصوصاً سید محمد حسین شاہ، سید منظور حسین شاہ، سید حضور بخش شاہ اور سید عطا محمد شاہ صاحبان نے غیرت ملی، جذبہ مذہبی کے پیش نظر منظور کر لیا اور جناب مبلغ اعظم کی طرف کوچہ ضلع لائل پور میں ایک خاص نمائندہ بھیج دیا گیا۔

مورخہ ۳، جولائی ۱۹۵۵ء کو علمائے اہل سنت جن میں طے شدہ تجویز کے مطابق مولانا دوست محمد قریشی۔ (۲) مولانا اللہ وسایا شریف غازی خان۔ (۳) مولانا عبدالستار خیالوی (۴) مولانا محمد حسین (۵) مولانا محمد شریف بہاولپوری مبلغین تنظیم اہل سنت (۶) مولانا محمد علی جالندھری (۷) مولانا لعل حسین اختر (۸) مولانا نیاز احمد مبلغین مجلس احرار (۹) مولانا عبدالعزیز

www.kitabmart.in

ملتانی (۱۰) مولوی احمد دین گکھڑوی (۱۱) مولوی محمد صدیق کاندلوی مبلغین اہل حدیث اور گردونواح سے کئی سنی مولوی صاحبان موقع پر پہنچ گئے۔

شیعوں کی طرف سے مبلغ اعظم معاملہ دارالتبلیغ گوجرہ دس من کتب لے کر۔ اہلسنت کی جلسہ گاہ چک ۴۷ علاقہ کوٹ سمابہ ہزاروں کے اجتماع میں تشریف لے گئے۔ بس پھر کیا تھا۔ اہل سنت کی طرف سے چیلنج کا زور شور ختم ہو گیا اور سبھی ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے مگر مبلغ اعظم نے کوئی پیش نہ جانے دی۔ بالآخر شرائط مناظرہ طے ہوئیں مگر اہل سنت کی طرف سے مناظر کا تعین نہ ہو سکا۔ باوجود کثرت علماء کے سبھی آپس میں ایک دوسرے پر بخوف شکست شک ہی کرتے رہے اور کہا کہ مناظرہ صحیح ہو سکے کر دیا جائے گا۔ بہرحال ساری رات مناظرہ ہوا۔ اور دنیا نے دیکھ لیا کہ حق حق ہے اور باطل باطل متحدہ محاذ کی یہ شکست اُن کے اپنے ہی لئے باعث ذلت و خواری ہو کر رہ گئی۔ اس رسوائی کو مٹانے کی خاطر ایک روئداد مناظرہ مکتبہ اہل السنت کی طرف سے شائع کی گئی جس میں مبلغ اعظم کی تقاریر کو بگاڑ کر اور وہ بھی صرف چار سطروں میں ہی پیش کر کے اپنے سیاہ چہرے کو دھونے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

لہٰذا ضروری سمجھا گیا کہ اس مناظرہ کی حقیقت سے نقاب کشائی کی جائے تاکہ حقیقی منظر عوام کے سامنے آسکے۔ میں نے اپنی روئیداد مناظرہ میں مناظر کی تقاریر اُن کی اپنی ہی مرتبہ روئیداد کے مطابق من و عن نقل کر دی ہیں تاکہ شائقین کا ہو قیمتی وقت بے جا ضائع نہ ہو۔ صاحب مولوی فاضل شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے دوران مناظرہ نقاط کی تقاریر کو مکمل نوٹ کر کے شعبہ دارالتبلیغ گوجرہ کے سپرد کیں۔

اہل سنت حضرات کی طرف سے شرائط مناظرہ کی کتابت کے لئے مولوی لعل حسین اختر اور شیعوں کی طرف سے سید ظاہر حسین بخاری قلمبند مبلغ اعظم مقرر ہوئے۔

www.kitabmart.in

شرائط مناظرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

شرائط مناظرہ مابین اہل سنت والجماعت وشیعہ بمقام چک نمبر ۴۷ N.P. بستی چوہدری محمد صدیق صاحب تھانہ کوٹ سمابہ تحصیل وضلع رحیم یار خان۔

یہ مناظرہ بالاتفاق فریقین ہو رہا ہے۔ ہر دو فریق بانیانِ مناظرہ اپنے اپنے فریق کے حفظ امن کے ذمہ دار ہوں گے۔ حفظ امن کے لئے جو وسائل وہ مناسب سمجھیں گے اختیار کریں گے۔ چنانچہ ایک وسیلہ یہ ہوگا کہ جانبین کے دس دس آدمی درمیان میں حفاظت کیلئے مقرر کر دیئے جائیں گے۔

موضوعِ اوّل :۔ خلافتِ اصحاب ثلاثہ پیش کردہ شیعہ صاحبان

موضوعِ دوم :۔ ایمان و اسلام اہلِ شیعہ پیش کردہ اہل سنت صاحبان

شرائط

شرط اوّل :۔ ماخذ دلائل قرآن و حدیث و مسلمات شیعہ

دوم :۔ ماخذ دلائل قرآن و حدیث و مسلمات اہلِ سنت

سوم :۔ مناظرہ میں اصول مناظرہ کی پابندی لازمی ہوگی۔

چہارم :۔ مناظرہ تقریری ہوگا۔

پنجم :۔ دونوں مناظرے تین تین گھنٹے ہوں گے۔ دونوں مناظروں میں فریقین کی تقریریں دس دس منٹ کی ہوں گی اور آخری تقریریں پانچ پانچ منٹ کی۔

ششم :۔ مناظر کا نام اسٹیج پر بتایا جائے گا۔

ہفتم :۔ فریقین کی طرف سے ایک ایک صدر ہوگا جس کا فرض شرائط کی

www.kitabmart.in

پابندی کرانا ہوگا۔

ہشتم :۔ کسی مناظر کو شرائط مرقومہ کی خلاف ورزی کرنے کا حق نہ ہوگا اگر خلاف ورزی کرے گا تو جانبین کے صدر اسے نہیں روکیں گے۔

نہم :۔ سوائے صدر اور مناظر کے اور کسی کو بولنے کا حق نہ ہوگا۔

مناظرہ بتاریخ ۳ جولائی ۱۹۵۵ء آٹھ بجے شب سے شروع ہو کر دو بجے شب دونوں موضوع پر ہو کر ختم ہو جائے گا۔

دستخط :۔ چوہدری محمد صدیق بانی منجانب اہل سنت

" چوہدری محمد یعقوب " " "

" سید محمد علی شاہ " " "

" سید مظفر علی شاہ " " "

" سید حضور بخش شاہ صاحب سجادہ نشین مڈاکبر شاہ منجانب شیعہ

" سید محمود حسین شاہ صاحب " "

" سید منظور حسین شاہ صاحب " "

" سید عطا محمد شاہ صاحب " "

" سید جمال شاہ صاحب جیلانی سکنہ سنجر پور زمیندار موضع سونک منجانب اہل سنت

www.kitabmart.in

موضوعِ اوّل

خلافتِ خلفاءِ ثلاثہ

مناظر اہلِ سنت :- مولوی محمد صدیق صاحب تاندلیانوالہ (اہلحدیث)

معین مناظر :- (۱) مولوی دوست محمد صاحب قریشی
(۲) مولوی عبدالستار صاحب جھنگوی
} مبلغین تنظیم اہلِ سنت

صدر مناظرہ :- مولوی لعل حسین صاحب اختر (احراری)

مناظر شیعہ :- مبلغِ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب قبلہ

معین مناظر :- اردو تلمیذ مولانا سید خادم حسین بخاری و خادم حسین خاں۔

صدر مناظرہ :- مولوی محمد عارف صاحب خانپوری

مناظرہ ٹھیک ۹ بجے رات شروع ہوا

تقریرِ مناظرِ اہلِ سنت

حضرات! میں نے خلفاءِ ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافتِ حقہ کو قرآن اور اہلِ شیعہ کی کتابوں کی روشنی میں ثابت کرنا ہے۔ قرآن میں ہے :-

استدلال نمبر ۱ :- وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

www.kitabmart.in

طرز استدلال دیکھئے اس آیت میں خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں کو ہم میں سے ہی خلیفہ بنائیں گے اور ضرور خلیفہ بنائیں گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ہمیں کہ ہم صلعم کے صحابہ کرام میں سے خلفاء بنائے وہی ایماندار تھے اور وہی نیکوکار۔ اگر یہ حضرات خلافت حقہ کے مستحق نہ ہوتے تو خدا تعالیٰ ان کو خلیفہ نہ بناتا۔

نیز یہ امر بھی قابل غور ہے کہ خلفاء حقہ کی دوسری علامت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ ان خلفائے حقہ کے مذہب کو دنیا میں غالب کر دے گا اور بفضلہ تعالیٰ ان کا مذہب آج تک غالب ہے جو کہ ان کے خلفاء حقہ ہونے کی دلیل ہے۔

نیز خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ خلفاء کے خوف کو امن سے بدل دیگا چنانچہ رسول کی زندگی میں ان پر تکلیفیں آئیں اور زمانہ خلافت میں ان کے خوف کو امن سے بدل دیا گیا۔

استدلال نمبر ۲ اب اس کی تائید میں میں ملا المقبول شرح الفروع والاصول ص۱۴۷ کی عبارت پیش کرتا ہوں۔

ولنورثنهم من ارض الكفار من العرب و من العرب والعجم

یعنی ان خلفاء کو کفار کی زمین عرب و عجم سے وارث بنائیں گے۔

استدلال نمبر ۳ اتقان تفسیر قمی سورتوں کی تفسیر صفحہ ۱۴۲ میں ہے ع ابا بکر ولی الخلافۃ من بعدی و بعدہ ابوہ یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے بعد ابوبکر صدیق خلافت کا والی ہوگا اس کے بعد حضرت عمر میں نے اس وقت تک ایک آیت تین استدلال اور دو عبارتیں شیعوں کی کتابوں سے بطور دلیل پیش کی ہیں میں دیکھوں گا کہ میرے فاضل مخاطب جواب دیں گے ؎

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

استدلال نمبر ۴۔

دوسری آیت پیش کی

www.kitabmart.in

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ إِنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ	زبور میں ہم نے لکھ دیا ہے کہ (زمین) تمہ کے وارث میرے بندوں میں سے نیک ہوں گے۔

دیکھئے خلفاء ثلاثہ کی نیکی بھی مسلم ہے اور خلافت بھی مسلم۔

استدلال نمبر ۵

تیسری آیت:۔ والذین امنوا و ھاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبوئنھم فی الدنیا حسنۃ	جن لوگوں نے ایمان لایا اور ہجرت کی۔ خدا کی رضا میں اسکے بعد وہ ظلم کئے گئے ضرور ان کو دنیا میں اچھا مقام دیں گے۔

طرز استدلال:۔ اس کے مطابق خدا نے وعدہ بھی کیا اور پورا بھی کیا۔ یعنی خلفاء ثلاثہ کو غلبہ بھی نصیب ہوا اور خلافت بھی جو بہترین مقام ہے۔

تقریر مناظر شیعہ

آپ نے نہایت خوش الحانی سے مندرجہ ذیل خطبہ پڑھا:۔

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ ولقد جاءت رسل ربنا بالحق فسلام علی المرسلین لا سیما علی خاتم النبیین وآلہ الطیبین الطاھرین ولعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین۔ اما بعد فقد قال اللہ تبارک وتعالی فی کتابہ المبین۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون (پ ۱۸ سورہ نور)۔

اس کے بعد آپ نے اہل السنت کا مسلمہ ترجمہ مصنفہ شاہ رفیع الدین صاحب اٹھا کر پڑھا۔

وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے جو کہ ایمان لائے ہیں تم میں سے اور کام کئے

www.kitabmart.in

خلافت بلا واسطہ

خلافت بالواسطہ

نہ چھے۔ البتہ خلیفہ کرے گا ان کو بیچ زمین کے جیسا کہ خلیفہ کیا تھا ان لوگوں کو کہ پہلے ان کے تھے اور البتہ ثابت کر دے گا واسطے اُن کے دین ان کا جو پسند کر دیا ہے واسطے ان کے اور البتہ بدل دے گا ان کو بیچے ڈر ان کے کے امن وہ میری عبادت کریں گے نہ میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہیں کریں گے۔ اور جو انکار کرے بعد اس کے پس وہ فاسق ہیں۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ حضرات! یہ اصحاب ثلاثہ کی خلافت کا ذکر نہیں بلکہ خلافتِ الٰہیہ اور خلافتِ نبویہ کا ذکر ہے۔ اصحاب ثلاثہ خلیفۃ اللہ ہیں نہ خلیفۃ الرسول ہیں۔ کیونکہ خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الرسول وہ ہو سکتا ہے جس کو اللہ اور رسول بنائے خود خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کہ میں خود خلیفہ بنانے والا ہوں، زمین میں اور یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ۔ یعنی اے داؤد تجھ کو ہم نے زمین میں خلیفہ بنا دیا۔

اور حضرت ہارون علیہ السلام کی خلافت کا اعلان بالواسطہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بایں الفاظ فرمایا۔

وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْہِ ھٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ (پ ۹ سورہ اعراف) یعنی اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے کہ تو میرا خلیفہ ہو۔ میری قوم میں اور اصلاح کر اور فساد کرنے والوں کے راستہ کی پیروی مت کر۔

حضرات! آپ نے سمجھ لیا کہ جو اللہ کے خلیفے ہوتے ہیں، اُن کا اللہ اور رسول اعلان کرتے ہیں۔ بلا واسطہ یا بالواسطہ دیکھو شرح خصوص الحکم از ملا جامی صفحہ ۱۰۰ و شرح خصوص الحکم از اشرف علی تھانوی۔ چونکہ خلفاء ثلاثہ کا اعلان نہ تو اللہ نے کیا اور نہ ہی رسول نے لہٰذا یہ موعود خلیفے نہ ہوئے۔ اگر ان کے ساتھ اللہ کا وعدہ ہوتا تو کمر ہمت باندھے خلیفے ہو جاتے۔ جانِ رسول کریم چھوڑ کر مستعفی نہ جاتے اور خاتون کے گھر آگ لے جانے کی کیا ضرورت تھی؟

www.kitabmart.in

بس پھر کیا تھا۔ لعل حسین صاحب بیچ میں کود پڑے کہ آپ موضوع سے باہر جا رہے ہیں۔ جنازہ کا ذکر نہ کیجئے، سقیفہ کا ذکر نہ کیجئے۔ یہ خارج از موضوع ہے میں آپ کو ادھر نہ جانے دوں گا۔

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حضرت! ذرا موضوع کی تعریف تو کیجئے۔ چنانچہ لعل حسین صاحب کی علمی طاقت تو اتنی تھی نہیں کہ تعریف کر سکتے۔ وہ تو شور ڈال کر اپنے مناظرہ میں موجود ہونے کا ثبوت دینا چاہتے تھے۔ آخر مبلغ اعظم نے موضوع کی تعریف خود کی ھو موضوع ما یبحث عن عوارضہ الذاتیۃ کہ موضوع وہ ہوتا ہے جس کے عوارض ذاتیہ سے بحث کی جائے یعنی جو چیزیں موضوع سے متعلق ہوں۔ ان کو پیش کیا جائے۔ بنا بریں سقیفہ اور ترک جنازۂ رسول کا ذکر خلافت ثلاثہ کے عین عوارض سے ہے۔ کیونکہ سقیفہ میں یہ خلافت تیار ہوئی اور جنازۂ رسول چھوڑ کر اس کو بنایا گیا۔ اگر جنازہ اور سقیفہ خارج از موضوع ہیں تو تمہاری کتابوں میں ان کو باب خلافت و امامت میں کیوں ذکر کیا گیا ہے۔ دیکھو ذکر سقیفہ صحیح بخاری باب رجم الحبلی جلد ۲ صـ ۱۰۲

اِنَّہٗ قَدْ کَانَ مِنْ خَبَرِنَا حِیْنَ تَوَفَّی اللّٰہُ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ خَالَفُوْنَا وَاجْتَمَعُوْا بِاَسْرِھِمْ فِیْ سَقِیْفَۃِ بَنِیْ سَاعِدَۃَ۔	یعنی حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہماری خبر یہ ہے کہ جب اللہ نے اپنے نبی کو وفات دی تو انصار نے ہماری مخالفت کی اور وہ سب سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے۔

حضرات! یہ ہے ذکر سقیفہ جہاں آپ کے ابوبکر کی خلافت تیار ہوئی۔ آپ کو ذکر سقیفہ برا کیوں معلوم ہوتا ہے۔ یہ تو آپ کے بزرگوں کا مرکز خلافت ہے مجھے معلوم ہے جس واسطے آپ کو برا معلوم ہوتا ہے۔ بقول آپ کی کتاب "غیاث اللغات" صـ ۲۲۸ مطبوعہ لاہور۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ:۔

کہ سقیفہ ایوانے بود نہاں کہ عرب بائے مشورہ ہائے باطل دراں جمع مے شدند و مجازاً سقیفہ مشورہ سخنے بیہودہ را گویند	یعنی سقیفہ ایک محل تھا پوشیدہ جہاں عرب باطل مشوروں کیلئے جمع ہوا کرتے تھے اور مجازاً سقیفہ مشورہ اور سخن بیہودہ کو کہتے ہیں۔

www.kitabmart.in

لہٰذا حضرات گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ مقام بھی باطل اور مہورہ ہی چاہیئے تھا۔ جیسی خلافت ویسا مقام ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

باقی رہا جنازۂ رسول کو چھوڑنا اور خلافت کے لئے جانا تو وہ آپ کی کتب معتبرہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ دیکھئے شرح مواقف از میر سید شریف ص۷۷۹ باب المرصد الرابع فی الامامت و مباحثھا اور شرح عقائد نسفی وغیرہ۔

بکروا الی سقیفۃ بنی ساعدۃ وترکوا ندا ھم الاشیاء ھم و دفن رسول اللہ۔

کہ خلافت کے لئے ابوبکر و عمر سقیفہ کو چلے گئے اور انہوں نے اس کے لئے بہت ضروری اور اہم چیزوں کو چھوڑ دیا، اور وہ ضروری اور اہم چیزیں رسول خدا کا دفن کفن تھیں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ ؎

چوں صحابہ حبِ دنیا داشتند
مصطفےٰ را بے کفن بگذاشتند

جب یہ حوالہ جات کتب اہل السنت سے پیش ہوئے تو لعل حسین صاحب بہت ہی شرمندہ اور کھسیانے سے ہو کر خاموش ہو گئے۔ خدا بھلا کرے سید مظفر علی شاہ صاحب بانی سنی کانفرنس کا جنہوں نے اہل السنت کے بانیانِ مناظرہ میں سے ہونے کے باوجود یہ فیصلہ دے دیا کہ سقیفہ اور جنازۂ رسول کا ذکر خارج از بحث نہیں۔ کیونکہ خود ہماری کتابوں میں اس کا ذکر موجود ہے۔ جس کو ہماری بات میں شک ہو، سید مظفر علی صاحب بخاری سنی المذہب سے تصدیق کر سکتا ہے۔ اس تفصیل کے بعد لعل حسین صاحب ٹھنڈے پڑ گئے۔ اس حقیقت کو مولوی محمد صدیق صاحب تاندلوی اور مولوی دوست محمد صاحب قریشی نے اپنے مرتبہ روئیداد کے صفحہ پر ان الفاظ چھاپا ہے کہ "بالآخر شیعی مناظر نے تعلق ظاہر کرنے کی کوشش کی" یہ نہ لکھا کہ شیعہ مناظر نے ہماری کتابوں کے مندرجہ بالا حوالے دیئے اور موضوع کی تعریف کی اور سید مظفر علی شاہ صاحب نے ہمارے خلاف فیصلہ دے کر ہم کو جھوٹا کر دیا۔ تب ہم خاموش ہو گئے۔

www.kitabmart.in

چنانچہ یہ تھی لعل حسین صاحب کے دعوٰی در معقولات کی حقیقت۔ جو وقت اس بحث پر صرف ہوا وہ مبلغ اعظم کے وقت میں شامل نہ کیا گیا۔

اس کے بعد قبلہ مبلغ اعظم نے پھر تقریر شروع کی۔ کہ حضور یہ وعدۂ خلافت تو ایمان والوں سے ہے۔ جن کے اعمال صالح ہوں اور ان کی خلافت کا اعلان اللہ تعالیٰ بذریعہ رسول کرے جیسے پہلے خلفاء کا کر چکا ہے۔ اور اس کے واسطے سے دین محکم ثابت کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن آئے گا اور وہ اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ شرک ہرگز نہ کریں گے۔ اور ان کی خلافت کا منکر اور مخالف فاسق ہوگا۔

اوّلاً ایمان کامل کی شرط ہے۔ مگر ایمان ثلاثہ ثابت نہیں۔ شرائط ایمان سامنے رکھئے اور اپنے خلفاء کا ایمان ثابت کیجئے۔ اس کے بعد آپ نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ پیش کیں۔

انما المومنون امنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولئک ھم الصّٰدقون۔ (پ ۲۶ الحجرات)

یعنی سوائے اس کے نہیں۔ کہ مومن وہ ہیں جو ایمان لائے ساتھ اللہ اور رسولؐ کے۔ پھر انہوں نے شک نہ کیا اور انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا۔ وہی سچے لوگ ہیں۔

وعد اللہ الذین امنوا منکم

پس ثابت ہوا کہ ایمان کے لئے تصدیق اور اطمینان قلب کی ضرورت ہے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ مندرجہ صفات ایمان ثلاثہ صاحبان کو نصیب نہیں۔ پھر آپ نے اہل السنت کی کتابوں سے عمر کا شک فی النبوۃ پیش کیا تفسیر خازن صفحہ ۱۰۱ جلد ۴، اور در منثور صفحہ ۱۰۳ جلد ۵ سے یہ عبارت پڑھی قال عمر واللہ ما شککت منذ اسلمت الا یومئذ۔ یعنی حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں جب سے ایمان لایا تھا مجھ کو کبھی شک واقع نہ ہوا مگر آج کے دن (یعنی صلح حدیبیہ کے دن) پھر اہل السنت کی مشہور کتاب فتح الملہم شرح صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۶۱ سے یہ عبارت پیش کی۔

فوقع فی صدری عمر شیٔ عرفہ النبی فی وجہہ فقال

پس حضرت عمر کے سینے میں کوئی ایسی چیز واقع ہوگئی جس کو حضورؐ نے اس کے چہرے سے

www.kitabmart.in

فضرب فی صدرہ وقال اخسا عدو الله

پہچان لیا۔ پس آپ نے اسکے سینے پر ہاتھ مار کر کہا کہ عمر اپنے سینے سے شیطان کو دور کر۔

شیطانا۔

آپ نے لایشرکون بی شیئا کے متعلق فرمایا کہ خلیفۃ اللہ کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ مگر ابوبکر میں بعد اسلام بھی شرک چیونٹی کی چال سے زیادہ باریک چلنے کی گواہی خود رسالت مآب نے دی ہے۔ دیکھو ادب المفرد۔ مصنفہ امام بخاری ص۱۰۵ اور در منثور جلد دوم ص۲۵۳

یا ابا بکر الشرک فیکم اخفی من دبیب النمل فقال ابو بکر وھل الشرک الا من جعل مع الله الھا اخر فقال اللہی والذی نفسی بیدہ الشرک اخفی من دبیب النمل (ادب المفرد ص۱۰۵)

حضورؐ نے فرمایا اے ابوبکر تمہارے اندر شرک چیونٹی کی چال سے باریک چل رہا ہے۔ ابوبکر نے کہا حضورؐ شرک تو اللہ کے ساتھ غیر اللہ کو شریک کرنے کا نام ہے۔ حضورؐ نے قسم کھا کر فرمایا کہ شرک تمہارے اندر چیونٹی کی چال سے بھی باریک چل رہا ہے۔

اب فرمایئے کہ جن کے اندر بعد از اسلام بھی شرک باقی ہو وہ ان کو خلیفۃ اللہ اور خلیفۃ الرسول کہنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

باقی رہے اعمال صالح۔ تو خاتون قیامت کو ناراض کرنا اور ان کے گھر کو آگ لگانے کی کوشش کرنا اور جہادوں سے فرار کرتے رہنا اور حضورؐ کے آخری وقت میں تعمیل ارشاد کی بجائے ہذیان کی نسبت حضورؐ کی طرف کرنا اور ایک ایسی وصیت لکھنے میں مخل ہونا جو قیامت تک امت کی ہدایت کی ضامن تھی اگر یہی اعمال صالح ہیں تو عملوا الصالحات کی شرط بے شک آپ کے خلیفوں میں پائی گئی ہے ورنہ نہیں .....

www.kitabmart.in

ناراضگی بنتِ رسول اللہ

پھر آپ نے اپنے دعویٰ کی تائید میں بنتِ رسولؐ کا ناراض اور غضبناک ہونا فارسی شریف صـ۴۲۵ جلد اوّل باب الخمس سے پیش کیا کہ :-

غضبت فاطمة بنت رسول نا۔ فہجرته فلم تزل مهاجرته حتی توفیت۔	یعنی بی بی پاک ابوبکر پر ناراض ہو گئیں اور قطع تعلقی اختیار کر لی۔ حتیٰ کہ وفات پا گئیں۔

اور صحیح مسلم جلد ۲ صـ۹۰ پر ہے کہ رسولؐ کی بیٹی نے ان کو اپنے جنازے کی شرکت سے بھی روک دیا تھا اور دخترِ رسولؐ کے گھر کو آگ لگانے کا قصہ عقد الفرید جلد ۲ صـ۶۳، تاریخ طبری جلد ۳ صـ۱۹۸، الفاروق صـ۷۶ سے پیش کیا۔

امرِ اوّل : خدا نے اُن کو خلیفہ بنایا ہی نہیں جس کا خود اُن کو اقرار ہے۔ دیکھو کتاب بخاری جلد ۲ صـ۱۲۷ اور صحیح مسلم جلد اوّل صـ۱۲۰ ترمذی صـ۳۷

عن عبد الله بن عمر قال قیل لعمر بن الخطاب استخلف قال ان استخلف فقد استخلف ابوبکر وان لم استخلف فلم یستخلف رسول الله صلی الله علیه وسلم (ترمذی)	یعنی حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر میں خلیفہ مقرر کروں تو میرا عمل سنّتِ ابوبکر پر ہوگا۔ اور اگر نہ کروں تو موافق رسول اللہ۔ کیونکہ رسول اللہ نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا۔

حتیٰ کہ تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صـ۵۹۵ پر حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا من الخلیفة بعدہ یعنی حضورؐ کے بعد خلیفہ کون ہے۔

باقی رہا سوال غلبہ کا سو قرآن میں غلبہ کا کوئی لفظ نہیں ہے البتہ تمکین دین کا لفظ ہے جس کے معنے بقول شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ رفیع الدین صاحب محکم اور ثابت ہونے کے ہیں۔ اور محکم وہ دین ہے جس کے اصول محکم ہوں۔ دینِ ثلاثہ کہاں محکم ہوا

www.kitabmart.in

جن کا کوئی اصول ہی نہیں ہے۔ کہیں شوریٰ تو کہیں اجماع اور کہیں غلبہ۔

حضرات! محکم اور ثابت مذہب اہل بیت رسول کا مذہب ہے جس کے طفیل حضور کے اور آل ہی۔ یہی وجہ ہے کہ مذہب اہل بیت کے پیرو باوجود مصائب و آلام کے ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ جیسا کہ حضورؐ نے فرمایا:

عن جابر ابن عبد اللہ یقول سمعت النبی علی المنبر یقول لا تزال طائفۃ من امتی قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم وخالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم ظاھرون علی الناس۔

(مسلم جلد ۲ صـ۱۴۳)

یعنی حضورؐ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک طائفہ یعنی گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا اور امر اللہ کے ساتھ قائم رہے گا۔ اور جو شخص ان کی مخالفت یا ان کو رسوا کرنے گا اُن کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ حتیٰ کہ اللہ کا امر آجائے اور وہ حق پر قائم اور غالب رہیں گے۔

اب یہ گروہ ثلاثہ کا گروہ تو ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ اس گروہ میں یزید و مروان جیسے بھی شامل ہیں۔ دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاری صـ۱۵۳ تو بلا شبہ یہ گروہ آئمہ طاہرین کا گروہ ہی ہو سکتا ہے۔ جس کی شان میں قرآن مجید میں اللہ پاک نے فرمایا کہ:

وممن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون۔

یعنی ہماری خلقت سے ایک امت ایسی ہوگی جو ہمیشہ حق کے ساتھ ہدایت پائے گی۔

چنانچہ اسی امت کے آئمہ اور امت دونوں کو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی انت وشیعتک فی الجنۃ (مناقب مرتضوی) باقی رہا خوف کا امن سے بدلنا۔ تو ٹوٹ پڑنا مکے میں کفار کی حکومت دینے میں۔ حضرت ابوبکر تو مکے میں ابن الدغنہ کافر کی پناہ میں رہے جیسا کہ بخاری جلد اول صـ۵۵۲ میں ہے کہ:

فقال ابن الدغنۃ فان

یعنی ابن الدغنہ نے حضرت ابوبکر

www.kitabmart.in

مثلك يا ابا بكر لا يخوف ولا يخوف۔

سے کہا کہ اے ابوبکر تیرے جیسا نہ تو ڈرتے سے نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے

اور حضرت عمرؓ ابوجہل کی پناہ میں رہے۔ دیکھو مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۵۔

پس ایں: وخاں من: مرور ابوجہل است و بر تجرد اشارت کرد بابل مکہ و گفت آگاہ باشید تحقیق امن دادم۔ من ابن اخت خود را۔

کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ابوجہل میرے ماموں نے پتھر کی سل پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے اہل مکہ کو کہا کہ خبردار ہو جاؤ میں نے اپنی ہمشیرہ کے بیٹے کو پناہ دے دی ہے۔

باقی رہا عثمان سو وہ بنی اُمیہ سے تھا۔ ابوسفیان وغیرہ ان کی پشت پناہ تھے اور انہی کے توسل پر حضرت عثمان صلح حدیبیہ کے دن مکے چلے گئے تھے۔ ویسے بھی یہ سورت مدنی ہے۔ اور مدینہ میں ثلاثہ اور دیگر مسلمانوں پر کوئی خوف تھا ہی نہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کی حکومت بن چکی تھی بلکہ ثلاثہ کو تو اتنا امن کے بعد خوف آگیا تھا کہ جب حاکم بنے امن تھا، پھر عمر کی موت ابولؤلؤ کے خنجر سے ہوئی اور حضرت عثمان کا محاصرہ ان کے دارالحکومت مدینہ میں باغیوں نے چالیس دن تک کیا، اور قتل ہو گئے اور مسلمانوں کے قبرستان میں کسی نے جنازہ بھی نہ پڑھنے دیا اور مقابر یہود میں دفن ہوئے۔ (دیکھو تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۔)

چنانچہ یہ خوف جس کا اس آیت میں ذکر ہے آئمہ طاہرین کا خوف ہے۔ جس کو خداوند عالم نے ولنبلونکم بشیٔ من الخوف الخ پارہ ۲۔ البقرہ کے الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

استدلال نمبر ۱ کا جواب مبلغ اعظم نے جو دیا تھا اس کو مدیر صاحب ہضم فرما گئے اور وہ یہ تھا کہ ونبوئکم فی الارض الکفار من العرب والعجم کا قول ضعیف ہے۔ کیونکہ ماتحت "قیل" ہے اور اس سے قبل "او ابلغنی" کا حرف "او" حرف تردید ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آیت کے لوگوں نے دو معنی لئے ایک تو خلفاء حق کا وجود، دوسرا بادشاہوں اور سلاطین آرش کا وارث ہونا۔

www.kitabmart.in

استدلال نمبر ۲ کا جواب

اس کے بعد دوسرے جزو کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں

باتذین امنوا الخ ان کو خطاب ہے جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور جمیع ما جاء به حق التصدیق و عملوا جمیع الاعمال الصالحة بشیما منها و هم الائمة علیهم السلام یستخلفهم فی الارض ای یجعلهم خلفاء

کہ مراد ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں وہ ہیں جنہوں نے اللہ و رسول کی تصدیق ہر واجب التصدیق میں کی یعنی تصدیق کی۔ اور ان کے تمام اعمال صالح ہیں۔ انہوں نے کسی چیز کو نہ چھوڑا بلکہ ہر امر پر عمل کیا۔ اللہ وہ امر طاہر ہیں علیہم السلام ان کو خدا نے خلیفۃ فی الارض بنایا ہے یہ کہ ہمیں اہل بیت سے مروی ہے۔ دیکھو صاحب لکھتے ہیں

کما استخلف الذین من قبلهم هو ان جعل الصالح العاملة خلیفة مثل آدم و داؤد سلیمان و یدل علی ذالک قوله انی جاعل فی الارض خلیفة و یا داؤد انا جعلناك و قوله لقد آتینا ال ابراهیم الکتاب و الحکمة و آتیناهم ملکا عظیما و علی هذا اجماع العترة الطاهرة و اجماعهم حجة لقول رسول الله انی تارك فیکم الثقلین الخ (مراۃ العقول ص۱۴۳ جلد اول)۔

کہ حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے الذین امنوا و عملوا الصالحات سے مراد رسول کریم اور ائمہ اہل بیت ہیں۔ اور یہ آیت ان کی خلافت کی بشارت کو متضمن اور شامل ہے اور یہ امام آخر الزمان کے وقت میں ظہور میں آ جائے گا اور مراد کما استخلف الذین من قبلهم سے ہے کہ صالح للخلافت کو اللہ تعالیٰ خلیفہ کرے گا۔ جیسے آدم، داؤد اور سلیمان علیہم السلام کو کیا اور یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ جس نے (خدا نے) آل ابراہیم کو کتاب و حکمت اور ملک عظیم کی بادشاہت دی سو اسی پر عترت طاہرہ اہل بیت کا اجماع ہے اور ان کا اجماع بقول رسالتمآب انی تارک فیکم الثقلین حجت ہے۔

www.kitabmart.in

مبلغ اعظم نے فرمایا، حضرات! یہ ان کی کتنی خیانت ہے کہ قرآن اہل بیت جس پر کن کا اجماع ہے اس کو تو چھپاتے ہیں اور جس کی صاحب مرآۃ العقول تردید کر کے غلط ثابت کر رہا ہے اس کو پیش کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے دوست شیعہ کتب تو درکنار۔ اگر سنی کتب سے بھی یہ دکھا دیں کہ خلفاء نے اپنی خلافت کے لئے اس آیت سے کبھی استدلال کیا ہو یا کبھی یہ دعویٰ کیا ہو کہ یہ آیت ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے تو منہ مانگا انعام لیں۔ ورنہ بدھی سمت اور گواہ چست کا کچھ مطلب نہیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ قیامت تک نہ دکھا سکیں گے۔ آپ نے میں اہل سنت کی کتابوں سے دکھاؤں کہ یہ آیت آئمہ اہل بیتؑ کے حق میں ہے۔

عن عطیۃ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض قال اھل بیت ھھنا واشارۃ بیدہ الی القبلۃ (تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۱۹۸) یعنی آیت استخلاف اہل بیتؑ کے حق میں ہے اور اہل بیتؑ سے مراد اس قبلہ کے اہل ہیں۔

مولانا محمد اسماعیل صاحب نے اس پر بہت زور دیا کہ جس طرح میں نے مخالف موافق کی حدیثوں سے یہ ثابت کیا کہ یہ آیت اہل بیتؑ اور آئمہ معصومینؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے، سنی مناظر کو چاہیئے کہ حضورؐ کی مرفوع متصل حدیث سے یا خلفاء میں سے کسی کے قول سے یہ ثابت کرے کہ آیۃ استخلاف کا نزول بحق خلفاء ہوا ہے۔ ورنہ قیاس اور جوڑ توڑ دلیل محکم نہیں بن سکتے، مگر نہ کر سکے۔

اس پر تمام مومنین اعلان نے شیعہ خوشی سے اچھل اچھل پڑتے تھے، اور چاہتے تھے کہ نعرہ ہائے حیدری سے اپنے جذبات کا اظہار کریں۔ لیکن مبلغ اعظم نے حفظ امن کی خاطر سختی سے روک دیا۔

استدلال نمبر ۳:۔ بحوالہ قمی کے جواب میں مولانا محمد اسماعیل صاحب نے فرمایا کہ حضرات یہاں بھی سنی مناظر خیانت کرنا چاہتا ہے۔ اگر ہمت ہے تو قمی شریف کی ساری عبارت پڑھے اور پیش کرے۔ کانٹ چھانٹ کرنا خیانت ہے۔ پوری عبارت پڑھو جس سے کہ خلافت ابوبکر و عمر کی قلعی کھل جائے۔ پھر دیکھو کہ یہ خلافت راشدہ کی پیشگوئی ہے یا خلافت شر اور جور و ظلم کی۔ چونکہ سنی مناظر اپنی چوری کو جانتا تھا اس لئے وہ تو نہ سنا سکا

www.kitabmart.in

البتہ مبلغ اعظم نے خود تفسیر قمی ہاتھ میں لی اور عوام کو یہ پوری عبارت سنائی

استدلال نمبر ۳ کا جواب :-

قال علی بن ابراھیم کان سبب نزولھا ان رسول اللہ
کان فی بعض بیوت نسائہ وکانت ماریۃ القبطیۃ تکون
معہ فقدمہا فکان ذات یوم بیت حفصۃ فذھبت
حفصۃ فی حاجتھا فتناول رسول اللہ ماریۃ فعلمت
حفصۃ بذالک فغضبت واقبلت علی رسول اللہ فقالت
یا رسول اللہ ھذا فی یومی وفی داری وعلی فراشی فی سبحتی
رسول اللہ منھا فقال کفی فقد حرمت ماریۃ علی نفسی
ولا اطاھا بعد ھذا ابدا وانا افضی الیک سرا فان
انت اخبرت بہ فعلیک لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس
اجمعین فقالت نعم ما ھو قال ان ابا بکر یلی الخلافۃ
من بعدی ثم من بعدہ ابوک فقالت من اخبرک بھذا
قال اللہ اخبرنی فاخبرت حفصۃ عائشۃ فی یوم ابیھا
فاخبرت عائشۃ ابا بکر فجاء ابوبکر الی عمر فقال لہ ان عائشۃ اخبرتنی
عن حفصۃ بشئ ولا اثق بقولھا فاسئل انت حفصۃ
فجاء عمر الی حفصۃ فقال لھا ما ھذا الذی اخبرت
عنک عائشۃ فانکرت ذالک فقالت ما قلت لھا
عن ذالک شئ فقال عمر ان کان ذالک حقا
فاخبرینی حتی تتقدم فیہ فقالت نعم قد قال ذالک
رسول اللہ فاجتمعوا اربعۃ علی ان یسموا رسول اللہ فنزل
جبریل علی رسول اللہ بھذہ السورۃ الخ (تفسیر قمی علیہ ایران ص ۳۸۵)

ترجمہ :- علی بن ابراہیم قمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سورۃ تحریم کا
شانِ نزول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کسی بیوی کے گھر میں رونق افروز تھے
اور جناب ماریہ قبطیہ حضور کی خدمت کر رہی تھیں۔ اور ایک دن حضرت حفصہ کے گھر میں تھے

www.kitabmart.in

حضرت حفصہ باہر گئی تو حضورؐ نے ماریہ قبطیہ سے مباشرت فرمائی۔ حضرت حفصہ کو اس کا پتہ چل گیا۔ وہ غضب ناک ہو گئی اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ یہ کام میرے دن اور میرے ہی بستر پر حضورؐ نے از راہ حیا اس سے کہا کہ رک جا ایسے کلمات نہ کہہ۔ میں نے ماریہ کو اپنے نفس پر حرام کر دیا اور اس کے بعد کبھی اس سے مجامعت نہ کروں گا۔ اور میں تجھ کو ایک راز بتلاتا ہوں۔ پس اگر تو نے اس کو ظاہر کیا تو تجھ پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔ اس نے کہا حضورؐ بہت اچھا میں ہرگز ظاہر نہ کروں گی۔ آپ نے فرمایا کہ میرے بعد ابوبکر خود علی کا والی بن جائے گا اور اس کے بعد تیرا باپ۔ اس نے کہا حضورؐ آپ کو یہ خبر کس نے دی ہے۔ فرمایا مجھ کو اللہ نے خبر دی ہے۔ پس حفصہ نے عائشہ کو اسی روز اس کی خبر دے دی اور عائشہ نے ابوبکر کو خبر دے دی۔ پھر ابوبکر عمر کے پاس گیا کہ عائشہ نے مجھے حفصہ کی زبانی کچھ بتلایا ہے مگر میں اس کی بات پر اعتماد اور بھروسہ نہیں کرتا۔ تو خود حفصہ سے پوچھ۔ چنانچہ عمر حفصہ کے پاس آیا اور کہا وہ کیا خبر ہے جو تو نے عائشہ کو دی ہے۔ حفصہ نے انکار کیا اور کہا میں نے کچھ نہیں کہا عمر نے کہا سچ بتلا۔ اگر وہ خبر دی ہے تو ہم اس کے لئے کوئی اقدام کریں۔

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حضرات! یہ تھی وہ عبارت جس کو میرا مقابل دوست قطع و برید کر کے اس کا صرف ایک ٹکڑا پیش کر کے عوام کو دھوکہ دینا چاہتا تھا۔ تاکہ اس کے بزرگوں کے زہر کو رائی کے دانے چھپے رہیں اور جس جزء کے اظہار پر خدا کی لعنت کی وعید کا ذکر ہے وہ منظر عام پر نہ آنے پائے۔ الغرض یہ تو ابوبکر اور عمر کے خلافت کو غصب کرنے کی پیشین گوئی ہے۔ جس کے فاعل فعل مختار ابوبکر و عمر خود ہوں گے۔ اس میں یہ تو کہاں ہے کہ ابوبکر کو میں اور میرا خدا خلیفہ بنائے گا۔

آپ نے دوران تقریر فرمایا کہ قرآن و حدیث سے خلافت کے بارے میں چار قسم کی نص ملتی ہے۔

نصوص از قرآن برائے خلافت

۱۔ انی جاعل فی الارض خلیفۃ (پ ۱ البقرہ)

۲۔ یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض

۳۔ یا ھارون اخلفنی فی قومی (اعراف)

۴۔ انت خلیفتی من بعدی (صحاح ستہ مطبوعہ لاہور)۔

www.kitabmart.in

مگر ابوبکر اور عمر کے لیے ان میں سے کسی قسم کی بھی نہیں تھی۔ اور یہ تو ان کی خلافت کی خبر ہے۔ پھر تم اظہار پر لعنت کیوں؟ اور اگر یہ خلیفے راشد ہوتے تو حضرتؐ کو زہر دینے کے ارادے کیوں کرتے؟ اگر یہ روایت قابل ہے تو آپ نے بیس کیوں کی اور اگر ایک ٹکڑا صحیح ہے تو باقی کیوں صحیح نہیں۔ اگر نقل کرنی ہے تو پوری پیش کرو۔ تحریف نہ کرو تاکہ تمہارے ابوبکر اور عمر کی حقیقت چھپی رہ جائے۔

آپ نے فرمایا کہ بعد الخلافۃ من بعدی کا کچھ ترجمہ ابن ماجہ ص۲۱۱ پر یہ روایت ملاحظہ فرمائیں مطلب واضح ہو جائے گا کہ عن عبداللہ بن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال سیلی امورکم بعدی رجال یطفئون السنۃ ویعملون بالبدعۃ

یعنی عنقریب میرے بعد مسلمانوں کے امور کے والی (خلیفے) ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنتوں کو مٹائیں گے اور بدعات پر عمل کریں گے۔ آپ نے کہا ان (دونوں) خلافتوں میں یعنی فعلی اور بعدی قدر مشترک ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں فاعل مجہول ہے اور وہاں بالتصریح ابوبکر اور عمر کے نام ہیں اور دونوں ہی حدیثیں ایک ہی مضمون کو ادا فرماتی ہیں۔

آئندہ حالات کے لیے ایسی پیشین گوئیاں تو آپ نے بنی امیہ کے متعلق بھی فرمائی ہیں کہ عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ارٰی فی منامہ بنی امیۃ یعلون منبرہ خلفا بعد خلف فساءہ ذلک فانزل اللہ انا اعطیناک الکوثر ونزلت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر (درمنثور ص۳۱۷ ج۶)

حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضورؐ نے دیکھا کہ بنی امیہ آپ کے بعد یکے بعد دیگرے آپ کے منبر پر چڑھ رہے ہیں۔ آپ کو یہ بات ناگوار گذری اور بڑی ناگوار ہوئی۔ پس اللہ نے فرمایا کہ یہ دنیا ہے اور میں نے تجھے حوض کوثر دینے کا وعدہ کیا ہے اور لیلۃ القدر دی ہے۔ (تفسیر ابن جریر جلد ۳۰ ص۱۴۷)۔

آپ یزید کے متعلق بھی سن لیجئے۔ عن ابی الدرداء قال سمعت النبی یقول اول من یبدل سنتی رجل من بنی امیۃ یقال لہ یزید (مظہر) نے فرمایا کہ جو پہلے میرے طریقوں کو بدل دے گا وہ بنی امیہ میں سے ایک آدمی ہوگا جس کا نام یزید ہوگا۔ (صواعق ص۱۳۲)

www.kitabmart.in

بلکہ ایسی پیشین گوئیاں تو قرآن مجید میں بھی موجود ہیں۔ فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم و اعمی ابصارھم ۔(پ سورہ محمد)

ترجمہ:۔ پس کیا ہو تم نزدیک اس بات کے کہ اگر والی ہو تم حکم کے یہ کہ فساد کرو بیچ زمین کے اور کاٹو قرابتیں اپنی یہ لوگ ہیں جن کو لعنت کی اللہ نے۔ پس بہرہ کر دیا اور اندھا کر دیا آنکھوں ان کی کو۔

استدلال نمبر۴ کی حقیقت :۔

استدلال نمبر۴۔ ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون کے جواب میں مبلغ اعظم نے فرمایا۔ کہ شاید میرے مقابل دوست تفسیر جلالین بھی نہیں پڑھے ہوتے۔ ان کی اپنی تفسیر جلالین ص۲۰۸ میں ہے کہ ان الارض ارض الجنۃ یعنی قول یہی ہے کہ اس ارض سے مراد ارض جنت ہے یعنی جنت کی زمین۔ اور تفسیر بیضاوی جلد ۲ ص۳۶ علی حاشیہ القرآن میں بھی ہے کہ ان الارض ارض الجنۃ کہ اس سے جنت کی زمین مراد ہے اور یہی تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص۲۰۱ میں ابن عباس سے مروی ہے۔

اور اگر اس سے ارض دنیا بھی مراد لی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وارث تو صالحین ہی غیر صالح نہیں۔ یہ شرط صالحیت تو ثمرہ میں مفقود ہے۔ لہذا مخالفین کا قبضہ غاصبانہ اور ناجائز ہے جو کبھی دور کر دیا جائے گا، اور اس کی مدت ظہور مہدی آخر الزمان ہے جیسا کہ مشکوٰۃ شریف کے ص۴۶۹ پر بایں الفاظ مرقوم ہے کہ قال رسول اللہ یکون فی اٰخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ۔ کہ حضورؐ نے فرمایا کہ آخر زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو بغیر گننے کے تقسیم کرے گا۔

پھر آپ نے اس صحیح وارث زمین خلیفے کا خاندان ان لفظوں میں فرمایا کہ یکون المھدی من عترتی من اولاد فاطمۃ یعنی مہدی میری عترت میں سے ہوگا۔ یعنی اولاد فاطمہ سے ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص۴۶۹)

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حضرات! جن صالحین کو خدا نے وارث زمین کیا وہ یہ نہیں ہیں کہ کوئی تو رسولؐ کی بیٹی کو حق پدر سے محروم کر دے اور کوئی یہ منصوبہ علاقہ

آوازِ انقلاب

www.kitabmart.in

مروان جیسے راندۂ بارگاہِ رسول کو دے کر ظلم و جور کی مثال قائم کر دی ہے بلکہ اس وارثِ ارض کی شان مشکوٰۃ سے ملاحظہ فرمایئے کہ یبعث اللہ رجلا من عترتی و اھل بیتی فیملاء بہ الارض قسطا و عدلا کما ملئت ظلما و جورا۔

یعنی حضورؐ نے فرمایا کہ خداوند عالم میرے اہل بیت سے ایک آدمی کو مبعوث کرے گا۔ جو ظلم اور ستم سے بھری ہوئی زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دے گا۔

اور ظاہر ہے کہ سنی علماء زمین کے وارث نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان کا قبضہ قہر و غلبہ کا قبضہ ہے۔ اللہ و رسول نے ان کو وارث نہیں بنایا۔ ان کے حق میں کوئی نص نہیں آئی۔ لیکن چونکہ اہل بیت عظام اور امام آخر الزمانؑ کے حق میں نصوص ہیں کہ وہ اس دین و دنیا کے وارث ہیں اور اگر قہر و غلبہ ہی وراثت ارض کی دلیل مان لی جائے تو معاویہ اور یزید بھی وارثِ ارض ماننے پڑیں گے۔ کیونکہ ان کو بھی بدرجۂ اتم قہر و غلبہ حاصل تھا۔

اور ہماری تفسیر صافی اور نور الثقلین میں بھی اس سے مراد حضرت قائم آل محمد امام مہدی علیہ السلام ہیں۔

مبلغ اعظم نے زور دار آواز سے مطالبہ کیا کہ جس طرح کی نصوص میں نے اہل بیت کے لئے پیش کی ہیں۔ اگر تم ایک بھی بزبانِ رسولؐ یا ثلاثہ کے کسی قول سے ثابت کر دو تو انعام لو۔ لیکن فرضی فتح کے ڈھنڈورے پیٹنے والوں کی حالت میدانِ مناظرہ میں قابلِ دید تھی۔ نہ جانے مامن نہ پائے رفتن۔ سنیوں کے تمام فرقوں کے علماء ثلاثہ کے لئے ایک نص بھی پیش نہ کر سکے۔

استدلال نمبر ۵ کی حقیقت:-

استدلال نمبر ۵۔ ان الذین امنوا و ھاجروا فی سبیل اللہ من بعد ما ظلموا لنبوئنھم فی الدنیا حسنۃ (پ ۱۴ سورۃ النحل ۱۱۰)

کے جواب میں فرمایا کہ جناب مناظر صاحب! یہ تو ان صحابہ کے حق میں ہے۔ جن پر ظلم کیا گیا ہجرتیں کیں، مجبوس اور قید رہے۔ ہر قسم کے کفار کے ظلم سہتے رہے۔ فرمایئے! آپ کے ثلاثہ کہاں قید رہے بلکہ ان کو ابن وعلہ، ابو جہل اور ابو سفیان کی پناہ میں رہنا اس

www.kitabmart.in

[illegible] سے مراد حضرت بلال صہیب وغیرہ ہیں۔ جیسا کہ آپ کی تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے۔
الغرض اس سے مراد مظلوم صحابہ ہیں جو مکہ میں قید و بند کی مصیبتیں سہتے رہے
تا آنکہ مدینہ میں پناہ مل گئی۔ آپ کے ثلاثی کب مظلوم ہوئے تھے۔ اور بیضاوی میں تو ان صحابہ
کرام کا نام بھی آگیا ہے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی یعنی وھم بلال وصہیب و
خباب وعمار و عامر و ابوجندل و سہیل رضی اللہ عنہم۔
(بیضاوی جلد ۲ ص ۲۵۷)

مبلغ اعظم زور دار روانی کے ساتھ تقریر فرما رہے تھے اور سنی علماء
رات کے خاموش اندھیرے میں اپنی کمالات چھپائے بیٹھے تھے۔ وہ منظر قابل دید تھا۔
جب مبلغ اعظم شیرانہ گرج کے ساتھ للکار للکار کر سنی علماء سے خطاب کر رہے تھے
کہ آؤ اور آیت ثلاثہ کو من بعد ما ظلموا کے مصداق کر دکھاؤ۔ ارے
اسماء رجال کی کتابوں میں سے ہی سہی اپنی ہی کتابوں سے ثابت کر دو۔ مگر سنی علماء کا فہم عقلی
رؤسہم الطیر جیسی بنی بنے بیٹھے تھے

www.kitabmart.in

تقریر مناظر اہل سنت

حضرات! مولوی محمد اسماعیل صاحب بہت ہی گھبرائے ہوئے ہیں

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

جب مولوی صاحب کو دلائل نہیں ملتے تو خلاف موضوع باتیں بیان کرتے ہیں

خیر میں آپ کو نہ چھوڑوں گا، آپ مجھ سے بھاگ کب سکتے ہیں۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ آیت نمبر ۱ کا مفہوم غلط پیش کیا اور باقی آیتوں کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ اصل میں مولوی صاحب کی یہی ہار جانے کی علامتیں ہیں۔ مولانا جو جو باتیں موضوع بدل کر کریں گے میں آپ کی ہر دلیل کا جواب دوں گا۔

دیکھئے میرے ہاتھ میں اصول کافی ہے۔ اس کے صفحہ ۱۱۱ پر لکھا ہے فیض رسول اللہ صلعم صلت علیہ المہاجرون والانصار فوجا فوجا

دیکھئے آپ کی اس کتاب مقصد توحید میں صفحہ ۱۱۱ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد مہاجرین و انصار نے فوج فوج ہو کر نماز پڑھی۔ مولوی صاحب نے جنازہ رسول پڑھنے کا ثبوت دے دیا۔ اب مہربانی کر کے صفحہ ۱۱۱ دونوں سیدھا صفحہ پیش کر دیجئے

دوسرا حوالہ تجلیات صفدر اردو صفحہ ۱۱۱ میں ہے ہر کہ جنازہ پڑھنا چاہتے تھے

شیعی مناظر کے اعتراضات کے جوابات

باقی جو شیعی مناظر نے مسلم کی حدیث پیش کی ہے وہ تو ہمارے مخالف نہیں ہے۔ اس نے تو ہمارے نبی کی طرف سے صحابہ مہاجرین و انصار کے متعلق شہادت دی ہے جسے ہم تسلیم کرتے ہیں

www.kitabmart.in

رہا آپ کا خلافتِ علمی کہنا وہ بھی غلط۔ کیونکہ اگر خلافتِ علمی مراد ہے تو پھر غصب کیا کیا خلافتِ علمی کو بھی کوئی چھین سکتا ہے؟

آمدم برسرِ مطلب!

استدلال نمبر ۶:۔ نہج البلاغہ مشہور ہے انما الشوریٰ للمہاجرین والانصار۔ کہ خلافت میں مشورہ کرنا مہاجرین و انصار کا حق ہے۔ فرمایئے آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے۔ آپ پر مرآۃ العقول والی عبارت قرض ہے اس کا جواب آپ نے ضرور دینا ہے۔

تقریرِ مناظرِ شیعہ

آپ نے آیت استخلاف کو مکرر پڑھا اور سنی مناظر سے خلافہ کے مصداق آیت استخلاف ہونے کا ثبوت طلب کیا۔ اور پھر فرمایا کہ جنازہ رسول اللہ اور فدک سقیفہ کو جس قابلیت پر خلافِ موضوع قرار دیا تھا اس کی حقیقت اچھی طرح کھل چکی ہے اور خلافِ موضوع تو آپ ہو رہے ہیں اور طعن مجھے دے رہے ہیں کہ بجائے ثبوت خلافت کے اثبات جنازہ خوانی کر رہے ہیں جو شاید قیامت تک نہ ہو سکے۔ جیسا کہ میں (۱) بخاری شریف (۲) شرح عقائد نسفی (۳) نبراس (۴) درِ مختار، (۵) شرح مواقف وغیرہ کتب اہل السنت سے خلافہ کا ترکِ دفنِ رسولؐ ثابت کر کے سقیفہ کو جائز ثابت کر چکا ہوں۔

اور یہ روایت جو آپ نے اصول کافی ص۲۸۶ سے صلت علیہ المہاجرون والانصار پیش کی ہے۔ اولاً تو یہ ضعیف ہے۔ دیکھو مرآۃ العقول شرح اصول کافی جلد اول ص۳۷۱، ثانیاً اس سے مراد ابوبکر اور عمر اور ان کے رفقاء سقیفہ نہیں بلکہ دیگر صحابہ مراد ہیں ورنہ اثبات دعویٰ کیلئے ابوبکر و عمر کا نام دکھلاؤ۔

اور یہ جو آپ نے حیاۃ العیون ص۹۱ اردو سے روایت پیش کی ہے کہ ابوبکر آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا چاہتے تھے بالکل تحریف ہے حیاۃ العیون میں کہیں یہ الفاظ نہیں ہیں بلکہ بعض مخالفین کی صلاح و مشورہ کا ذکر ہے جو سقیفہ سے واپس آ گئے تھے۔ ابوبکر تو

www.kitabmart.in

ابھی آیا ہی نہیں تھا۔ یہ تو ان کے چیلوں چانٹوں کی شورش تھی ورنہ ابوبکر کا وہاں موجود ہونا مصرح دکھلا دیجئے۔ میرے مقابل دوست جس جلد العیون سے آپ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ اس میں تو صاف تصریح ہے کہ شیخ مفید و شیخ طوسی و شیخ طبرسی و دیگر محققین فریقین نے روایت کی ہے کہ جب حضرتؐ نے رحلت فرمائی تو منافقین، مہاجرین و انصار مثل عبدالرحمن بن عوف و ابوبکر و عمر وغیرہ نے اہل بیت رسالتؐ کو اسی حالت میں چھوڑ دیا اور ان کی تعزیت کو نہ آئے اور نہ متوجہ تجہیز و تکفین حضرتؐ ہوئے۔ بلکہ سقیفہ بنی ساعدہ میں غصب خلافت کے لئے لگے اور اسی وجہ سے ان میں سے اکثر کو نماز جنازہ حضرتؐ نصیب نہ ہوئی۔ جناب امیرؑ نے بریدہ کو ان کے پاس بھیجا کہ حضرتؐ پر نماز پڑھنے کیلئے حاضر ہوں مگر نہ آئے۔ یہاں تک کہ ان کی بیعت اس وقت تمام ہوئی جبکہ حضرتؐ دفن ہو چکے تھے۔

اور یہی اہل السنت کی مشہور و مستند کتاب کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۳۹ میں حضرت عروہ سے روایت ہے کہ عن عروۃ ان ابا بکر و عمر لم یشھدا دفن النبی وکانا فی الانصار فدفن قبل ان یرجعا۔ یعنی عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ جو حضرت ابوبکر کے خاص لڑکے اور اسماء بنت ابوبکر کے فرزند ارجمند ہیں۔ کہ ابوبکر اور عمر دونوں جنازہ اور دفن پیغمبر خدا میں حاضر نہیں ہوئے اور وہ دونوں انصار میں تھے۔ اور حضورؐ ان دونوں کے واپس آنے سے پہلے دفن کر دیئے گئے۔

پیارے حضرات! یہ ہے آپ کے خلیفہ کے جنازہ پڑھنے کی حقیقت جسے آپ سننے کے لئے مدت سے تڑپ رہے تھے۔ خدا ان روایات کا جواب دیکر ابوبکر کا بالتصریح جنازہ پڑھنا ثابت تو کیجئے اور انعام لیجئے۔ اگر آپ کو ابوبکر کا نام کسی کتاب سے نہیں مل رہا تو دیگر علماء کی امداد حاصل کریں اور ابوبکر کا بالتصریح جنازہ پڑھنا دکھا دیں روپوں کا نام سن کر آپ کی رال تو ٹپک پڑی مگر بغیر نام دکھانے کے آپ کو کون دے۔ اب ذہن پر کیجئے اگر دکھا دیں تو آپ انعام کے حقدار ہیں۔

اور یہاں اگر وہ ان حضرات کو جن نہیں جانتے شبلی نعمانی کی الفاروق سے تو جنازہ کا ترک دفن پیغمبرؐ ملاحظہ

www.kitabmart.in

ف رمایئں

بحث کے بعد مجتہد اعظم نے فرمایا۔ کہ حضرات دیکھ لیجئے۔ ابھی ابھی آپ کا مولوی یہ کہہ رہا تھا کہ اصحاب ثلاثہ کو اللہ نے خلیفہ بنایا ہے اور تفسیر قمی کی چشمیں گواہ غصب خلافت کو پیش کر کے ابوبکر اور عمر کے متعلق نص پیش کر رہا تھا اور ابھی یہ زور سے چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ شیعی مناظر نے مسلم ص۱۱۹ اور تفسیر ابن کثیر جو پڑھی ہے اس تو ہمارے مذہب کے قطعاً مخالف نہیں ہے۔ اس لئے کہ ہم نبی کی طرف سے منتخب شدہ خلیفے ان کو مانتے ہی نہیں بلکہ ہم تو مہاجرین و انصار کے مشورہ سے منتخب شدہ خلیفے تسلیم کرتے ہیں۔

(مندرجہ الفاظ سنیوں نے اپنی مرتبہ روئیداد میں بھی نقل کئے ہیں ص۱۰)

آپ نے فرمایا کہ میں تو آغاز مناظرہ ہی سے یہ کہہ رہا تھا کہ ثلاثہ اللہ اور رسول کے منتخب کردہ خلیفے ثابت کرنا چاہتا تھا۔ اب جب دیکھا کہ ایں خیال است و محال است و جنوں تو خود یہی مان گئے کہ ہم تو ثلاثہ کو نبی کی طرف سے منتخب کردہ خلیفے مانتے ہی نہیں لہٰذا اب معاملہ صاف ہو گیا کہ جو اللہ و رسول کے منتخب کردہ خلیفے نہیں وہ واجب الاطاعت نہیں اور نہ ہم ان کو مانتے ہیں۔ کیونکہ واجب الاطاعت وہی ہو سکتے ہیں جن کو اللہ و رسول منتخب کرے۔ اس لئے کہ اللہ و رسول کے سوا کسی کو یہ حق نہیں کہ خلیفۃ الرسول مقرر کرے۔ اب آپ کی تمام سابقہ مدلولہ عمارت دھڑام سے نیچے گر گئی۔ میرا دعویٰ ثابت ہو گیا۔ اب آپ نے بلا کد کوشش کی محرر ثلاثہ کو خدا و رسول کے منتخب کردہ خلیفے ثابت کر سکتے [illegible]

(ثبوت از موقف) شاید اسی لئے پڑھے حضرات اپنی فتح کا ڈھنڈورا پیٹنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم تو مان گئے تھے کہ تمہارے خلیفے خدا و رسول کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ کوئی ان شریف آدمیوں سے پوچھے کہ اگر آپ مان گئے تھے کہ ثلاثہ منجانب اللہ و رسول نہیں ہے تھے تو اب تک خواہ مخواہ اپنا اور عوام کا وقت کیوں ضائع کیا اور ان کو خدا کے انبیاء میں آپ مناظرہ کرتے رہے۔ خوب!

مجتہد اعظم نے فرمایا کہ حضرات! اب میں کس بات کی تردید کروں جبکہ یہ خود ہی مان گئے کہ ہمارے خلفاء خدا و رسول کے مقرر کردہ نہیں۔ اس لئے ہمارے

لہ نہیں بلکہ ہماری صداقت اور سچائی خواہ مخواہ ان کو خدا اور رسول کے منتخب کردہ خلیفے قرار دیتی ہے۔

www.kitabmart.in

سنی علماء بہت نادم ہوئے۔ شیعہ جوش ایمانی سے اچھل پڑتے ہیں کہ خود ہی مان گئے کہ ہمارے خلفاء خدا اور رسول کی طرف سے نہیں ہیں۔

چنانچہ مبلغ اعظم نے اپنی تقریر کو لجاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور نبوت ہمیشہ علمی ہی ہوتی ہے تقدم اطاعت اور امام حق کے مقابل میں تاحق امام کے کھڑے کرنے کا نام غصب ہے۔ خلافت آدم، خلافت داؤد، خلافت سلیمان اور خلافت ہارون سب علمی ہیں۔ دیکھو خلافت آدم کی سند وعلم آدم الاسماء کلہا علم ہے اور شیطان نافرمان اور غاصب ہے اور خلافت داؤد کی سند وعلمنا منطق الطیر ہے اور غصب سلیمان پر تنبیہ کی گئی ہے اور خلافت ہارون کی سند آپ کی تفسیر میں مذکور ہے اور وقال موسیٰ لاخیہ ہارون اخلفنی فی قومی ہے اور سند خلافت ہارون ہے اور سامری غاصب ہے۔ اسی طرح انا مدینۃ العلم وعلی بابہا سند خلافت علمیہ علی علیہ السلام ہے اور خلافت غاصب ہیں غصب سلب نہیں صرف راسخون فی العلم اور اولوالامر حقیقی کی قدم اطاعت ہے۔ چنانچہ آپ کے ثلاثہ نے کیا۔ کہ وارث علم نبیؐ کے مقابلے میں خود کھڑے ہو گئے اور چند مہاجر و انصار کے دونوں کو سند بنایا اور جس نے فرمایا ان کو برا فرمایا یہاں تک کہ اللہ و رسول جل جلالہ کو بذریعہ شوریٰ منوانے کے منصوبے بروئے کار لائے گئے۔ دیکھو انما الشوریٰ للمہاجرین والانصار

استدلال نمبر ۲

کے جواب میں مبلغ اعظم نے محققانہ فرمایا بنیاد سچی مگر سنی زعماء اور مترجم کرام نے تمام اصحاب اس کو بیکلم حذف فرما گئے۔ ہم عرض کئے دیتا ہوں تاکہ ثلاثہ شاہی پر فریفتگی کی حقیقت کھل جائے اور علمی دنیا میں یادگار رہ جائے۔

آپ نے فرمایا تھا کہ حضرات! یہ خط جناب امیر علیہ السلام کا معاویہ کی طرف بطور الزام اور باصول جدل ہے جس میں امیر المومنین علیہ السلام نے مذہب اہل السنت کی تردید کر دی ہے۔ کیونکہ ارکان مذہب اہل السنت تین تھے۔ اول اصحاب ثلاثہ، دوم اصحاب جمل جمیل حضرت عائشہ وغیرہ، سوم اصحاب جنگ صفین معاویہ وغیرہ۔ چنانچہ آپ نے تینوں کو اس الزامی دلیل سے ملزم گردانا ہے۔

www.kitabmart.in

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جناب امیر المومنینؑ نے معاویہ کے سامنے نہ تو کوئی آیت پیش کی ہے نہ حدیث بلکہ قیاس جدل سے کام لیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معاویہ آپ کا منکر اور معاند تھا۔ منکر کے سامنے برہان پیش کرنا خلاف عقل و نقل ہے۔ کیونکہ دلیل سے مقصود دو ہوتے ہیں۔ اوّلاً اثبات مذہب خود ثانیاً افہام الزام خصم۔ یعنی مخالف کو عاجز کرنا اس پر مبلغ اعظم نے مناظر اہل السنت کو مخاطب کر کے کہا کہ فرمایئے آیا یہ خط بطور الزام ہے یا برہان۔ اگر برہان ہے تو فرمایئے کہ برہان کیسے مقدمات سے مرکب ہوتی ہے اور اس خط میں مقدمات برہان دکھلایئے اور یہ بھی فرمایئے کہ معاویہ کے سامنے برہان پیش کرنا جناب امیر المومنینؑ جیسے عالم کی شان ہے؟ یا برہان کا یہ محل ہے؟

اور اگر الزام ہے تو فرمایئے کہ جدل مقدمات مشہورہ یا مسلمات خصم سے مرتب ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر ہوتا ہے تو شیعوں پر حجت کیسی۔ بلکہ جناب امیر المومنینؑ نے اس مکتوب شریف میں معاویہ کو اس کے مسلمات سے ہی منہ توڑ پچھلے بزرگوں کے جھوٹا کر دیا ہے۔

اس کے بعد مبلغ اعظم نے تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۳۰۲ اور مقاصد الفلاسفہ امام غزالی صفحہ سے حقیقت جدل پیش کی جس کو سنی اپنی مرتبہ روئیداد میں کھا گئے ہیں پھر آپ نے پورا خط پڑھا اور اس کی حقیقت یوں بیان کی۔ کہ حضرات! اصل عبارت یہ ہے کہ:-

انه بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر وعمر و عثمان علی ما بایعوهم علیه فلم یکن للشاهد ان یختار ولا للغائب ان یرد۔ یہ مسلمات معاویہ سے اس کو الزام دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ثلاثہ کی خلافت کو حق سمجھتا تھا۔ اور الزام کی صورت یہ ہے کہ اگر ایک قوم کی بیعت کر لینے سے خلافت ثلاثہ حق تھی تو میری خلافت کیوں حق نہیں؟ میں نفس کے علاوہ تمہارے مسلمات کی بناء پر بھی خلیفہ ہوں۔ جس کا معاویہ کوئی جواب نہ دے سکا اور الزاماً خلافت ثلاثہ بھی باطل ہو گئی۔ کیونکہ معاویہ نے خلافت ثلاثہ کی دلیل کو باطل سمجھا۔ اگر باطل نہ سمجھتا تو جناب امیرؑ کو خلیفہ برحق مانتا۔ تو گویا معاویہ کے منہ سے ہی خلافت ثلاثہ باطل کر دی اور جناب امیرؑ کی خلافت حقیقیہ اس دلیل جدلی کی محتاج نہیں۔ کیونکہ وہ عند المحققین برہان سے

www.kitabmart.in

ثابت ہے۔ اور باقی رہا انما الشوریٰ للمہاجرین والانصار یہ معاویہ کے اعتراض کا جواب ہے۔ اور وہ اعتراض یہ تھا۔ کہ معاویہ کہتا تھا کہ علی اس نے علیہ نہیں کہ میں اور اہل شام انتخاب علی کے وقت حاضر نہ تھے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ آپ کے مسلمات سے ہے۔ کہ شوریٰ مہاجرین اور انصار کا حق ہے اور اہل شام نہ مہاجر ہیں نہ انصار۔ جس کا معاویہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ بلکہ آج تک معاویہ کے مریدوں سے بھی اس کا جواب نہ بن پڑا۔ اور اس فقرہ کی تشریح اہل السنت کی مستند کتاب عقد الفرید جلد ۳ صفحہ ۱۵ اس خط کے ضمن میں موجود ہے واعلم انک من الطلقاء الذین لا تحل لہم الخلافۃ ولا یدخلون فی الشوریٰ کہ اے معاویہ تو تو آزاد شدہ اسیروں میں سے ہے جن کیلئے نہ المہاجرین والانصار نہ خلافت کا حق ہے نہ شوریٰ کا۔

اور فان اجتمعوا علی رجل وسموہ اماما کان ذالک للہ رضا یہ کیفیت شوریٰ کا بیان ہے کہ مہاجرین اور انصار کے نزدیک شوریٰ کا یہ مطلب ہے کہ اگر وہ کسی آدمی پر جمع ہو جائیں اور اس کا نام امام رکھ لیں تو وہ اللہ کے نزدیک بھی پسندیدہ ہے۔ مگر جب معاویہ نے علی کو امام نہ مانا تو اپنے مسلمہ قاعدے کی یہاں پر خلاف ورزی کی فان خرج عن امرہم خارج بطعن او بدعۃ ردوہ الی ما خرج منہ فان ابی قاتلوہ۔ یہ شوریٰ کمیٹی کے مرتبہ آئین کی اس دفعہ کا بیان ہے جس کی بناء پر آپ نے معاویہ اور اس کے اصحاب اور عائشہ اور اس کے حواریوں کو خارج از بدعتی اور واجب القتال قرار دے دیا۔

الغرض اس الزامی خط سے ثلاثہ کی خلافت اور معاویہ کی بغاوت اور عائشہ وغیرہ کے خروج کی قلعی کھول دی۔ اب اگر سنی خلافت علی کو حق نہیں مانتے تو معاویہ اور عائشہ کو بھی حق پر نہیں مانتے اگر نہ مانیں تو خلافت ثلاثہ کی بیخ کنی ہوتی ہے۔ یہ تھا جناب امیر کا الزام۔ اور اس خط کو الزامی ثابت کرنے کے لئے شیخ اعظم نے اہل السنت کی مستند کتاب عقد الفرید جلد ۳ صفحہ ۱۵ مطبوعہ مصر سے اس مکتوب کی ابتداء میں یہ تصریحی الفاظ دکھائے "وکتب الی معاویہ بعد وقعۃ الجمل سلام علیک اما بعد فان بیعتی بالمدینۃ لزمتک وانت بالشام۔ لانہ بایعہ الذین بایعوا

www.kitabmart.in

کہ یہ خط جناب امیر نے معاویہ کو واقعہ جمل کے بعد لکھا کہ اما بعد پس میری بیعت کا مدینہ میں ہونا تجھ کو لازم ہے خواہ تو شام میں ہو۔ کیونکہ قانون تمہارے بزرگوں کا یہ ہے۔ الخ

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ جب اس خط کے شروع میں تمہاری اپنی کتاب میں تقاضا موجود ہے تو اس کے الزامی ہونے میں کیا شبہ ہے اور اگر شیعہ کتب سے ثبوت الزام مطلوب ہے تو یہ دیکھئے ابن عثیم ص۸۷ ج۴ مطبوعہ ایران۔

آپ نے دوران تقریر فرمایا کہ الزامی دلائل تو قرآن مجید میں موجود ہیں، جیسے فان کان لکم ولد فانا اول العابدین یہ الزام ہے یا تحقیق۔

مناظرہ اہل سنت

یزید اور مروان مہاجرین نہیں ہیں۔ لہٰذا ان کی بادشاہت کو خلافت حقہ کہنا غلط ہے۔ کیونکہ لفقرائ المہاجرین میں وعدہ مہاجرین سے ہے۔ آپ نے دیکھ لیا آپ نے مولوی اسماعیل صاحب نے میری عبارتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔ بہت اچھا اور عبارت پیش کرتا ہوں سنیئے

استدلال نمبر ۱: نہج البلاغہ جلد ۲ ص۱۰۵ میں ہے الا انی اقاتل رجلین رجلا ادعی ما لیس لہ۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں۔ میں دو شخصوں سے جنگ کرنے کا خاص طور پر ارادہ رکھتا ہوں۔ ایک وہ شخص جو ایسے رتبے کا دعوے کرے جس کا وہ اہل نہ ہو۔ فرمایئے اگر خلفاء ثلاثہ خلفاء برحق نہ تھے تو آپ نے ان سے جہاد کیوں نہ کیا؟

اصول کافی ص۱۴۶ میں ہے کہ امام وہ ہوتا ہے جس کے پاس اکتیس چیزیں ہوں

www.kitabmart.in

ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عصائے موسیٰ بھی ہو۔ اگر حضرت علیؑ کے پاس عصائے موسیٰ بھی تھا تو جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے عصا سے فرعون کا کچھ مر نکال دیا تھا تو حضرت علی ابن ابی طالب سے خلافت کیسے چھین گئی؟

تقریر مناظرِ شیعہ

مبلغ اعظم نے پھر یہ آیۃ استخلاف تلاوت کی اور فرمایا کہ اپنے ائمہ کو موعود من اللہ ثابت کرو۔ یا ان کے حق میں اللہ و رسولؐ کی کوئی نص دکھاؤ۔ جیسا کہ ہم اہل بیتؑ کے حق میں دکھا چکے ہیں۔ پھر آپ نے مندرجہ آیات اور احادیث تلاوت فرمائیں کہ کما استخلف الذین من قبلہم کے لیے ہے۔ لہٰذا طریق نصب خلافت وہی ہونا چاہیئے جو سابق خلفاء کا تھا۔ یعنی نص بلا واسطہ یا بالواسطہ جیسا کہ میں پہلی تقریروں میں کہہ چکا ہوں۔ اور مولوی محمد صدیق سے کوئی جواب نہیں بن پڑا۔

اور چونکہ سابقہ خلفاء آلِ انبیاء سے ہوتے رہے ہیں۔ لہٰذا خلافت اب بھی آلِ رسولؐ کا ہی حق ہے۔ جس کے ثبوت میں آپ نے مندرجہ ذیل آیات پڑھیں فقد اتینا ال ابراھیم الکتاب والحکمۃ واتیناھم ملکا عظیما (پ۵۔ س نساء) آپ نے فرمایا کہ ملک عظیم آلِ ابراہیم کا حق ہے۔

وکذالک یجتبیک ربک ویعلمک من تاویل الاحادیث ویتم نعمتہ علیک وعلی ال یعقوب (پ۱۲۔ س یوسف) سے اتمام نعمت آلِ یعقوب ہو رہی ہے۔ اعملوا ال داود شکرا (پ۲۲۔ س سبا) سے آلِ داؤد پر شکر خلافت ثابت ہو رہا ہے۔ واجعل لی وزیرا من اھلی (پ۱۶۔ س طٰہٰ) سے خلافت ہارونؑ برادر موسیٰؑ اور ان کا داخل اہل بیت ہونا ثابت ہو رہا ہے تو انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ کا مصداق کیوں علیؑ محمدؐ اور داخل اہل بیتؑ نہیں۔ اس کے بعد آپ نے آیت تطہیر پڑھ کر کہا۔ یہ اصطفا اہل بیتؑ محمدؐ کی دلیل ہے اور آیۃ مودۃ پڑھ کر فرمایا کہ یہ آلِ محمدؐ کے واجب الاطاعت ہونے کی دلیل بین ہے۔ کیونکہ محبت بلا اطاعت بے معنی ندارد۔

www.kitabmart.in

اس کے بعد مبلغ اعظم نے فرمایا کہ ثلاثہ کے حق میں ایسے دلائل پیش کرو جیسے میں علیؑ اور اہل بیتؑ کے حق میں پیش کر رہا ہوں۔ پھر آپ نے کتب اہل سنت سے مندرجہ ذیل احادیث پیش کیں:۔

انی تارک فیکم خلیفتین کتاب اللہ وعترتی (در منثور جلد ۲ صفحہ ۶۰) و جامع الصغیر صفحہ ۱۵

انّ رسول اللہ خرج الی تبوک فاستخلف علیاً (بخاری صفحہ ۶۳۳ مطبوعہ لاہور)

قال ھذا اخی و وصی و وارثی وخلیفتی فیکم فاسمعوا لہ واطیعوا (تفسیر خازن جلد ۵ صفحہ ۱۳۱)۔

یا علی انت خلیفتی فی کل مومن بعدی (خصائص نسائی صفحہ ۷ مطبوعہ لاہور)

اور بارہ خلفاء کے حق میں آپ نے یہ حدیث پڑھی۔ خلفائی کنقباء بنی اسرائیل (تفسیر ابن کثیر)۔

جب یہ احادیث مبلغ اعظم نے مجمع عام میں پڑھیں تو فضا نے مناظر آفرین و تحسین کے نعروں سے گونج اٹھی اور سنیوں کے چہرے مرجھا گئے۔

دوست محمد قریشی اور محمد صدیق مناظر اہل السنت بمعہ دیگر علمائے اہل السنت و وہابی عرق ندامت سے تر ہو گئے۔ کیونکہ ثلاثہ کے لئے قرآن و احادیث میں کچھ تھا ہی نہیں جسے وہ پیش کرتے۔ چنانچہ جب مولوی محمد صدیق نے میدان کا رنگ بگڑتے دیکھا تو پھیکی اور کھسیانی ہنسی ہنسنے لگا کہ کسی طرح سے عزت بچے۔ مگر کہاں مبلغ اعظم دریا کی روانی کی طرح آیات و احادیث پڑھ پڑھ کر خلافت علیؑ اور اہل بیتؑ ثابت کر رہے تھے اور مسئلہ علماء مبہوت و ششدر اور انگشت بدنداں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی ایسی نص پیش کرو۔ غلبہ تو یزید اور مروان کو بھی حاصل تھا۔ اور یہ جو آپ نے کہا کہ خلافت کا وعدہ صرف مہاجرین سے ہے یہ غلط ہے۔ کیونکہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ قیامت تک ہے۔ جیسا کہ آپ کی تفسیر فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۲۵ میں ہے کہ یعنی یہ وعدہ تمام امت کے ساتھ خاص ہے وقد ابعد من قال انها مختصة بالخلفاء الاربعة او بالمهاجرين یعنی اور بعید از حقیقت ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ یہ آیت خلفاء اربعہ کے ساتھ مختص ہے۔ یا مہاجرین کے ساتھ خاص ہے اور نبو قتہم میں

www.kitabmart.in

وعدہ خلافت نہیں۔ مظلوم صحابہ کو مکان دینے کا وعدہ ہے جیسا کہ حضرت بلال وغیرہ کو دیا گیا منورہ میں پناہ مل گئی۔ یہی بات میں پہلی تقریر میں بیضاوی شریف سے عرض کر چکا ہوں۔ یہ وعدہ اُن بزرگوں سے نہیں جو کفار کی پناہوں میں رہتے تھے۔ (امیری تقریر کا جواب دیا گیا) گو جرأت و صداقت ہے لو۔

استدلال نمبر ۲:- الا انی اقاتل من یقاتلنی و اقاتل من یقاتلین

لہٰذا (نہج البلاغہ) کا جواب آپ نے یہ فرمایا کہ اس سے مراد اصحاب جمل اور صفین ہیں اور فرمایا جب ان سے علی لڑے تو یہ لوگ منکر امام اور خارج از جماعت مسلمین ہوئے یا نہیں۔ اگر نہیں تو اس حدیث کا مطلب ہے۔ اور یہ جو میرے مقابل دوست نے ترجمہ کیا کہ میں اپنے دو شخصوں سے جنگ کرنے کا عادی ہوں۔ یہ ترجمہ غلط ہے بلکہ "اقاتل" صیغہ واحد متکلم مضارع اگے باب مفاعلہ ہے جس میں دو زمانے شامل ہیں حال اور مستقبل جس کے معنے یہ ہوں گے کہ میں اب لڑتا ہوں یا لڑوں گا۔ کیونکہ اب میرے پاس فوج موجود ہے اور اس لئے ظاہری استطاعت شرط ہے ورنہ روحانی استطاعت تو ہر وقت موجود رہتی ہے جیسے حضور نبی اکرمؐ کو روحانی طاقت تو مکہ میں بھی تھی۔ شعب ابی طالب میں بھی غار ثور میں بھی تھی۔ مگر جہاد کا حکم اسی وقت نازل ہوا جب ظاہری استطاعت بھی حاصل ہو گئی۔ عہد ثلاثہ میں یہ ظاہری استطاعت اور فوج جناب امیر کے پاس نہیں تھی اس لئے وہاں صبر کا حکم تھا۔ اور عہد جناب امیر المومنین میں چونکہ یہ ظاہری طاقت حاصل تھی لہٰذا لڑنے کا حکم تھا۔ لیجئے میں آپ کی کتابوں سے صبر و جنگ کے دونوں حکم پیش کرتا ہوں دیکھئے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اہل السنت تو کیا بلکہ اہل حدیث کے بھی امام اپنی کتاب مدارج النبوۃ جلد ۱ ص ۵۵۵ پر فرماتے ہیں کہ وقت آخر جناب رسالتمآب نے حضرت علیؑ کو وصیت کی کہ:-

"بعد از من تو بکر و بات خواہد رسید باید کہ دل تنگ نہ شوی و صبر کنی و چوں بینی کہ مردم دنیا اختیار کنند۔ باید کہ تو آخرت را اختیار کنی۔"

www.kitabmart.in

یعنی اے علیؑ! میرے بعد تجھ کو مصیبتیں درپیش آئیں گی۔ لیکن چاہیئے کہ دل تنگ نہ ہونا اور صبر کرنا۔ اور جب تو دیکھے کہ لوگ دنیا اختیار کر رہے ہیں تو تو آخرت کو اختیار کرنا۔

عن علیؑ قال ان مما عهد الی رسول الله ان الامت ستغدر بك بعدی۔ دیکھو تاریخ طبری ص۳۴۵ جلد ۴۔ یعنی حضورؐ نے مجھے وصیت کی کہ اے علیؑ میری امت تجھ سے غداری کرے گی بعد میرے۔ پھر آپ نے صحیح مسلم جلد ۲ ص۱۲۹ پیش کر کے آئمہ شر کے مقابلہ میں صبر کا حکم پڑھا کہ:۔

عن عوف بن مالك عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال خیار ائمتکم الذین تحبونهم و یحبونکم و یصلون علیکم و تصلون علیهم و شرار ائمتکم الذین تبغضونهم و یبغضونکم و تلعنونهم و یلعنونکم قیل یارسول الله افلا ننابذهم فقال لا ما اقاموا فیکم الصلوٰة الخ۔

آپؐ نے فرمایا میرے بعد دو قسم کے امام ہوں گے، آئمہ خیر اور آئمہ شر۔ آئمہ خیر پر مومنین صلوٰت پڑھیں گے اور آئمہ شر پر مومنین لعنت کریں گے۔ اور ان سے بغض رکھیں گے۔ عرض کیا گیا حضورؐ! کیا ہم اُن سے تلوار لے کر لڑائی نہ کریں۔ فرمایا نہ جب تک تمہارے اندر نماز کو قائم کریں۔ مراد ظاہری شریعت کی پابندی ہے۔ اس کے بعد مبلغ اعظم نے فرمایا کہ۔ بتلاؤ یہ کون سے امام ہیں جن کے مقابلہ میں تلوار اُٹھانی ناجائز اور لعنت جائز ہے۔ اگر ان سے مراد معاویہ اور یزید ہیں تو حضرت علیؑ اور امام حسینؑ نے ان سے جنگ کیوں کی اور اس تمہاری حدیث پر عمل کیوں نہ کیا۔ ؎

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اس کے بعد آپ نے معاویہ اور یزید سے لڑنے کے حکم کی حدیثیں پڑھیں کہ عن ابی سعید الخدری ان رسول قال لعلی انك تقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیله۔ (صواعق محرقہ ص۷۴ مطبوعہ مصر۔

یعنی حضورؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ! تو تاویل قرآن پر لڑے گا جیسا کہ میں تنزیل

www.kitabmart.in

قرآن پر لڑا ہوں۔

اس کے بعد مبلغ اعظم نے معاویہ کا باغی ہونا مشکوٰۃ شریف ص۵۴۲ باب المعجزات سے پیش کیا عن ابن قتادہ ان رسول اللہ قال لعمار حین یحفر الخندق فجعل یمسح راسہ ویقول بؤس ابن سمیۃ تقتلک الفئۃ الباغیۃ کہ حضورؐ نے حضرت عمار کو فرمایا۔ جب خندق کھودی جا رہی تھی اور اس کے سر پر حضورؐ نے پیار کیا اور فرمایا کہ ہائے ابن سمیہ کی مشکلیں۔ اے عمار تجھ کو گروہ باغی قتل کرے گا۔ آپ نے حاشیہ مشکوٰۃ پڑھتے ہوئے کہا کہ اس گروہ سے مراد آپ کے علماء نے معاویہ اور اس کا گروہ لکھا ہے۔ پھر آپ نے یہ عبارت پڑھی۔ فکانوا طاغین باغین بھذا الحدیث لان عمار کان فی عسکر علی وھو مستحق للامامۃ فامتنعہ عن بیعۃ (مشکوٰۃ حاشیہ ص۵۴۲) کہ عمار کا قاتل معاویہ اور اس کا گروہ ہے۔ پس اس حدیث سے وہ باغی اور سرکش ثابت ہوئے کیونکہ عمار فوج علیؑ میں تھا اور علیؑ مستحق امامت ہے اور معاویہ اور اس کے گروہ نے علیؑ کی بیعت نہ کی، لہٰذا وہ باغی ٹھہرے۔

اور یزید سے امام حسینؑ کے لڑنے کی وجہ اس کا کفر بواح ہے یعنی کفر ظاہر جیسا کہ آپکی بخاری میں ہے کہ الا ان تروا کفرا بواحا ص۱۰۴۵

اس کے بعد مبلغ اعظم نے فرمایا کہ علیؑ کو دو حکم تھے۔ خلفائے جور کے مقابلے میں صبر کرنے کا اور گروہ باغی سے لڑنے کا اور علیؑ نے ہر ایک زمانے میں زمانہ ثلاثہ اور زمانہ معاویہ۔ اب فرمایئے صبر کا زمانہ کونسا تھا اور گروہ باغی سے لڑائی کونسا ظاہر ہے اور اگر صبر کا زمانہ ثلاثہ ہے تو فرمایئے کہ وہ خلفائے شر ہوئے یا نہیں؟

اصول کافی ص۱۳۶ کا جواب آپ نے یہ دیا کہ بیشک امام کے پاس انتیس چیزیں تھیں اور عصائے موسیٰ بھی تھا۔ اور حضرت علیؑ چونکہ مثل ہارونؑ تھے اس لئے فرعون کا تو کچھ سامان دیا اور سامری کے مقابلے میں ہارونؑ کی مصلحت صبر کیا۔

چونکہ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً (پ۲۹۔ سورۃ مزمل) کے مطابق عمر فرعون عبدوہ ابوجہل، ابوسفیان اور دیگر صنادید عرب، فراعنہ مکہ تھے۔ اور امیر شام بروایت اصول کافی

www.kitabmart.in

اس امت کا فرعون تھا۔ لہٰذا ان کو تو جناب امیرؑ نے ذوالفقار سے ہلاک کیا۔ اور سامری کے مقابلہ میں سنت ہارونی پر عمل کیا۔ اس کے بعد آپ نے سورہ طٰہٰ سے سنت ہارونی پڑھ کر یہ آیت پڑھی کہ انی خشیت ان تقول فرقت بین بنی اسرائیل ولم ترقب قولی کہ حضرت ہارونؑ نے بجواب موسیٰؑ یہ کہا کہ میں اس سے ڈر گیا کہ آپ یہ کہیں گے کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفریق پیدا کر دی اور میرے قول کا لحاظ نہ کیا۔ اور اس پر آپ نے کہا کہ صحیحین کی حدیث کے مطابق آپ مثل ہارونؑ تھے اس لئے آپ نے تفریق بین المسلمین کے خوف سے صبر کیا اور رسول خداؐ کے تلقین بالصبر والے قول کا لحاظ کیا۔ جیسا کہ اہل سنت والجماعت کی مستند کتاب "عقد الفرید" جلد ۲ صفحہ ۱۵۸ پر صاف تصریح موجود ہے کہ فکنت انا الذی بایت علیہ مخافۃ التفرقۃ بین المسلمین لقرب عھد الناس بالکفر۔

یعنی جناب امیرؑ نے فرمایا کہ ابوسفیان نے جب مجھے ثلاثہ کے مقابلے میں جنگ کرنے کا مشورہ دیا تھا تو میں نے تفریق بین المسلمین کے خوف سے انکار کر دیا۔ کیونکہ زمانہ کفر قریب تھا اور لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔

مولانا کی یہ تقریر علمی لحاظ سے اپنی مثال آپ تھی۔ جس کو احاطۂ تحریر میں لانا طاقت سے باہر ہے۔ البتہ جو کچھ میرے حافظے میں یاد رہا، قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حق کے لئے سرمۂ بصیرت ہے انشاء اللہ سامعین کو وہ منظر بھی نہیں بھولے گا۔ جب کہ آپ دعائی تین درجن سنی علماء کے سامنے اہل سنت کی کتابوں سے دو گھنٹہ تک حوالے برساتے رہے تھے۔ گویا قدرت نے آپ کو مذہب اہل بیتؑ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ہی تخلیق کیا تھا۔

تقریر مناظر اہل السنت

بیضاوی شریف میں خلفاء ثلاثہ کی نفی موجود نہیں ہے۔ صحیح مسلم میں آثم کاذب اور غادر فاجر کا قول الزام کے طور پر ہے جبکہ حضرت عباسؓ نے حضرت علیؑ پر یہ الفاظ استعمال نہیں کئے تھے۔

www.kitabmart.in

مولوی اسماعیل صاحب اگر نمازی کے ساتھ جنگ کرنا ممنوع ہے تو فرمائیے حضرت علی نے امیر معاویہ اور حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ کیوں کی۔

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اصل میں مولوی اسماعیل کو اعتراض کرنا آتا ہے جواب دینا نہیں آتا۔ اچھا اور استدلال کا جواب دیجئے۔

استدلال نمبر ۸:۔ قد مضت اصول فی فنی وعلمها۔

(نہج البلاغہ ص۳ جلد ۲)۔

دیکھئے اس میں حضرت علیؓ نے خلفاء ثلاثہ کو اصول اور اپنی ذات کو فرع تسلیم کیا ہے۔ اب اگر ان کی خلافت کو برحق نہ مانا جائے تو ان کی مخالفت کا بطلان لازم آئے گا۔ معلوم ہوا کہ خلفاء ثلاثہ کی خلافت برحق تھی۔

استدلال نمبر ۹:۔ نیز نہج البلاغہ میں ہے ھو دین اللہ الذی اظھرہ مطلب عہد فاروقی میں جو دین ہے وہ دین الٰہی ہے فرمائیے کیا اب بھی انکار کی گنجائش ہے۔

تقریر مناظر شیعہ

مبلغ اعظم نے جس وقت تقریر شروع کرتے وقت آلِ محمد کا عنوان کرنے کے بعد فرمایا۔ کہ میرے فاضل دوست کے تمام دلائل ہو چکے ہیں اس لئے اور ادھر اُدھر کی باتوں میں وقت ضائع کرنا چاہتے ہیں۔ خلفاء ثلاثہ کی نفی بیضاوی شریف میں موجود ہے۔ کیونکہ آیت میں من بعد ما ظلموا ہے اور ان کے آگے دلائل وغیرہ کا نام بتصریح موجود ہے۔ اس لئے اگر میرے مقابلی شیخ کو مظلوم ثابت کریں یا فہرست میں ان کا نام دکھائیں یا ان کا نام درج نہ ہونے کی وجہ

www.kitabmart.in

بتائیں۔

اس کے بعد آپ نے آیۂ استخلاف کے آخری حصہ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ منکرِ خلافت فاسق ہے۔ اگر یہ خلفاء برحق ہوتے تو اہل بیت رسولؐ کبھی ان کا انکار نہ کرتے اور ان کو کبھی اہل بیت رسولؐ پر سختی کرنے کی ضرورت نہ ہوتی اور جناب امیرؑ کبھی بھی ان کو آثم، غادر، خائن اور کاذب نہ سمجھتے۔ میرے دوست کا الزام کا دعوے بے بنیاد ہے۔ اگر یہ قول الزامی ہوتا تو جناب امیر اس کی تردید کرتے اور حضرت عباسؓ کے قول سے معارضہ غلط ہے کیونکہ صحیح مسلم اہل سنت کے مسلمات سے ہے شیعہ پر حجت نہیں، اگر ہمت ہے تو کسی شیعہ کتاب سے حضرت عباسؓ کا یہ قول پیش کیجئے اور اسی صحیح مسلم کی شرح نووی ص۹۰ میں اس قول کو حضرت عباسؓ کی طرف منسوب کرنے کی تردید موجود ہے۔ چنانچہ مبلغ اعظم نے شرح نووی پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"قال المازری ھذا اللفظ الذی وقع لایلیق ظاھرہ بالعباس وحاشا لعلی ان یکون فیہ بعض ھذہ الاوصاف فضلا عن کلھا"

یعنی قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ مازری کا یہ قول ہے کہ یہ الفاظ جو واقع ہوئے ہیں۔ ان کا ظاہر شانِ عباسؓ کے لائق نہیں۔ اور پناہ بخدا علیؑ میں تو ان چیزوں میں سے ایک بھی نہیں۔

چہ جائیکہ سب ہوں۔ نسبنا الکذب الی رواتھا یہ سب راویوں کے جھوٹ ہیں۔ لیجئے! آپ کی اس کتاب سے حضرت عباسؓ کی تو اس قول کی نسبت نفی ثابت ہو گئی۔ لیکن ثلاثہ کے حق میں ان الفاظ کا ضعف یا نفی ثابت کیجئے۔

اس کے بعد آپ نے حضرت علیؑ اور خاتونِ قیامت اور حسنین علیہم السلام کا خلافت ثلاثہ سے انکار، ناراضگی اور اختلاف ثابت کیا۔ چنانچہ بخاری جلد ۲ ص۱۰۹ سے خالف عنا علی واکذب بید پڑھ کر علیؑ کی خلافت ثلاثہ سے اختلاف ثابت کیا اور بخاری ص۱۷۱ جلد اول سے غضبت فاطمۃ کی مکمل روایت پڑھ کر خاتونِ قیامت بنت رسولؐ کا غضبناک ہونا اور ابوبکر سے تاوفات قطع تعلق کرنا ثابت کیا اور صواعق

www.kitabmart.in

مرقع ص۱۳۳ سے حسین شریفین کا انزل عن منبر جدی نا کہہ کر ابوبکر کو منبر رسول سے اترنے کا حکم دینا پیش کیا اور ابوبکر و عمر کا اہل بیت پر تشدد کرنا اور سیدۃ النساء کے گھر پر آگ اور لکڑیاں لیکر بقصد احراق بیت فاطمہ جانا ظاہر کیا۔ چنانچہ اقرار عقد الفرید جلد ۲ ص۱۳ سے

ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون

الذین تخلفوا عن بیعت ابی بکر علی والعباس والزبیر وسعد بن عبادۃ فاما علی والعباس والزبیر فقعدوا فی بیت فاطمۃ حتی بعث الیھم ابو بکر عمر بن الخطاب لیخرجھم من بیت فاطمۃ وقال لہ ان ابوا فقاتلھم فاقبل بقبس من نار علی ان یضرم علیھم الباب فلقیتہ فاطمۃ فقالت یا ابن الخطاب اجئت لتحرق دارنا قال نعم او تدخلوا فیما دخلت فیہ الامۃ۔

کہ بیان ان لوگوں کا جنہوں نے ابوبکر کی بیعت سے انحراف کیا۔ وہ علی اور عباس اور زبیر اور سعد بن عبادہ ہیں۔ پس علی اور عباس اور زبیر تو جناب سیدہ کے گھر میں بیٹھ گئے۔ حتی کہ ان کی طرف ابوبکر نے عمر بن خطاب کو بھیجا تاکہ ان کو خانہ فاطمہ سے نکالے اور یہ بھی کہہ دیا کہ اگر وہ انکار کریں تو ان سے لڑائی کرے۔ چنانچہ عمر شعلہ آگ لیکر اس قصد سے آیا کہ وہ گھر ان پر جلا دیا جائے۔ پس جناب سیدہ نے دروازہ پر آکر عمر بن الخطاب سے کہا کہ اے خطاب کے بیٹے کیا تو ہمارا گھر جلانے کے لئے آیا ہے۔ کہا ہاں۔ یا تم بھی اس امر میں داخل ہو جاؤ جس میں امت داخل ہوئی ہے۔ اس مضمون کے شواہد آپ نے اہل السنت کی جملہ ذیل کتابوں سے بھی پیش کئے ہیں۔ مثلاً قرۃ العینین ص۲۵۸ جلد ۲۔ ازالۃ الخفاء مترجم اردو ص۱۲۶ جلد ۲۔ تاریخ طبری جلد ۳ ص۱۹۸۔ الفاروق جلد اول ص۹۹۔

اس کے بعد آپ نے کہا کہ میں نے صرف نماز ہی کے سبب سے جنگ کو ترک نہیں کیا یا بلکہ میں نے تو آپ کی کتاب صحیح مسلم جلد ۲ ص۱۲۹ سے آنحضرت کی فیصلہ کن حدیث پیش کی ہے کہ جب تک وہ ظاہری نماز نہیت کی پابندی کریں ان کے مقابلہ میں تلوار نہ اٹھاؤ۔ اور عائشہ تو نہ امام خیر تھے نہ امام شر بلکہ باغی اور سرکش تھے جن کے ساتھ لڑنے کا حکم رسالتمآب نے فرمایا تھا۔ معاویہ سے لڑنے کے جواز کا ثبوت تو آپ میرے پہلے تحریر دلائل

www.kitabmart.in

سن چکے ہیں البتہ عائشہ سے لڑنے کا جواز بھی ان کتابوں سے سن لیجئے۔ عن علی قال امرنی رسول اللہ بقتال الناکثین والمارقین والقاسطین۔
(البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص ۳۵۰)

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھ کو رسول خدا نے حکم دیا تھا لڑنے کا مارقین اور ناکثین اور قاسطین سے۔ یعنی خوارج اور معاویہ اور اصحاب جنگ جمل سے۔ پھر آپ نے صواعق محرقہ سے یہ روایت پیش کی۔

اخرج ابزاز وابو نعیم عن ابن عباس مرفوعاً ایتکن صاحبۃ الجمل الاحمر تخرج حتی تنبحها کلاب الحواب فیقتل حولها قتل کثیر۔ کہ ابن عباس سے مرفوع روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمل احمر کی صاحبہ تم میں سے کونسی ہے یعنی سرخ اونٹ والی کون ہے کہ وہ امام وقت پر خروج کر رہی ہے۔ اور اس پر حواب کے کتے بھونک رہے ہیں۔ اور اس کے گرد ہزاروں مقتول پڑے ہوئے ہیں اور اہل سنت کی کتاب عقد الفرید جلد ۳ ص ۱۰۵ فقد قال النبی لها یا حمیرا کانی بک ینجاک کلاب الحواب تقاتلین علیاً وانت له ظالمة۔ کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اے حمیرا گویا میں تجھ کو دیکھ رہا ہوں کہ تجھ کو مقام حواب کے کتے بھونک رہے ہیں اور تو علیؑ سے لڑ رہی ہے۔ درآں حالیکہ تو اس پر ظلم کرنے والی ہے

تو حضرات! حضرت علیؑ کی لڑائی یہاں نمازیوں سے نہیں بلکہ باغیوں سے تھی اور حسب حکم رسولؐ تھی۔

خوف اس اصل حقیقت یہ ہے کہ سنی ملاں مبلغ اعظم کے سوالوں کا جواب دینے کی کوشش تو کرتے ہیں مگر جواب ان سے بن نہیں آتے۔ صرف عوام کو دھوکہ دینا جانتے ہیں۔ کہیں عبارات کو کم زیادہ کر دیا، کہیں ترجمے میں گڑبڑ ڈال دی، کہیں جنس اور فصل کی فصل چھوڑ دی۔ الغرض باب مناظرہ سے باہر جانا اور حقیقت پیش کرنا نہیں جانتے یہی اعتراض ان سنی نے دوران مناظرہ مولانا دوست محمد قریشی پر کیا تھا۔ جس پر وہ بہت اچھلے کودے تھے۔ لیکن جب ان کی توجہ فتح و بریدہ کے سلسلے میں اخبار عالموں اور ان کے مطبوعہ رسائل کی طرف کرائی گئی تو خاموش ہو گئے۔

www.kitabmart.in

شیعوں نے اپنی روئیداد میں لکھا ہے کہ مبلغ اعظم نے اپنے الفاظ واپس لیے۔ حالانکہ مبلغ اعظم نے تو یہ کہا تھا کہ میں ان کی اس عادت مستمرہ کا ثبوت ان کے رسائل وغیرہ سے ابھی دیتا ہوں۔ مگر قریشی صاحب ہی اپنی روایت کا جھاگ بیٹھتے دیکھ کر خاموش ہو گئے۔

استدلال نمبر ۸

قد مضت اصول عن فروعها (نہج البلاغہ جلد ۲ ص ۳۵) کے جواب میں مبلغ نے فرمایا کہ اب تو مجھے مولوی صدیق کے استدلال پر بے اختیار ہنسی آتی ہے اور ان کے دلائل کی غربت پر اہل رحم ہے۔ ایسی عبارتیں پیش کر رہے ہیں جن کا ثلاثہ سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ یہ عبارت نہج البلاغہ کے خطبہ قاصعہ کے اخیر سے لی گئی ہے۔ جس میں جناب امیر المومنین نے دنیا کی بے ثباتی اور بے وفائی بیان فرمائی کہ دنیا کا سلسلہ ہی ایسا ہے کہ اس کی اگلی کڑی پچھلی کڑی کے لئے فنا کا حکم دیتی ہے ہماری دنیا میں آمد پرانے لوگوں کی فنا ہے۔ وہ ہمارے اصول یعنی ہمارے جڑ تھے اور ہم ان کی فرع یعنی شاخیں ہیں۔ جب وہ نہ رہے تو ہم کیسے رہ سکتے ہیں۔ چنانچہ صاف لکھا ہے کہ:

فما بقاء فرع بعد ذهاب اصله۔ کہ جب فرع کی اصل نہ رہے تو فرع کیسے باقی رہ سکتی ہے۔ یعنی جب ہمارے آباء و اجداد ہی فنا ہو گئے تو ہم کیسے باقی رہ سکتے ہیں۔ مگر مولوی محمد صدیق کو ہر جگہ ثلاثہ ہی سوجھتے ہیں۔ یہ ہے ان کی پچھڑوں کے خواب۔

استدلال نمبر ۹

ھو دین اللہ الذی اظھر (نہج البلاغہ) کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ یہ فقرہ نہج البلاغہ کے خطبہ ۱۴۲ سے لیا گیا ہے اور اس کا سیاق و سباق محمد صدیق صاحب نے کتمان حق کی خاطر چھپایا ہے۔ میں حقیقت کو منکشف کرتا ہوں۔ یہ فقرہ جناب امیر علیہ السلام نے اس وقت فرمایا جب عمر نے حضرت عثمان کے خروج فارس میں صحابہ سے مشورہ طلب کیا اور بعض صحابہ نے کہا کہ جب تک عمر خود نہ جائے فتح نہیں ہو سکتی اور دین نہیں بچتا۔ اس پر آپ نے فرمایا یہ غلط ہے

www.kitabmart.in

ان هذا الامر لم یکن نصره ولا خذلانه بکثرة ولا قلة وهو دین الله الذی اظهره وجنده الذی اعده وامده حتی بلغ ما بلغ وطلع حیثما طلع ونحن علی موعود من الله والله منجز وعده وناصر جنده۔

یعنی یہ امر اسلام اس کی عزت اور ذلت، کثرت اور قلت پر موقوف نہیں اور وہ دین الٰہی ہے جس کو اس نے خود غالب کہا ہے اور اس کا وہ لشکر ہے جس کو اس نے خود تیار کیا اور خود امداد فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ یہ پہنچ گیا جہاں تک پہنچا اور طلوع ہو گیا، اور ہم اللہ کے وعدے کے منتظر ہیں۔ اللہ اپنے وعدے کا پورا کرنے والا ہے اور اپنے لشکر کو غلبہ دینے والا ہے۔ اور یہ غلط ہے کہ اگر عمر نہ جائے تو دین مٹ جائے گا۔ خدا کا دین عمر کے سہارے نہیں بلکہ دین خدا کا ہے اور ہم اہل بیت موعود من اللہ کے منتظر ہیں۔

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ سنی ہمیشہ قرآن اور اسلام کو ثلاثہ کا ہی محتاج ٹھیراتے رہے اور خدا اور اہل بیت ان کی تردید کرتے رہے۔ جیسا کہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن کی حفاظت عثمان نے کی اور خدا کہتا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔ پس کہ قرآن کی حفاظت کرنے والا میں خود ہوں۔ اور اسی طرح یہ بھی کہتے ہیں کہ اسلام کو عمر نے بچایا حالانکہ خدا کہتا ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله (پ ۲۶ سورۂ فتح)۔

اسی آیت کی جناب امیر نے تفسیر فرمائی ہے کہ دین اللہ کا ہے اور وہی اس کا حافظ و ناصر ہے۔ وہ اپنے دین کی مدد جس طرح چاہے کرتا ہے۔ وہ موسیٰ کو فرعون کے گھر پال سکتا ہے۔ موسیٰ کی ماں کو فرعون سے تنخواہ دلوا سکتا ہے اور یوسف علیہ السلام کو شاہ مصر کے خزائن شاہی کا حفیظ و امین بنا سکتا ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۴۲ و ۱۰۴۳ میں حضورؐ کی زبان غیب ترجمان سے خود عمر کی زبانی یہ کہلوا چکے ہیں کہ خشم یا فلان فاکون ان لا یدخل الجنة الا مومن ان الله یؤید الدین بالرجل الفاجر۔

کہ حضورؐ نے فرمایا۔ اٹھ اے فلان پس منادی کر تمام لشکر میں کہ جنت میں تو مومن ہی داخل ہوں گے۔ مگر اللہ اپنے دین کی مدد مرد فاجر سے بھی کروا لیتا ہے۔ بخاری

www.kitabmart.in

کے حاشیہ ۱۲ صفحہ پر ہے کہ بروایت بیہقی حضورؐ نے عمرؓ سے منادی کروائی کہ اب تو مطلع صاف ہو گیا کہ فاجر فاجر ہی رہیں گے خواہ ان کے ہاتھ سے کتنی ہی تائید دین کیوں نہ ہو جائے۔ چنانچہ بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۵ کے حاشیہ ۸ پر لکھا ہے کہ الرجل الفاجر کا الف لام جنسی ہے یعنی ہر فاجر کو شامل ہے۔ یہ ہے جناب امیر المومنین کے خطبہ کے اس فقرے کا مطلب کہ دین کی مدد اللہ کی طرف سے ہوتی ہے خواہ خلیفہ خواہ نیک ہو یا بد عہد فاروقی کی بات نہیں، دین قیامت تک رہے گا

آخر خدا کے نیک بندے بھی حق پر قائم رہیں گے خواہ کتنے انقلاب کیوں نہ آئیں۔ جیسا کہ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۴۳ میں ہے کہ عن جابر ابن عبد اللہ یقول سمعت رسول اللہ یقول لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین الی یوم القیامۃ۔

کہ حضورؐ نے فرمایا کہ ایک گروہ ہمیشہ میری امت سے لڑتا رہے گا اور قیامت تک نہ مٹے گا۔ اس تقریر کے بعد تو شتی شیخ کی رہی سہی جان بھی ختم ہو گئی۔ اگر انہیں حمام کے برگشتہ ہو جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو شاید بستر اٹھا کر چل دیتے۔ مگر حالت یہ تھی کہ نہ جا سکتے تھے نہ رہ پائے رفتن۔ مگر واہ رے فاروق! خدا خدا کر کے وہاں سے جان چھڑائی اور گھر آتے ہی فتح کا رسالہ چھاپ دیا، اور کراچی کے رسالہ صحیفہ اہل حدیث نے بھی فتح کا ڈھنڈورا پیٹا۔ اگر اسی کا نام فتح ہے تو معلوم نہیں آپ کی شکست کسے کہتے ہیں۔

www.kitabmart.in

تقریر مناظر اہل سنّت

افسوس تو یہ ہے کہ مولوی اسماعیل کو جھوٹ بولنے کی عادت ہے۔ مولوی صاحب سے ذرا یہ تو پوچھ لیا جائے کہ وہاں خلفاء کا لفظ ہے یا آئمہ کا۔

نیز وہاں یہ بھی تحریر نہیں ہے کہ یہ اہل سنّت کے امام تھے۔ بلکہ وہاں تو اُن بادشاہوں کا ذکر ہے جن پر لوگ کثیر التعداد میں جمع ہوتے ہیں۔

تقریر مناظر شیعہ

حضرات! مبلغ اعظم کی پانچویں تقریر کو نقل کرنے میں تو سنّی حضرات نے دیانت کا دیوالیہ نکال دیا ہے۔ مثلاً تین سطروں میں پورے بیس منٹ (کیونکہ دس منٹ کی تقریر کی دس ٹرنیں تھیں جن کا خلاصہ سنّی مؤلف نے پانچ منٹ میں لکھا ہے) کی تقریر کو ختم کر دیا ہے۔ حالانکہ مبلغ اعظم نے فرمایا تھا کہ حضرات اہل سنّت کے نزدیک نص وغیرہ تو معیار خلافت ہے نہیں البتہ غلبے کے قائل ہیں یعنی جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ اگر یہی معیار ہے تو یزید وغیرہ بھی ان کے خلیفے ہیں۔ کیونکہ انہیں بھی قہر و غلبہ حاصل تھا جیسا کہ ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے شرح فقہ اکبر صفحہ ۸۲ سے یہ عبارت پڑھی کہ فالاثنا عشرھم الخلفاء الراشدون الاربعۃ ومعاویہ وابنہ یزید وعبدالملک بن مروان و اولادہ الاربعۃ وبینھم عمر بن عبدالعزیز۔

کہ وہ خلفاء اثناء عشر ہیں کا ذکر رسول اللہؐ نے فرمایا ہے اور صحیحین میں آیا ہے وہ خلفاء اربعہ اور معاویہ اور اس کا بیٹا یزید اور عبدالملک بن مروان اور اس کے چاروں بیٹے (یزید ثانی، سلیمان، ہشام اور ولید) اور ان کے درمیان عمر بن عبدالعزیز ہے لہٰذا یہ ان کے وہ بارہ خلفاء ہیں جن کا ذکر حضورؐ نے فرمایا تھا۔ اس کے بعد آپ نے صواعق محرقہ صفحہ ۱۲ سے یہ عبارت پیش کی:۔

والذی اجتمعوا علیہ الخلفاء الثلاثۃ ثم علی الخ

www.kitabmart.in

ان وقع امر الحکمین فی صفین فتسمی معاویۃ یومئذ بالخلافۃ ثم اجتمعوا علیہ عند صلح الحسن ثم علی ولدہ یزید ولم ینتظم للحسین امر بل قتل۔

کہ وہ بارہ جن پر اجماع امت ہوگا وہ خلفاء ثلاثہ ہیں۔ پھر علیؓ ہیں مگر امر حکمین کے واقع ہونے تک پھر علیؓ پر اجماع امت نہ رہا۔ اور معاویہ خلیفہ ممیز ہو گیا پھر صلح حسنؓ کے وقت تو معاویہ پر پورا اجماع ہو گیا۔ پھر اس کے بعد یزید پر پورا اجماع ہو گیا اور حسینؓ کیلئے امر خلافت منتظم نہ ہوا بلکہ وہ اس سے قبل قتل ہو گئے۔

حضرات! یہ ہے اہل سنت کی خلافت علیؓ کو حکمین میں معزول کیا گیا اور حسنؓ کو خلع بیعت پر مجبور کر دیا گیا۔ حسینؓ قتل کر دیئے گئے اور ثلاثہ، معاویہ اور یزید پر پورا اجماع ہو گیا۔

اس کے بعد مبلغ اعظم نے بخاری شریف ص ۱۰۵۳ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے یزید کی بیعت کو اللہ و رسولؐ کی بیعت ماننا ثابت کیا۔ اور یہ روایت پیش کی عن نافع بن خلع اھل المدینۃ یزید بن معاویۃ جمع ابن عمر حشمہ و ولدہ فقال انی سمعت النبی یقول ینصب لکل غادر لواء یوم القیامۃ و انا قد بایعنا ھذا الرجل علی بیع اللہ و رسولہ و انی لا اعلم غدرا اعظم من ان یبایع رجل علی بیع اللہ و رسولہ ثم ینصب لہ القتال و انی لا اعلم منکم خلعۃ ولا تابع فی ھذا الامر الا کانت الفیصل بینی و بینہ۔

نافع سے روایت ہے کہ جب اہل مدینہ نے یزید کی بیعت توڑ لی چاہی تو عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے خواص اور عزیز و اقارب کو جمع کیا اور کہا کہ یزید کی بیعت نہ توڑو کیونکہ میں نے نبی کریمؐ سے سنا ہے کہ بیعت کر کے توڑنے والوں کی پشتوں پر قیامت کے دن غداری کا جھنڈا ہوگا۔ ہم نے اس شخص یعنی یزید کی بیعت اللہ و رسولؐ کی بیعت پر کی ہے اس سے بڑی غداری اور کیا ہوگی کہ پہلے تو ایک شخص کی بیعت اللہ و رسولؐ کی بیعت پر کی جائے پھر اس کے مقابلہ میں جنگ کھڑا کر دیا جائے۔ اگر میرے علم میں آیا کہ تم میں سے کسی نے اس کی

www.kitabmart.in

بیعت توڑتی ہے اور اس امر خلافت میں اس کی تابعداری نہیں کرتا، تو میرا اور اس کا
باہمی کاٹ ہوگا۔

پھر اس کے بعد آپ نے کتاب صحیح مسلم ص۱۲۷ عبداللہ بن عمر کا یہ فتویٰ بھی پیش کیا کہ یزید کی
بیعت توڑنے والے جہالت اور کفر کی موت مریں گے

عن نافع قال جاء عبد الله بن عمر الى عبد الله بن
مطيع ما كان زمن يزيد بن معاوية قال سمعت
رسول الله يقول من خلع يدًا من طاعة لقى الله يوم القيامة
لا حجة له ومن مات وليس فى عنقه بيعة مات ميتة
جاهلية۔

نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر عبداللہ بن مطیع کی طرف آئے۔ ایام حرۃ میں
یزید بن معاویہ کے زمانے میں لوگ یزید کی بیعت توڑ رہے تھے۔ عبداللہ بن مطیع
نے کہا۔ کہ ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن عمر کی کنیت ہے) کے لئے تکیہ لاؤ۔ عبداللہ بن عمر
نے کہا میں تمہارے پاس بیٹھنے کے لئے نہیں آیا بلکہ میں تو تمہیں ایک حدیث سنانے آیا ہوں
کہ میں نے رسول خدا سے خود سنا ہے کہ جو شخص اطاعت امیر سے ہاتھ کھینچے گا یعنی
اس کی بیعت توڑے گا، قیامت کے دن جب اللہ کے سامنے جائے گا تو ان کے پاس
حجت اور برہان نہ ہوگی۔ اور جو شخص مر گیا در آں حالیکہ اس کی گردن میں امیر کی بیعت نہیں
وہ جہالت کی موت مر گیا۔

گویا اہل سنت کے نزدیک بقول عبداللہ بن عمر بن الخطاب بروایت صحیح مسلم شریف
یزید کی بیعت کے بغیر مرنا جہالت اور کفر کی موت مرنا ہے (اللھم نعوذ بك من
هذه العقيدة الباطلة)۔

پھر آپ نے موطا امام مالک مترجم وحید الزمان ص۲۰۱ مطبوعہ اصح المطابع کراچی
سے یہ عبارت پیش کی کہ محققین اہل سنت والجماعت یزید کی بخشش کے بھی قائل ہیں، اور
صواعق محرقہ ص۱۳۳ سے قول غزالی پیش کیا۔ کہ یزید پر لعنت نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ عند
اہل سنت مومن ہے۔ جب مولوی دوست محمد قریشی اور مولوی محمد صدیق نے شور مچایا کہ
یہاں لفظ خلیفہ ہے امام نہیں۔ تو مبلغ اعظم نے فرمایا کہ اولاً تو شرح فقہ اکبر کے اس صفحہ

www.kitabmart.in

پر دیکھو امام کا لفظ مرجود ہے۔ اس بارہ والی روایت کی تمہید میں شرط لگتی ہے
والرواقض توالی بدل العشرۃ المبشرۃ بالجنۃ اثنا عشر اماما وقد
بان ذکر الائمۃ الاثنی عشر الا علی صفۃ ترد قولہم ومطلہ۔

——— کہ روافض نے عشرہ مبشرہ کے بارہ اماموں کی بحث شروع کر دی ہے۔ حالانکہ ذکر ائمہ اثنا عشر نہیں کیا۔ مگر ایسی صفت پر جو ان کے قول کو رد کرتی ہے اور اس کو باطل کرتی ہے۔

اس پر آپ نے فرمایا کہ بتاؤ تم بان ذکر الائمۃ الاثنی عشر الا استثناء کا ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو یہ حدیث بقول ملا علی قاری سنیوں کے بارہ اماموں کی صفت ہوئی نہ شیعوں کے۔ اگر یہاں ذکر نہ بھی ہوتا تو بھی آپ کے نزدیک خلیفہ اور امام میں کوئی فرق نہیں۔ کیونکہ ابوبکر کا قول الائمۃ من القریش شرح عقائد نسفی ص۱۱۱ یعنی امام قریش سے ہوں گے اور بارہ خلفاء والی حدیث میں بھی لفظ قریش موجود ہے اور آپ نے شرح و شرح کے ذکر بھی کتاب صحیح مسلم ص۱۲۹ سے پیش کر چکا ہوں اور وہاں بھی لفظ آئمہ ہی ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک لفظ آئمہ اور خلیفہ میں کوئی فرق نہیں۔ جو آپ کے امام ہیں وہی آپ کے خلیفہ ہیں اور جو خلیفہ ہیں وہی امام۔

آپ کا یہ کہنا۔ وہاں یہ بھی تحریر نہیں ہے کہ یہ اہل السنت کے امام تھے۔ بلکہ وہاں تو ان بادشاہوں کا ذکر ہے جن پر لوگ کثیر تعداد میں جمع ہوتے ہوں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ بارہ آپ کے امام نہیں ہیں بلکہ ہے۔

الحق ما شہدت بہ الاعداء سو ہمیں آپ کو منانا چاہتا تھا کہ یہ امام نہیں بلکہ بادشاہ ہیں۔ چونکہ ان بارہ میں پہلے تین ابوبکر، عمر اور عثمان ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ بھی بادشاہ اجماعی ہیں امام اور خلیفہ نہیں۔ اور ان کے بعد چونکہ یزید اور معاویہ کا ذکر ہے اور سارے ایک سلک میں منسلک ہیں۔ معلوم ہوا کہ جیسے معاویہ اور یزید بادشاہ ہیں ویسے ہی یہ بادشاہ۔ جب آخر آپ کو یہی کہہ دینا تھا کہ یہ امام حق نہیں بلکہ بادشاہ ہیں تو اتنا وقت کیوں ضائع کیا۔ لیجئے میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ معاویہ اور یزید والے لڑکے ہیں بادشاہ ہیں۔

اس کے بعد مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حضرات! یہ تو ان کے خلیفہ ہیں مگر ہمارے تو وہ ہیں جن کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ولنبلونکم بشیء من الخوف

www.kitabmart.in

والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرين الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون۔ اولئك عليهم صلوٰة من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون۔ پ

جن کو خوف اور بھوک و پیاس سے آزمایا گیا۔ اور مالوں اور جانوں اور جگہ کے پھلوں سے ان کی آزمائش ہوئی۔ مگر وہ نہ گھبرائے نہ پہاڑوں پر چڑھے لاتحزن کی تسلی کے محتاج ہوئے بلکہ ہر چیز قربان کر کے صلوٰۃ و درود کے مصداق ہوئے۔ ان پر خدا کی رحمت برسی وہی ہادی ہدایت یافتہ ہوئے۔ علم و حکمت، زہد و تقویٰ، عبادت و طہارت، شجاعت، سخاوت ان سے لوگوں نے سیکھی۔ ان کی نعشیں گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال ہوئیں۔ راہ حق میں شہید ہوئے۔ ان کا خوف ظہور مہدیؑ کے وقت امن سے بدل جائے گا۔ خلافت کے دونوں زمانے ان کو نصیب ہوئے اولاً خوف کا دوسرا من بعد خوفهم امنا کا۔ اہل السنّت کا یزید خلیفہ ہے اور ہمارا حسینؑ خلیفہ ہے جس کی لاش اطہر پر اس کی بہن نے فرمایا انت خليفة الماضين وثمال الباقين۔

آخری تقریر مولوی محمد صدیق نے پانچ منٹ کی جس میں وہ کوئی نئی بات پیش نہ کر سکا وہی پرانے دلائل دہراتا رہا۔ جیسا کہ ان کی روئیداد کے ۱۵ پر ذکر ہے کہ "آخری تقریر میں کوئی نئی دلیل پیش نہ ہو سکی"۔ سنیوں کے پھریرے فق ہو گئے۔ شیعہ باوجود روکنے کے خوشی کے نعرے لگا رہے تھے۔ پبلک نے اندازہ لگا لیا کہ دو تو خلافہ کے پلے حقائق تھے اور نہ ان کے مریدوں کے اگر ان لوگوں کو حقائق سے دور کا بھی واسطہ ہوتا تو اس قسم کے کھوکھلے دلائل دیکر سنیوں کی مٹی پلید نہ کرتے۔ محمد یعقوب سنی نے اور مولوی دوست محمد نے خفت مٹانے کے لئے مولوی محمد صدیق کو پانچ پانچ روپے دیئے اور چند آنے اور دو نیاں اور یہی لوگوں نے محمد صدیق کو دیں جن کا شمار نہیں ہو سکا۔ موٹی رقمیں یہی تھیں۔

اسلام کے دامن میں بس دو ہی تو چیزیں ہیں
اک ضرب یداللہی اک سجدۂ شبیری

www.kitabmart.in

مناظرہ نمبر ۲

موضوعِ مناظرہ

اسلام و ایمانِ شیعہ

مدعی

مبلغِ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب آف گوجرہ

معترض

مولوی محمد صدیق صاحب آف تاندلیانوالہ

www.kitabmart.in

تقریر مناظر شیعہ مبلغ اعظم مولینا محمد اسماعیل صاحب

خطبہ کے بعد مبلغ اعظم نے آیۃ مبارکہ ان من شیعتہ لابراھیم پڑھا۔ واضافۃ کہ تحقیق اُس کے تابعداروں سے البتہ ابراہیم ہے" تلاوت کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ حضرات! اس موضوع کا مطلب یہ دیکھنا ہے کہ شیعہ مومن اور مسلم ہیں کہ نہیں؟ سو یہ آسان بات ہے، ایمان اور اسلام کی تعریف کر کے دیکھ لیجئے کہ وہ کون سی چیزیں ہیں جن پر ایمان ضروری ہے اور وہ کون سے ارکان ہیں جن کا نام اسلام ہے۔ وہ چیزیں شیعہ میں پائی جائیں تو شیعہ مومن اور مسلم ہیں اور اگر نہ پائی جائیں تو نہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ سنیوں کے نزدیک واجب الایمان تین چیزیں ہیں توحید، نبوت، اور قیامت، سو بفضلہ تعالیٰ شیعوں کا ان تینوں پر کامل ایمان ہے۔

مبلغ اعظم نے کتب شیعہ سے توحید، نبوت اور قیامت کے متعلق عبارتیں پڑھ کر اپنا عقیدہ ظاہر کیا اور فرمایا کہ مولوی محمد صدیق صاحب کو چاہیئے کہ وہ ہمیں ایمان اور اسلام سے خارج کرنے کے لئے ہماری کتابوں سے توحید، نبوت اور قیامت کا انکار دکھائیں۔ ہم اللہ کو وحدہ لاشریک، انبیاء علیہم السلام کو معصوم مبعوث من اللہ اور قیامت کو بمعنی حشر بالاجساد مانتے ہیں یعنی قیامت کو اپنی جسموں کے ساتھ اُٹھنے کے قائل ہیں۔ چنانچہ آپ نے اعتقاد شیخ صدوق رح سے اپنے دعویٰ کی تائید میں یہ عبارت پڑھی۔

اعلم ان اعتقادنا فی التوحید ان اللہ واحد احد لیس کمثلہ شیئ قدیم لم یزل ولا یزال سمیعا بصیرا علیما حکیما حیا قیوما عزیزا قدیرا عالما قادرا غنیا لا یوصف بجوھر ولا حرکۃ ولا سکون ولا زمان وانہ تعالیٰ متعال عن جمیع صفات خلقہ خارج عن الحدین حد الابطال وحد التشبیہ و

www.kitabmart.in

شیٔ لا کاشیا احد صمد لم یلد فیورث ولم یولد فیشارک ولم یکن لہ کفوا احد ... ومن نصب الی الامامیۃ غیر ما وصف فی التوحید فھو کاذب۔

ترجمہ:۔ واضح ہو کہ ہمارا عقیدہ توحید میں یہ ہے کہ اللہ ایک ہے۔ کوئی چیز اس کی مثال نہیں۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کسی نے اسے جنا ہے۔ وہ ہر شے کو دیکھتا ہے اور ہر شے اسے دیکھ نہیں سکتی۔ وہ ہر شے کو جانتا ہے اور اس کا علم ہر عیب سے پاک ہے۔ وہ زندہ ہے اسے زوال نہیں۔ وہ غالب ہے وہ پاکیزہ ہے۔ وہ عالم ہے۔ وہ قادر ہے۔ وہ محتاج نہیں۔ نہ وہ جوہر ہے اور نہ عرض۔ نہ وہ جسم ہے اور نہ صورت نہ وہ حفظ ہے اور نہ وہ مسلح۔ نہ وہ محل ہے اور نہ حقیقت۔ نہ وہ حرکت ہے اور نہ سکون نہ وہ مکان ہے نہ زمان۔ وہ اپنی مخلوق کی صفتوں سے برتر ہے۔ اللہ دونوں حدوں سے خارج ہے۔ نہ خدا امثال میں ہے (کہ اس کے لئے کمال ذہن اور ہر حد میں ہے کہ اس کا کمال مخلوق کے مشابہ ہو) وہ شے ہے مگر اشیاء کے مانند نہیں۔ وہ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا کہ اسے اپنا وارث بنائے۔ نہ وہ کسی شے سے پیدا ہوا کہ اس کا شریک کہلائے۔ کوئی اس کا ہمسر نہیں اور ہم رتبہ بھی نہیں۔ جو شخص مذہب امامیہ کی طرف ان کے ماسوا کو نسبت دے۔ جو باب توحید میں مذکور ہوئے وہ جھوٹا ہے۔

اس کے بعد آپ نے نہج البلاغۃ اور صحیفہ سجادیہ سے توحید اور حمد کے خطبوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ جو شخص اللہ کی توحید کی معرفت حاصل کرنا چاہے وہ آئمہ علیہم السلام کے کلام میں توحید اور حمد کے جتنے ہوئے دریا ہیں ان کو چھوڑ کر بجائے عنصر کے انوار کو نظر میں لے۔

عقیدہ نبوت

آپ نے فرمایا کہ ہم انبیاء علیہم السلام کو مبرا، معصوم اور مطہر مانتے ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافۃ للناس وخیمۃ للعالمین اور

www.kitabmart.in

سے جناب امیر المومنین علیہ السلام کا یہ کلام فاستودعھم فی افضل مستودع واقرھم فی خیر مستقر تناسختھم کرائم الاصلاب الی مطھرات الارحام کلما مضی منھم سلف قام منھم بدین اللہ خلف حتیٰ افضت کرامۃ اللہ سبحانہ الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخرجہ من افضل المعادن منبتاً واعز الارومات مغرسا من الشجرۃ التی صدع منھا انبیاءہ وانتخب منھا امناءہ۔

ترجمہ:۔ انبیاء علیہم السلام کو امین بنایا۔ بہترین امانت میں اور بہترین مقام میں ان کو قرار بخشا۔ ان کو شریف پشتوں، پاک رحموں کی طرف منتقل کیا، ان میں سے جب کوئی بزرگ گذرا تو دین خدا کے قیام کے لئے دوسرا ان میں سے خلیفہ ہوگیا۔ حتیٰ کہ خدا کی کرامت نے ان تمام شرافتوں کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا دیا۔ پس آپ کو خدا نے بلحاظ منبع و مولد بہترین معادن یعنی خاندان اور بلحاظ پیدائش عزیز ترین خانوادوں میں پیدا کیا۔ وہ ایسا شجرۂ طیبہ ہے جس سے اس نے اپنے انبیاء کو مخصوص کیا اور اپنے امینوں کو چنا۔

ختمِ نبوت

مبلغ اعظم نے اس کے بعد فرمایا۔ کہ ہم حضور پر نور کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے مولا جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ بابی انت وامی یا رسول اللہ لقد انقطع بموتک مالم ینقطع بموت غیرک من النبوۃ والانباء واخبار السماء۔

ترجمہ:۔ یعنی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کی موت سے وہ چیز قطع ہوگئی جو آپ کے غیر کی موت سے قطع نہیں ہوتی تھی۔ یعنی اخبار وحی اور اخبار آسمانی۔ دیکھئے نہج البلاغت جلد ۲ صفحہ ۲۵۵ مطبوعہ مصر۔ پھر آپ نے اصول کافی مطبوعہ ایران صفحہ ۱۸۰ سے بقول صادق آل محمد و باقر علوم انبیاء

www.kitabmart.in

علیہم السلام سے یہ حدیث پڑھی ختم اللہ بکتابکم الکتب و ختم نبیکم الانبیاء۔ کہ اے اللہ کے بندو! اب تمہاری کتاب محمدی تمہارے نبی کے ساتھ تمام کتابوں کو ختم کر دیا اور تمہارے نبیؐ کے ساتھ تمام نبیوں کو ختم کر دیا پھر آپ نے اعتقاد بہ شیخ صدوقی ص۵۷ سے اعتقاد بشفاعت یوم الموت اور اعتقاد فی الحوض الکوثر اور اعتقاد فی الشفاعت پیش کیا۔

اس کے بعد مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حضرات اب

مولوی محمد صدیق اور اس کے مذہب کا عقیدہ

بھی سن لیجئے۔ ارشاد فرمایا کہ سنیوں کا تو خدا ہی حافظ ہے فرقہ ہی میں معصوم ہیں اور نہ ہی یہ لوگ آقائے نامدار کی ختم نبوت کو مانتے ہیں اور نہ ہی قیامت میں عدل خداوندی کے قائل ہیں۔ ان کے تفسیر خداوندی کا تو یہ حال ہے کہ روز قیامت خداوند تعالیٰ اپنا قدم جہنم میں ڈال دے گا۔ جیسا کہ صحیح بخاری جلد ۲ ص۱۱۰۸ اور کتاب الاسماء والصفات بیہقی کے ص۲۵۳ مطبوعہ الہ آباد ہند، اور اس کی تبدیلی لکھی ہوئی ہے کہ اور اس کا ہاتھ دوسرا ہے، انگلیاں اور متصل سب موجود ہیں دیکھ کر کتاب الاسماء والصفات ص۲۳۰ اور عدل خداوندی کا تو یہ حال ہے کہ غیرہ وشرہ سے ہر شر کو خدا کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ باقی رہا عصمت انبیاء کا قصہ تو اہل سنت کی تفسیر جلالین میں ہے اس کے ص۲۱۲ کی عبارت سنئے کہ

فاعلم ان بعض الناس ذهب الی ان نبینا کان کافرا فی اول الامر ثم هداه الله وجعله نبیا قال الثعلبی وهذا جهل ضال کافر انی قوم ضلال فهداك للتوحید وقال السمرقندی کان علی دین قومه اربعین سنة وقال غیاهب وحید عن الهدی فهداك لدینه۔

یعنی علمائے اہل السنت سے بعض لوگ اس طرف بھی گئے ہیں کہ حضورؐ اپنے امر میں کافر تھے (معاذ اللہ) پھر اللہ نے آپ کو ہدایت کی اور نبی بنایا۔ اور کسی نے کہا ہے کہ

www.kitabmart.in

وَوَجَدَكَ ضَالًّا کا یہ مطلب ہے کہ خدا نے حضورؐ کو قوم گمراہ میں کا فرمایا۔ پس توحید کی ہدایت کی۔ اور سدی کا قول ہے کہ حضورؐ چالیس سال تک اپنی قوم کے دین پر رہے تھے۔ اور مجاہد نے کہا ہے کہ وَوَجَدَكَ ضَالًّا کا یہ مطلب ہے کہ خدا نے آپ کو ہدایت سے گمراہ پایا (نعوذ باللہ) پس آپ نے دین کی ہدایت کی۔

مبلغ اعظم نے پوچھا۔ حضور یہ سدی، کلبی، مجاہد وغیرہم کس مذہب کے ہیں اور تفسیر کبیر کس مذہب کی کتاب ہے؟ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اگر حضورؐ اصلاب طاہرہ سے ارحام طاہرہ کی طرف ہوتے آئے ہیں تو پھر تم حضورؐ کے آباء و اجداد کو کافر اور مشرک کیوں کہتے ہو؟ انما المشرکون نجس کا رو سے تو مشرک نجس ہیں۔ اور جو نجس ہوگا وہ طاہر کیسا؟ اگر کافر و مشرک نہیں کہتے ہو تو تمہاری ان کتابوں کا کیا مطلب ہوا؟ اگر اب بھی آپ کی تسلی نہ ہو تو دیکھئے یہ فقہ اکبر میرے ہاتھ میں ہے اس کے صفحہ ۱۳۰ کی عبارت سنئے وَوالِدَا رسول اللہ ماتا علی الکفر یعنی بقول امام اعظم ابو حنیفہ حضورؐ کے والدین کریمین (اعاذ اللہ) کافر تھے۔

تفسیر کبیر جو ہم نے ۔۔۔۔۔ سے دکھایا آباء و اجداد رسالتمآب شیعہ سنی کے اعتقاد کی عبارت بھی ذرا غور سے سنیئے۔

قالت الشیعۃ ان احدا من اٰباء الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام و اجدادہ ما کان کافرا

شیعہ اس بات کے قائل ہیں کہ حضورؐ کے آباء و اجداد میں سے کوئی بھی کافر نہ تھا اس پر وہ قرآنی دلیل دیتے ہیں وما اصابنا فقد علموا ان والد رسول اللہ کان کافرا لیکن ہم اہل سنت کے اصحاب کا یہ زعم ہے کہ حضورؐ کا والد معظم کافر تھا (اعاذ اللہ)

مبلغ اعظم نے بار بار پڑھ کر سنایا کہ لو یہ ہے مذہب سنی میں خاندان رسولؐ کی شرافت و طہارت کا اسی کا نام اسلام ہے؟ ہاں ہاں

ختم نبوت

اب اگر ہم ختم نبوت کے قائل ہونے کو مرزا قادیانی کیلئے لوگ اصحاب کی خلاف

www.kitabmart.in

کو بیان کرا اور کتب صحاح ستہ کو بھی جن کو ان کے اصول و فروعات میں بڑی اہمیت دیتے ہیں
بحیثیت کیوں کرتے ہیں چنانچہ آپ نے موطا امام مالک کی حدیث پیش کی۔
فلا دینا قض قولہ تعالیٰ خاتم النبیین انہ لا ینبغی ان یسمی احد
یتسمی بہ بعدہ ولم یکن من امتہ
یعنی حضور کے بعد کسی نبی کا آنا خدا کے قول خاتم النبیین کے منافی ہے
کیونکہ اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ حضور کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آئے گا جو آپ کی امت کو
منسوخ کر دے اور آپ کی امت سے نہ ہو۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ
یہ سنتے ہی علماء کے رنگ زرد ہو گئے۔ آپ نے فرمایا یا معشر العلماء اللہ اللہ۔ خبردار
اے اہل علم و تعلیم کے عالمو! تاج دار ختم نبوت کے جھوٹے مدعی غلام احمد قادیانی
اور مرزا قادیانی کے ترجمہ میں کیا فرق ہے

اگر مرزا قادیانی کافر ہے تو ملا علی قاری کیا ہیں؟

یہ ہے تمہاری ختم نبوت جس کے لیے عوام کو لڑا رہے ہو۔ بتاؤ تمہارا
ایمان ثابت ہو رہا ہے یا جاتا ہے کیا ایمان و اسلام کی عمارت ان الفاظ میں ہو جو
تم پیش کیے ہیں یا شیعوں میں؟ اس کے بعد آپ نے تعریف اسلام میں مشکوٰۃ شریف کی حدیث
پیش کی عن ابن عمر قال رسول اللہ بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ
الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج
وصوم رمضان
کہ حضور نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اول توحید و رسالت
ثانیاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا قائل ہونا
آپ نے پوچھا کہ اگر شیعہ خارج از اسلام ہیں تو ان کو مسلمان اسلام میں
پیدا کرتے ہیں کہ ان کے شیعہ قائل ہیں کیا یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ
حضور نے فرمایا ہو کہ حضرات اہل تشیع کی ابتدا حضرت نوح علیہ السلام سے ہوئی ہے
جیسا کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے۔ شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا
اور مذہب شیعہ کی ابتدا حضرت ابراہیم سے ہوئی ہے جیسا کہ ہم پیش کر چکے

www.kitabmart.in

ہوں کہ ان من شیعتہ لابراھیم یعنی بانیٔ شریعت حضرت نوحؑ ہیں اور ان کے شیعہ حضرت ابراہیمؑ اور ہم ساری اُمتیں منجملہ ابراہیمؑ پر چلنے والے لوگ ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مذہب شیعہ جب محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کا مذہب ہے تو ان لوگوں کے مومن و مسلمان ہونے میں کیا کلام ہے۔ کیا محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کے متبع بھی کافر ہو سکتے ہیں؟ چنانچہ آپ نے اپنے دعویٰ کے اثبات میں مندرجہ ذیل ثبوت اہل سنت کی کتابوں سے پیش کئے۔

۱۔ شرح مواقف ص۷۵۲ الفرقۃ الثانیہ فی کبار الفرق الاسلامیہ الشیعۃ الذین شایعوا علیا وقالوا انہ الامام بعد رسول اللہ بالنص اما جلیا واما خفیا واعتقدوا ان الامامۃ لا یخرج عنہ وعن اولادہ۔

یعنی اسلام کے بڑے فرقوں سے دوسرا فرقہ شیعہ ہے اور شیعہ وہ لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے علیؑ علیہ السلام کی پیروی کی ہے اور وہ اس امر کے قائل ہیں کہ بعد رسولؐ علیؑ امام حق ہے ساتھ نص کے۔ خواہ نص جلی ہو یا خفی۔ اور ان کا یہ اعتقاد ہے کہ امامت علیؑ اور اولادِ علیؑ سے باہر نہیں جا سکتی۔

۲۔ الملل والنحل مطبوعہ بمبئی ص۱۷ میں بھی شیعہ کی یہی تعریف ہے۔

۳۔ تاریخ طبری جلد ۶ ص۳۴ مطبوعہ مصر ثبت علیہ الشیعۃ فقالوا فی اعناقنا بیعۃ ثانیۃ نحن اولیاء من والیت واعداء من اعدیت۔

کہ جب علی علیہ السلام کو اصحاب جمل اور اصحاب جنگِ صفین اور قوم خوارج نے چھوڑ دیا تو شیعہ حضرات علیؑ کے ساتھ ثابت قدم رہے اور کہا کہ اے امیرالمومنینؑ! ہماری گردن میں دوبارہ بھی آپ ہی کی بیعت ہے۔ ہم اس کے دوست ہیں۔ جس کے آپ دوست ہیں اور اس کے دشمن ہیں جس کے آپ دشمن ہیں۔

۴۔ قاموس جلد ۳ ص۴۷ اور

۵۔ تفسیر مدارک مطبوعہ ہند ص۷۰ حاشیہ سے بھی شیعہ کی یہی تعریف پیش کی۔

۶۔ آپ نے فرمایا حضرات! اگر شیعہ اسلام و ایمان سے خارج ہوتے تو حضورؐ [illegible] الزام۔

www.kitabmart.in

شیعہ کے حق میں پیشین گوئی

کیوں فرماتے کہ عن جابرؓ بن عبد اللہ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاقبل علی فقال النبی والذی نفسی بیدہ ان ھذا و شیعتہ لھم الفائزون یوم القیامۃ ۔

کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ہم حضور پرنور کے پاس بیٹھے تھے ۔ پس حضرت علیؓ آئے پس نبی کریم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تحقیق یہ علیؓ اور اس کے شیعہ روز قیامت ضرور کامیاب اور نجات پانے والے ہوں گے ۔

دیکھئے تفسیر فتح القدیر جلد ۲ صفحہ ۴۱۲ اور یہ ہے تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۹ اور تفسیر ابن جریر جلد ۳ ۔ ان میں بھی یہی روایت موجود ہے ۔ کیا اب بھی شیعوں کے اسلام اور ایمان میں شک ہے ؟ ۔ لیجئے صواعق محرقہ صفحہ ۹۶ کی عبارت بھی سن لیجئے اور یہی عبارت فتح القدیر میں بھی ہے ۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لما نزلت ھذہ الآیۃ ان الذین امنوا وعملوا الصلحت اولئک ھم خیر البریۃ قال رسول اللہ لعلی ھو انت وشیعتک یوم القیامۃ راضین مرضیین ۔

کہ حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے وہی خلائق دنیا سے بہتر ہیں ۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین کو فرمایا کہ وہ آپ اور آپ کے شیعہ ہیں ۔ روز قیامت خدا ان سے راضی ہوگا اور وہ خدا سے راضی ہوں گے ۔

حضرات ! یہ حق اصل تھا جس کو مولوی اعظم کی جسے مولوی محمد صدیق صاحب وغیرہم نے روشن سطروں میں ہی روشن کر کے اپنی دیانت کا ثبوت دیا ہے ۔ شیعہ مناظر کی تقریر کے جواب میں مناظر مولوی محمد صدیق صاحب نے جو تقریر کی یا لکھ دی گئی اس کو ہم من وعن آپ کی مطبوعہ روئیداد ۱۹ سے نقل کرتے ہیں ۔

www.kitabmart.in

مناظر اہل سنت کی تقریر

حضرات! مولوی محمد اسماعیل صاحب نے ان من شیعتہ لابراھیم پڑھ کر لوگوں کو مغالطے میں مبتلا کر دیا ہے۔ کیونکہ بات موجودہ شیعوں کے ایمان لانے پر چل رہی ہے۔ حضرت ابراہیم شیعہ تھے یا سنی اس میں گفتگو نہیں ہے۔ مولوی صاحب نے خواہ مخواہ غلط بحث کر دیا ہے۔

نیز حضرات! ابراہیم علیہ السلام بھی کسی کے تابعدار ہوں۔ نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی بھی اپنے کو شیعہ نہیں کہا بلکہ کان حنیفاً مسلماً یعنی وہ پاک مسلمان تھا اور اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق وارد شدہ لفظ شیعہ سے شیعہ مذہب کی حقانیت کو تسلیم کر لیا جائے گا تو مولوی صاحب جواب دیں۔

آیت ۔۔۔ ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا منھم فی شیٔ۔

ترجمہ:۔ جن لوگوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور بن گئے شیعہ۔ اے محمد صلعم تو ان میں سے نہیں ہے۔

اسٹیج مناظرہ پر مولوی صاحب نے تو اس آیت کا ترجمہ ہی غلط کیا تھا مگر مؤلف صاحب نے تو آیت ہی سرے سے غلط لکھ دی۔ صحیح آیت اور صحیح ترجمہ ہماری جوابی تقریر میں ملاحظہ فرمائیے۔

آیت ۔۔۔ ان فرعون علا فی الارض وجعل اھلھا شیعا۔

ترجمہ:۔ بیشک فرعون نے زمین میں تکبر کیا تھا اور اپنے اہل و عیال کو شیعہ بنا دیا تھا۔

آیت ۔۔۔ فوربک لنحشرنھم والشیاطین ثم لنحضرنھم حول جھنم جثیا ثم لننزعن من کل شیعۃ ایھم اشد علی الرحمن عتیا۔

ترجمہ:۔ تیرے رب کی قسم ہے ہم ضرور ان کو اور شیطانوں کو ہم قیامت کے دن اکٹھا کر دیں گے۔ اس کے بعد حاضر کریں گے دوزخ کے ارد گرد زانو کے بل۔ پھر ضرور جدا کریں گے تمام شیعوں سے اس شیعہ کو جو کہ رب کا سب سے بڑا نافرمان ہے۔

www.kitabmart.in

مولوی محمد صدیق مناظر اہل سنت نے اس قسم کی متعدد آیتیں پڑھ کر یہ ثابت فرمایا کہ شیعہ سے مراد اگر مذہب شیعہ ہے تو پھر مولوی صاحب کو چاہیے کہ ان آیات کا جواب دے۔

نہج البلاغہ سے حضرت علی علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے۔ قال علی علیہ السلام یہلک فی صنفان محب مفرط یذہب بہ الحب الی غیر الحق۔

حضرت علی نے فرمایا۔ میرے متعلق دو قسم کے آدمی ہلاک ہوں گے ایک وہ محب جو میری محبت کی وجہ سے حق کو چھوڑ دیں گے۔ ظاہر ہے کہ اس سے مراد اہل تشیع کے سوا اور کوئی نہیں معلوم ہوا کہ تم ہی ہو جو مطابق ارشاد حضرت علی مرتضیٰ ہلاک ہونے والے ہو اور ناحق مذہب سے وابستہ ہو۔

شیعہ مناظر کی تقریر

مبلغ اعظم نے اپنے پیش کردہ دلائل کا مسکت مناظر سے جواب نہ پاتے ہوئے اپنی دوسری تقریر میں بھی دوبارہ ان من شیعتہ لابراہیم کی آیت تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ حضرات! مولوی محمد صدیق صاحب نے میری پیش کردہ عبارتوں آیتوں احادیث کا کوئی جواب نہیں دیا۔ مگر بقیہ میں ان کی بہتات اور ہر اعتراض کا جواب عرض کرتا ہوں۔

نوٹ از مؤلف:۔ حضرات یہاں پر مولوی محمد صدیق صاحب کی اصل تقریر اور روئیداد نقل کردہ تقریر کا اختلاف ہو گیا ہے۔ دوران تقریر تو مولوی محمد صدیق صاحب نے ان من شیعتہ لابراہیم کے جواب میں کہا تھا کہ حضرت ابراہیم آذر کی پارٹی سے ہیں اور ان من شیعتہ میں ھذا ضمیر کا مرجع آذر ہے۔ مطلب یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام گروہ آذر سے تھے اس پر مبلغ اعظم نے سنی تفاسیر کا انبار میز پر لگا دیا کہ دیکھو من شیعتہ کی ضمیر حضرت نوح علیہ السلام کی طرف جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نوح علیہ السلام کے پیروؤں میں سے تھے۔ چونکہ مولوی محمد صدیق صاحب مناظرہ حضرت کیلیا نوالہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں عربی کا

Marfat.com

www.kitabmart.in

کے جواب سے عاجز آ گئے ہوئے تھے اور اب اس مناظرہ میں بھی ان
کی تدبیر کے بجائے دم بخود ہو کر رہ گئے اور ان کے اپنے
ہمنوا احراری تنظیمی اور دیوبندی علماء نے بھی ان کی ملامت کی۔ لہٰذا
اپنی مرتب کردہ روئیداد میں اصل گفتگو کو چھپا گئے۔ تاکہ حلقہ علماء میں
آپ کی رسوائی نہ ہو۔ مگر ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

یہ ہے ان حضرات کی دیانت لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

یہ جو لکھا ہے "بات موجودہ شیعوں کے ایماندار ہونے میں چل رہی ہے لہٰذا
ابراہیمؑ شیعہ تھے یا سنی اس میں گفتگو نہیں۔

یہ میرے دوستوں کی چالاکی ہے۔ بات اسی میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ شیعہ
تھے یا سنی۔ کیونکہ وہ ہمارے امام ہیں اور ہمیں حکم خداوندی بھی ہے کہ فاتبع ملۃ
ابراھیم حنیفا۔ یعنی دیگر مذاہب سے بیزار ہو کر ملت ابراہیمؑ کا اتباع اور پیروی
کرو۔ سو ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم شیعان حیدر کرار حضرت ابراہیمؑ کی اصل ملت پر ہیں۔
اور درود ابراہیمی میں صلوٰۃ و درود، محمدؐ و آل محمدؐ اور ابراہیمؑ و آل ابراہیمؑ پر ہی ہے
جس کا معنی یہ ہے کہ امامت و خلافت حضرت ابراہیمؑ سے لے کر محمد مصطفیٰؐ تک آل ابراہیم
کا حق ہے اور محمد مصطفیٰؐ سے لیکر قیامت تک آل محمدؐ کا حق اور یہی عقیدہ شیعہ ہے۔
اصول و فروع میں کون سی بات موجودہ شیعوں کی ملت ابراہیمی کے خلاف ہے؟ اور
جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی تھے اور شیعہ تبع کے معنی
کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے۔ ورنہ لازم آئے گا کہ حضرت ابراہیمؑ بھی کسی کے تابعدار
ہوں" تو یہ مولوی محمد صدیق اور ان کے رفقاء کی بے علمی پر دال ہے۔ اس میں کوئی
شک نہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نبی بھی تھے اور تابعدار بھی۔ نبوت اور اتباع میں کوئی تضاد
نہیں۔ فبھدا ھم اقتدہ حضورؐ کو حکم ہے کہ آپ سابقہ انبیاء کی اقتداء کرو۔
اور فاتبع ملۃ ابراھیم میں بھی حضورؐ کو یہی حکم ہے کہ آپ ملت ابراہیمؑ کی تابعداری
کرو۔ نبی ہونا اس کے منافی نہیں۔ کہ دوسرے کا اتباع کیا جائے۔ حضرت ابراہیمؑ

www.kitabmart.in

اپنی جگہ پر مستقل نبی بھی تھے اور حضرت نوح علیہ السلام کے تابعدار بھی تھے۔ یہی ترجمہ شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین نے کیا ہے اور یہی سنی تفاسیر میں لکھا ہے دیکھو درسی تفسیر جلالین ص۲۷۶ وان من شیعتہ ای فمن تابعہ فی اصل الدین لابراھیم وان طال الزمان بینھما وھو ابقان وستمائۃ وادبعون سنۃ وکان بینھما ھود وصالح کہ ان من شیعتہ کا ترجمہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ان لوگوں سے تھے جنہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی اصول دین میں تابعداری کی۔ اگرچہ ان دونوں کے درمیان بہت دراز عرصہ گذر چکا تھا یعنی دو ہزار چھ سو چالیس سال اور دو نبی ھودؑ اور صالح علیہ السلام بھی ان دونوں کے درمیان گذر چکے تھے۔ اور یہی دیگر اہل سنت کی تفاسیر میں بھی ہے۔ باقی رہے مولوی محمد صدیق صاحب کی پیش کردہ آیات۔ سو ان میں بھی ان کی دیانت و خیانت اور جہالت کا نمونہ دیکھ لیجئے۔

آیت ۱ ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا لست منھم فی شئ۔ اس کا مولوی صاحب نے ترجمہ کیا ہے۔ کہ جن لوگوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور بن گئے شیعہ۔ اے محمد تو ان میں سے نہیں ہے

حضرات! اس میں مولوی محمد صدیق صاحب کی خیانت یہ ہے کہ لفظ شیعا جمع ہے۔ اور اس کا ترجمہ بن گئے شیعہ بصورت واحد کر دیا ہے۔ جمع کا ترجمہ واحد کرنا جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟ بسا اوقات کسی شے کا واحد اچھا ہوتا ہے اور جمع بری جیسے ارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القھار کی آیت صاف چمکا رہی ہے کہ لفظ رب جو واحد ہے بہتر اور اس کی جمع ارباب بری ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ارباب نہ بناؤ۔ تو رب بھی نہ بناؤ۔ لفظ رب واحد توحید پر دال ہے۔ اور ارباب شرک پر سو وہ برا ہے۔ اسی طرح لفظ شیعہ جس کے معنی ایک مذہب، ایک ملت، ایک فریق اور ایک گروہ کے ہیں بہتر ہے، وحدت اسلامی پر دال ہے اور لفظ شیعا اس کی جمع جس کے معنی مختلف گروہ مختلف فرقے ہیں تشتت اور تفریق پر دال ہے۔ ان الذین فرقوا میں باب تفعیل خود فرقوں کی کثرت پر دلالت کرتا ہے۔ وحدت اسلامی اور اتحاد بین الملل کے خلاف ہے۔ چنانچہ میرا ترجمہ اس آیت کا اہلحدیث اور اہلسنت

www.kitabmart.in

کی مستند کتاب اعلام الموقعین جلد ۲ صفحہ ۳۲۱ مطبوعہ مصر پر علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ:

ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا وھولاء ھم اھل التقلید بلیتھم بخلاف اھل العلم فانھم وان اختلفوا لم یفرقوا دینھم ولم یکونوا شیعا بل شیعۃ واحدۃ متفقۃ علی طلب الحق وایثارہ عند ظھورہ تقدیمہ علی کل ما سواہ فھم طائفۃ واحدۃ وان اختلفت مقاصدھم وطریقھم فالطریق واحد والمقصد واحد والمقلدون بالعکس مقاصدھم شتی وطرقھم مختلفۃ فلیسوا مع الائمۃ فی المقصد ولا فی الطریق۔

ترجمہ:- علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ الذین فرقوا دینھم و کانوا شیعا سے مراد اہل تقلید ہیں جو جدا جدا اپنے اماموں کی تقلید کرتے ہیں (یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی وغیرہم) برخلاف اہل علم کے۔ پس وہ باوجود اختلاف فی المسائل کے اپنے دین میں تفریق نہیں پیدا کرتے اور نہ ہی وہ مختلف فرقے بنتے ہیں بلکہ ایک شیعہ ہو کر طلب حق پر متفق رہتے ہیں اور حق کو ہر چیز پر مقدم سمجھتے ہیں۔ فھم طائفۃ واحدۃ وہ ایک ہی مذہب اور گروہ کے پیروکار ہوتے ہیں۔ ان کا طریق، طریق واحد ہوتا ہے اور اس کے برخلاف مقلدوں کے مقاصد بھی مختلف ہوتے ہیں اور راستے بھی مختلف۔ پس وہ آئمہ حق کے ساتھ نہ قصد میں اور نہ ہی راستے میں حق ہوتے ہیں۔

تشریحات:- یہ ہے مطلب اس آیت کا کہ شیعہ واحد ہو نہ کہ متعدد مذاہب میں جو کہ اوپر بھی مطلب ہے فرمان خداوندی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا کا خدا نے اختلاف کرنے سے روکا ہے۔ مگر مولوی محمد صدیق صاحب از راہ جہالت یا خیانت عوام کو مذہب شیعہ خیر البریہ کی رد میں یہ آیت سنا رہے ہیں۔

آیت:- ان فرعون علا فی الارض وجعل اھلھا شیعا کا ترجمہ

www.kitabmart.in

مولوی صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ بیشک فرعون نے زمین پر تکبر کیا تھا اور اپنے اہل و عیال کو شیعہ بنا دیا تھا۔

واہ! عالم اہل حدیث اور پھر اتنے علماء میں منتخب شدہ مناظر کی یہ حالت ؎

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

حضرات! یہاں تو مولوی صاحب محمد صدیق اینڈ کمپنی نے کمال ہی کر دیا۔ مجھے تو ان کی علمیت اور عربی دانی میں بھی شک ہو رہا ہے اور حیرت کا مقام ہے کہ اس قدر احراری، دیوبندی اور تنظیم اہل سنت کے علماء ان کے اردگرد بیٹھے ہیں تو انہیں نہیں سمجھا سکتے۔ اور اگر یہ سب کچھ عمداً ہی کیا یا کرایا جا رہا ہے تو اور کھلم کھلا قرآن مجید کے ساتھ ایسا عمداً کرے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اب ذرا سنیے اھلھا کی ضمیر مؤنث ہے اور فرعون مذکر اور ترجمہ فرمایا ہے کہ "اپنے اہل و عیال اور ضمیر ہا کو فرعون کی طرف پھیر دیا۔ حالانکہ وہ ارض یعنی زمین کی طرف پھر رہی ہے۔ حاصل مطلب یہ کہ فرعون نے زمین کے لوگوں کو مختلف مذاہب میں تقسیم کر دیا تاکہ باہم لڑتے رہیں اور اس کی شاہی کو کوئی خطرہ نہ ہو۔ چنانچہ شاہ عبدالقادر صاحب اس آیت کا یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ فرعون چڑھ رہا تھا ملک میں، اور کر رکھے تھے وہاں کے لوگ کئی جتھے۔ اور شاہ رفیع الدین صاحب یہ ترجمہ کرتے ہیں۔ کہ تحقیق فرعون نے تکبر کیا ہے زمین کے اندر کیا تھا لوگوں کو اس نے فرقے مختلف۔ اور تفسیر حسینی میں ہے کہ جعل اھلھا اہل مصر را و قبطیان و سبطیان شیعہ گروہ گروہ و ہر گروہے را بکارے نامزد کرد۔ اور تفسیر بیضاوی صفحہ ۵۲ جلد ۲ میں ہے کہ او اختا با بان اعزو بینھم العداوۃ کی لا یتفقوا علیہ یعنی فرعون نے اہل مصر کے کئی گروہ اور حزب بنا دیئے تاکہ ان میں عداوت رہے اور وہ اس کے برخلاف اتفاق کر کے اس کی حکومت کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔

حضرات! یہاں بھی حق تعالیٰ نے مختلف فرقے بننے اور بنانے کی مذمت کی ہے نہ کہ شیعہ واحدہ فرقہ واحدہ اور مذہب واحد کی اور ہمیشہ جب مختلف فرقے بنتے ہیں تو ایک فرقہ حق پر ہوتا ہے اور باقی مصنوعی نقلی اور کاذب ہوتے ہیں۔ چنانچہ اہل مصر کے گروہوں میں بھی ایک گروہ حق پر تھا اور وہ حضرت موسیٰؑ کا گروہ تھا۔ جیسا کہ خداوند عالم نے اسی آیت کے آگے ہی فرمایا ہے سو جتنے ہم پوری آیت پیش کرتے ہیں۔ ان

www.kitabmart.in

خرعون علا فی الارض وجعل اهلها شیعا یستضعف طائفة منهم یذبحون ابناءهم ویستحی نساءهم انه کان من المفسدین۔

یعنی تحقیق فرعون نے تکبر کیا زمین کے، اور کیا تھا اس نے لوگوں کو مختلف فرقے۔ ضعیف جانتا تھا ایک فرقے کو ان میں سے اور ذبح کرتا تھا ان کے بیٹوں کو تحقیق تھا وہ مفسدوں سے۔

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حضرات! مولوی محمد صدیق صاحب سے پوچھ کر طائفہ کی ضمیر شیعہ کی طرف جاتی ہے یا نہیں۔ اگر جاتی ہے تو شیعہ واحدہ اور طائفہ واحدہ حق پر ہوا یا نہیں اور وہ فرقہ بنی اسرائیل کا تھا یا نہیں؟ اور اسی فرقہ کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے یا نہیں کہ ودخل المدینة علی حین غفلة من اهلها فوجد فیها رجلین یقتتلان هذا من شیعته وهذا من عدوه فاستغاثه الذی من شیعته علی الذی من عدوه۔ پ سورہ قصص۔

یعنی موسیٰ علیہ السلام شہر میں لوگوں کی غفلت کے وقت داخل ہوئے پس اس میں آپ نے دو آدمی لڑتے ہوئے پائے، یہ آپ کے شیعوں میں سے تھا۔ اور یہ آپ کے دشمنوں میں سے۔ پس فریاد کی اس نے جو آپ کے شیعہ سے تھا۔ اوپر اس شخص کے جو آپ کے دشمنوں سے تھا۔ دیکھئے اس آیت نے صاف فیصلہ کر دیا کہ فرعون نے اگرچہ زمین میں بے شمار گروہ بنا دیئے تھے مگر سچا گروہ بنی اسرائیل کا تھا اور انہی کا نام شیعہ موسیٰ ہے۔ باقی خدا و رسولؐ کے عدو یعنی دشمن تھے۔ اور یہ خطاب ہے حضور رسالتمآب صلعم کی اس حدیث کا ستفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة کلهم فی النار الا ملة واحدة (ابن ماجہ باب افتراق الامت)۔ یعنی میری امت کے ستر فرقے ہو جائیں گے، تمام دوزخ میں جائیں گے۔ مگر ایک مذہب جنت میں جائے گا۔ اور دوسری حدیث میں حضورؐ نے فرمایا کہ جنت میں جانے والے علیؑ اور اس کے شیعہ ہیں۔ جیسا کہ پہلی تقریر میں بیان کر چکا ہوں کہ وہ شیعہ ہیں جو جب اس حدیث کے یا علی انت وشیعتک فی الجنة (صواعق محرقہ ص۷۶)

آیت ۳۔ جو مولوی محمد صدیق صاحب نے پیش کی ہے کہ ثم لننزعن من کل

www.kitabmart.in

شیعۃ ایھم اشد علی الرحمٰن عتیا۔ (پ۱۶۔ سورۃ مریم)۔

اس میں بھی مولوی محمد صدیق صاحب نے پوری خیانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لفظ خدا تک نہیں کیا اور عوام کو دھوکہ دینے کی پوری پوری کوشش کی ہے یا پھر اپنی بے علمی کا ڈھنڈورہ پیٹا ہے۔ حالانکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ روز قیامت ہر امت میں سے ان لوگوں کو علیحدہ کر دیا جائے گا جو جہنمی اور دوزخی ہیں۔ اور یہ کل جمع کی نہیں بلکہ الفرادی ہے اور من کل شیعۃ کا ترجمہ من کل امۃ ہے جیسا کہ بیضاوی شریف جلد ۲ صفحہ پر مذکور ہے، بلکہ یہ بیضاوی میرے ہاتھ میں ہے غور سے سنئے من کل امۃ شایعت دینا ایھم اشد علی الرحمٰن عتیا من کان اعصی و اعنی منھم فنظرھم فیھا و فی ذکر الاشد تنبیہ علی انہ تعالیٰ یعفو کثیرا من اھل العصیان۔

یعنی ہر امت میں سے جس نے کسی دین کی بھی پیروی کی ہے ہم نکالیں گے ان لوگوں کو جو رحمان کے بہت ہی نافرمان ہیں، اور ان کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ اور یہ بھی نافرمان کی قید اسلئے ہے کہ خداوند تعالیٰ بہت سے گنہگاروں کو بخش دے گا۔ مگر جن کے گناہ ناقابل معافی ہونگے ان کو داخل جہنم کر دے گا۔

حضرات! اس آیت کا مطلب تو یہی نہ نکلا کہ کل شیعہ یعنی ہر امت جہنم میں جائیگی۔ اور نہ یہ نکلا کہ ہر گنہگار جہنم میں جائے گا۔ بلکہ یہ ثابت ہوا کہ از آدم تا خاتم علیہم السلام ہر امت کا نام باصطلاح قرآن پاک شیعہ ہے اور ہر امت داخل جنت ہوگی۔ مگر ان میں سے جن کے گناہ ناقابل معافی ہوں گے وہ علیحدہ کر دیئے جائیں گے۔ اور یہی مطلب ہے سورۃ یٰسین کی آیت کا کہ وامتازوا الیوم ایھا المجرمون۔ رہا یہ سوال کہ جہنم کے گرد تمام امتیں جمع ہوں گی تو کوئی حرج نہیں۔ اس کی تفسیر تو ساتھ ہی لکھی ہوئی ہے مگر مولوی محمد صدیق صاحب کو نظر نہیں آئی۔ لیجئے میں دکھا دیتا ہوں۔ ارشاد ہے وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا و نذر الظالمین فیھا (پ۱۶ سورۃ مریم) کہ اور نہیں کوئی تم میں سے مگر وارد جہنم ہوگا۔ یہ تیرے رب کا حتمی فیصلہ ہے۔ مگر جب نجات دیں گے ان کو جو پرہیزگاری کرتے ہیں۔ اور

www.kitabmart.in

چھوڑ دیں گے گنہگاروں کو اسی میں گرے ہوتے اور یہی مطلب تھا من کل شیعتہ کا کہ روزِ قیامت شیعہ اور عتیا یعنی نافرمان علیحدہ علیحدہ کر دیئے جائیں گے۔

رہا نہج البلاغہ سے مولوی محمد صدیق کا یہ عبارت پیش کرنا قال علی علیہ السلام سیھلک فی صنفان محب مفرط یذھب بہ الحب الی غیر الحق۔ تو اس عبارت سے امیر المومنین علیہ السلام نے اس حدیث کا خلاصہ ارشاد فرمایا ہے جو مشکوٰۃ کے صفحہ ۵۶۵ پر بھی موجود ہے کہ:۔

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیک مثل من عیسیٰ ابغضتہ الیھود حتی بھتوا امہ واحبہ النصاریٰ حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی لیست لہ ثم قال یھلک فی رجلان محب مفرط یقرظنی بما لیس فی ومبغض یحملہ شنآنی علی ان یبھتنی (رواہ احمد)۔

یعنی حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اے علیؓ تیرے اندر عیسیٰ کی صفات ہیں۔ اُس سے یہودیوں نے بغض کیا۔ حتیٰ کہ اس کی ماں پر بہتان لگا دیا۔ اور نصاریٰ نے اس سے محبت کر کے اُسے اُس مقام تک پہنچا دیا جو اس کی منزلت نہیں۔ پھر امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے باب میں دو آدمی گمراہ ہوں گے ایک محب مفرط جو میری ایسی مدح کرے گا جو میری نہیں اور دوسرا مجھ سے بغض کرنے والا جس کو میری دشمنی میرے بہتان پر برانگیختہ کرے گی۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حضرات! بیشک علیؓ کے بارے میں تین گروہ ہیں جیسا کہ حضرت عیسےٰ کے بارے میں ہیں۔ ایک وہ جو حضرت عیسےٰ کو گالیاں دینے والا ہے اور دوسرا ان کو ابن اللہ کہنے والا، تیسرا اُن کے اصلی منصب یعنی رسول اللہ، روح اللہ ہی باذن اللہ ماننے والا۔ اور اسی طرح جناب امیر المومنینؓ کے باب میں بھی تین گروہ ہیں۔ دو اہل سنت کے اور ایک شیعہ کا۔ اہل سنت کے دو میں سے ایک صوفیاء ہیں جو حضرت علیؓ کو خدا تک کہہ جاتے ہیں۔ اور دوسرے ناصبی ہیں جن کے پیر و مرشد حضرت معاویہ ہیں، وہ حضرت علیؓ کو گالیاں دیتے ہیں اور تیسرے شیعہ ہیں جو آپ کو امام معصوم منجانب اللہ، خلیفہ رسولؐ اور صاحب معجزات باذن اللہ مانتے ہیں۔

www.kitabmart.in

وہی ان کو خدا کہتے ہیں اور نہ ہی آپ کے منصب حقہ سے نیچے گراتے ہیں۔

اس پر مبلغ اعظم نے اوّلاً اس بات کا ثبوت دیا کہ صوفیاء حضرت علیؓ کو خدا کہتے ہیں چنانچہ آپ نے تحفہ اثنا عشریہ اہل فارسی کے حوالے سے یہ عبارت پیش کی کہ:

بعض کلمات مرتضوی راکہ درجات سکر و غلبہ حال گرا ولیاء اللہ را می باشد مثل

انا حی ولا یموت انا باعث من فی القبور وانا مقیم القیامۃ۔

یعنی شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے حالتِ مستی اور غلبہ حال میں جو اولیاء اللہ کا ہوتا ہے یہ فرمایا کہ میں زندہ ہوں جسے کبھی موت نہیں۔ اور میں اٹھانے والا ہوں قبروں میں سے مُردوں کو اور میں ہی قیامت قائم کرنے والا ہوں۔

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حضرات! کیا یہ صفاتِ خداوندی ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو حضرت علیؓ کی طرف اس کو کس نے منسوب کیا؟ شاہ عبدالعزیز صاحب نے یا شیعوں نے؟ اگر شاہ عبدالعزیز نے تو بتاؤ خانی کون ہوئے؟ شیعہ یا سنی؟ اور مولوی جامی صاحب وغیرہ کا یہ

زمیں آسمان عرش کرسی بحکمش
علیؓ وہاب عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا

کہنا مشہور ہے اور کلیات میں موجود ہے عام صوفیاء کا تو کیا ذکر ہے۔

وہابیوں کے پیر و مرشد اسماعیل دہلوی

دہلوی بھی زبانِ صوفیاء سے انا الحق کے آواز سے لگا رہے ہیں۔ دیکھو صراط مستقیم صفحہ ۱۱۳ پر زمزمۂ انا الحق ولیس فی جبتی سوی اللہ۔ رہا حضرت علیؓ کی شان میں گستاخیاں اور بہتان لگانا سو وہ بھی وہابیوں اور ناصبیوں کے پیر و مرشد معاویہ کی سنت ہے۔

مبلغ اعظم نے صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۰ خصائص نسائی، طبرانی شریف اور عقد الفرید

www.kitabmart.in

جلد ۳ صفحہ ۳۲ سے یہ عبارت پیش کی۔

قال امیر معاویہ بن ابی سفیان سعدا فقال ما منعک ان تسب ابا التراب۔

کہ معاویہ بن ابی سفیان نے سعد بن ابی وقاص کو حکم دیا کہ حضرت علیؑ کو سب کیوں نہیں کرتا اور گالیاں کیوں نہیں دیتا اور۔

فامرہ ان یشتم علیاً قال فابی سہل فقال اما اذا ابیت فقل لعن اللہ ابا التراب۔ (مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۷۰)۔

کہ معاویہ کے گورنر نے سہل بن سعد کو بلا کر حکم دیا کہ حضرت علیؑ کو سب و شتم کر اور گالیاں دے۔ تو گورنر نے کہا کہ اگر لفظ علیؑ کہہ کر تجھے گالیاں دینے سے انکار ہے تو لعن ابوتراب کر دو۔ (معاذ اللہ) خاکم بدہن۔ نقل کفر کفر نباشد۔ حضرات یہ ہیں وہابیوں اور ناصبیوں کے پیر و مرشد کے کارنامے۔ لہٰذا بہتان لگانے والے بھی یہی ہیں اور خدا کہہ کر گمراہ ہونے والے بھی یہی ہیں جناب۔

شیعہ کا عقیدہ

درباب امیر المومنین علیہ السلام

یہ ہے کہ اشھد انک اخو رسول اللہ و وصیہ و وارث علمہ و امینہ علی شرعہ و خلیفتہ فی امتہ۔

یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اے اللہ! امیر المومنین آپ کے رسول اللہ کے بھائی اور آپؐ کے وصی۔ آپ کے علم کے وارث اور آپ کی شریعت پر امین اور آپؐ کی امت میں آپ کے خلیفہ ہیں (مفاتیح الجنان صفحہ ۳۶۲ مطبوعہ ایران)۔

حضرت مبلغ اعظم نے فرمایا۔ اہل انصاف غور فرمائیں کہ کیا ایسے متوسط اور صحیح عقیدے کو افراط و تفریط سے تعبیر کیا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہی وہ عقیدہ ہے جو آپؑ کے منصب حقیقی کا آئینہ دار ہے۔

نوٹ از مؤلف۔ کتاب عقد الفرید جب درباب سب و شتم پیش کی گئی

www.kitabmart.in

تو علمائے اہل سنت نے انکار کر دیا کہ یہ ہماری کتاب نہیں ہے۔ اس پر تاریخ ابن خلکان مشہور لبنانی، اے کو رس عربی صفحہ ۱۲ سے اور خاتمہ عقد الفرید جلد ۳ صفحہ ۳۹۹ سے اس کی توثیق میں ابن عبد البر اندلسی کا مالکی المذہب ہونا پیش ہوا تو سنی علماء کی سٹیج پر سکوت طاری ہو گیا اور مبہوت ہو کر آپس میں ہی ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔

تقریر مناظر اہل سنت

نماز روزہ کا ذکر کر کے مولوی صاحب اپنے عیب چھپانا چاہتے ہیں۔ کیا امیر معاویہ اور یزید نماز نہیں پڑھتا تھا۔ اگر اس پر اسلام کی مدار ہے تو تم ان کو بے ایمان کیوں کہتے ہو۔

شیعہ کے بے ایمان ہونے میں کیا شک ہے جبکہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ اس مسئلے پر میرے پاس متعدد شیعی کتب کی عبارتیں موجود ہیں۔

عبارت نمبر ۱:۔ الصافی شرح اصول کافی جزو ششم صفحہ میں ہے کہ اصلی شیعوں کا قرآن ستر ہزار آیات پر مشتمل ہے۔ معلوم ہوا کہ موجودہ قرآن سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ یہ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات پر مشتمل ہے۔

عبارت نمبر ۲:۔ رجال کشی صفحہ میں ہے۔ حضرت علیؓ نے ابن سبا کو جلا دیا تھا۔ اور یہی ہے کہ مذہب شیعہ عبداللہ بن سبا سے شروع ہوا ہے جو کہ ایک یہودی تھا۔ جس نے دین میں مختلف قصے ڈالے تھے۔ اصول کافی میں ہے ومن یطع اللہ فی ولایۃ علی فقد فاز فوزا عظیما۔ دیکھئے شیعوں نے اس آیت میں لفظ بڑھا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ موجودہ قرآن غلط ہے۔ اس لیے قرآن مجید یوں تھا۔

عبارت نمبر ۳:۔ لقد عھدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم۔ یعنی قرآن مجید کی اصل آیت ایسی تھی۔ اب قرآن مجید میں یہ آیت ناقص ہے۔

www.kitabmart.in

تقریرِ مناظرِ شیعہ

مبلغِ اعظم نے خطبہ پڑھنے کے بعد فرمایا کہ حضرات! سنی مناظر کے دلائل تو ختم ہو چکے ہیں، اب اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار کر گذارہ کرنا چاہتا ہے۔ مگر میں اس کی ہر بات کا جواب دینا رہوں گا۔ سنیئے! معاویہ اور یزید کو ہم اس لئے بے ایمان کہتے ہیں کہ وہ منکرِ امامت اور قاتلِ امام ہیں اور امامت ہمارے اصولِ دین میں داخل ہے۔ تمہارے نزدیک تو عقیدہ امامت داخلِ ایمان نہیں ہے جس کا میں اپنی پہلی تقریر میں مفصل ذکر کر چکا ہوں۔ لیکن تم بتاؤ کہ تم شیعوں کو کس بنا پر کافر کہتے ہو۔ جبکہ وہ تمہارے مسلمہ اصول توحید، نبوت اور قیامت کے قائل ہیں۔ یا تو اپنا کوئی ایسا چوتھا اصول بتاؤ جس کے انکار پر شیعوں کو کافر کہا جا سکے یا پھر شیعوں کو مسلم و مومن مانو۔ باقی رہا یزید۔ اجی وہ تو باوجود قاتلِ امام مظلوم ہونے کے آپ کا چہیتا خلیفہ اور مومن ہے۔ تمہاری اپنی مستند کتاب صواعق محرقہ میں علامہ ابن حجر مکی کا فتویٰ موجود ہے جسے میں ص ۱۳۳ سے پڑھتا ہوں سنیئے:۔

اما سب یزید ولعنہ فلیس بشان المومنین وان صح انہ قتلہ او امر بقتلہ و قاتل الحسین لا یکفر بذالک۔

کہ یزید پر لعنت اور سب کرنا شانِ مومن نہیں۔ اگر صحیح ہو جائے کہ وہ قاتل امام حسینؑ ہے یا اس نے امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا۔ کیونکہ قاتلِ حسینؑ کافر نہیں ہو سکتا یہ ہے آپ کی رواداری کہ امام مظلوم کے قاتل کو تو مومن بنا دیا اور آلِ محمد علیہم السلام کے ماننے والوں کو کافر بنا رہے ہو۔

جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

باقی رہا تحریفِ قرآن کا سوال تو یہ آپ کی ظاہر اشکست ہے کہ آپ اصل موضوع کو ترک کر کے دوسری طرف نکل آئے۔ جس کا موضوع سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن چونکہ جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانا چاہیئے، لہٰذا سنیئے:۔

حضرات! اہلِ سنت کے ہاں قائلِ تحریف کافر نہیں۔ یہ ہے تفسیر اتقان میرے ہاتھ میں ہے اس

www.kitabmart.in

کے صفحہ پر بالتصریح موجود ہے کہ:

بل مخبر الاحاد ولا ثبت بہ قرآن ولا یکفر جاحدہ ولذا لیس ما منع اذا جحدہ ۔ جو قرآن میں باخبار احاد ثابت ہیں ان کے ساتھ قرآن ثابت نہیں ہوتا اور نہ ان کا منکر کافر ہے۔ ہاں ان کا انکار برا ضرور ہے۔ پھر آپ کے نزدیک تو ثابت اور منقول بالمصحف عثمانی کے منکر کو بھی کافر نہیں کہتے جیسا کہ اسی تفسیر القرآن صفحہ ۱۸۱ جلد اوّل میں ہے کہ کان عبد اللہ ابن مسعود یحك المعوذتین من مصاحفہ ویقول انھما لیستا من کتاب اللہ اور اسی پر تفسیر ابن کثیر میرٹھ میں ہے۔ اس کی جلد ۴ صفحہ ۵۶۱ کی عبارت بھی قابل غور ہے۔ یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود معوذتین (سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) کو اپنے مصحفوں سے مٹا دیا کرتے کہ یہ دونوں سورتیں قرآن مجید میں سے نہیں ہیں۔ اور اسی بنا پر اہل سنت کے فقیہہ اعظم قاضی خاں کا فتویٰ ہے ومن زعم ان المعوذتین لیستا من القرآن ذکر فی النوازل انہ لا یکون کافرا۔ دیکھئے فتاوی قاضی خاں صفحہ یعنی جس شخص نے یہ زعم کیا کہ قرآن مجید کی پچھلی دونوں سورتیں قرآن سے نہیں ہیں۔ نوازل میں ذکر کیا گیا ہے کہ وہ کافر نہیں ہے۔ اور مزید برآں آپ تو منکر بسم اللہ کو بھی کافر نہیں سمجھتے۔ کیونکہ اہل سنت کے نزدیک بسم اللہ کے آیت قرآن ہونے میں شک ہے۔ دیکھو نور الانوار صفحہ لکھا ہے کہ قولہ بلا شبہۃ احتراز عن البسملۃ لان فیھا شبہۃ وبذا لم یکفر جاحدھا۔ یعنی بلا شبہ کی قید اس لئے ہے کہ بسم اللہ سے احتراز ہو جائے کیونکہ اس کے قرآن ہونے میں شبہ ہے۔ اس لئے ان کا منکر کافر نہیں۔

مبلغ اعظم نے فرمایا حضرات! چلو چھٹی ہوئی۔ قرآن بسم اللہ سے شروع ہو کر والناس پر ختم ہوتا ہے۔ مگر سنیوں کو ابتدا میں بھی شبہ اور انتہا میں بھی شبہ۔ نہ تو یہ اوّل کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں اور نہ ہی آخر کے منکر کو۔ اور اس پر سو عوذ ایمان بھی ہے۔

اسکے علاوہ اہل سنت کی کتب تحریف قرآن سے بھری ہیں۔ دیکھئے سب سے نامور کتاب اصح الکتب بعد از کلام باری سمجھی جاتی ہے یعنی بخاری شریف اس کی جلد دوسری صفحہ سے عبارت پڑھنے لگا ہوں خود سنئے ۔

www.kitabmart.in

عن ابن عباس قال کانت عکاظ و مجنہ و ذوالمجاز اسواق الجاھلیۃ فتاثموان یتجروا فی المواسم فنزلت لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فی مواسم الحج

کہ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں عکاظ مجنہ اور ذوالمجاز کے بازار لگا کرتے تھے۔ بنابریں صحابہ کرام نے موسم حج میں تجارت کو گناہ سمجھا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فی المواسم الحج۔

حضرات! اب میں حفاظ کرام خصوصاً حافظ تنظیم اللہ وسایا صاحب (جو وہاں براجمان تھے) سے پوچھتا ہوں کہ مواسم الحج کس قرآن میں نازل ہوا تھا اور کیا اب موجود ہے یا نہیں، اگر نہیں تو کہاں گیا۔ اور اگر یہ تفسیری اضافہ ہے تو نزلت کے ماتحت کیوں؟ کیا تفسیر بھی نازل ہوتی ہے؟ اور منزل من اللہ کو قرآن سے کیوں نکالا گیا؟

حضرات! آیئے بخاری شریف ص۲۶۳ سے ایک اور روایت بھی سن لیجئے۔

عن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین ورھطک منھم المخلصین۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ وانذر عشیرتک الاقربین و رھطک منھم المخلصین الخ

مبلغ اعظم نے فرمایا اور حافظو اور قاریو! بتاؤ رھطک منھم المخلصین کس قرآن کی آیت ہے۔ اگر منسوخ ہو گئی تو اس کی ناسخ کون سی آیت ہے۔ اگر تفسیری نوٹ ہے تو نازل ہونے کے کیا معنی؟ اور عبداللہ بن عباس جیسے حبر الامت اور ترجمان القرآن نے اس کی قرأت کیسے کی؟ اور کان عبداللہ یقرأ واللیل اذا یغشی والذکر والانثیٰ کو ابودرداء اور ابن عبداللہ مسعود واللیل اذا یغشی کے بعد والذکر والانثیٰ پڑھتے تھے اور وہ اس کا دعویٰ کرتے تھے کہ ہم نے رسول اللہ صلعم سے ایسا ہی سنا ہے کیا یہ موجود قرآن میں زیادتی ہوئی اور پہلے دونوں روایتوں کے مطابق کمی ہوئی، کمی یا زیادتی ہے تو پھر کیا ہے۔

آزروئے بخاری شریف قرآن پاک میں کمی یا زیادتی

www.kitabmart.in

کے قائل ہو گئے یا نہیں۔ اور پھر آپ کے نزدیک تو حضرت عائشہ کی بکری بھی کچھ آیات قرآنی ہضم کر گئی تھی دیکھئے ابن ماجہ ص۱۴۱ عن عائشہ قالت لقد نزلت اٰیۃ الرجم ورضاعۃ الکبیر عشراً ولقد کان فی صحیفۃ تحت سریری فلما مات رسول اللہ وتشاغلنا بموتہ دخل داجن فاکلھا۔ یعنی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آیت رجم اور رضاعت کبیر کی ایک آیت نازل تو ہوئی تھی۔ اور وہ میرے صحیفہ میں بھی تھی۔ لیکن صحیفہ میرے بستر کے نیچے تھا۔ پس جب ہم حضورؐ کی وفات میں مشغول ہوئے تو بکری داخل ہوئی اور اس نے اس کو کھا لیا حد ہو گئی

بکری بی بی عائشہ کی قرآن کھا گئی اور ایمان خراب ہو گیا شیعہ کا

کیوں مولوی صاحب! بی بی عائشہ کی بکری کا تعلق شیعہ سے ہے یا سنیوں سے؟ اور اگر بکری کے کھانے سے قرآن کم نہیں ہو گیا تو موجودہ قرآن میں آیۂ رجم وغیرہ؟

نوٹ از مؤلف:۔ مولوی محمد صدیق صاحب نے مناظرہ حضرت کیلیانوالہ میں تو ارشاد فرمایا تھا کہ اس کا راوی محمد بن اسحاق شیعہ ہے۔ مگر جب مبلغ اعظم نے ثبوت طلب کیا تو شرم سے گردن جھکا لی اور اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے معافی مانگ لی تھی میرے خیال میں مولوی صاحب اس واقعہ سے انکار نہیں کر سکتے۔

——— کیونکہ بھرے مجمع میں یہ واقعہ ہوا تھا۔ اور اس فاش غلطی کے بعد تو ایسے اکھڑے تھے کہ اگلے مناظرہ تک پاؤں نہ لگ سکے اور اختتام مناظرہ پر غیر سے بدھو گھر کو آئے کا ورد کرتے ہوئے داخل فی الجحر ہو گئے تھے۔ (خادم بخاری)

مبلغ اعظم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے محققین تحریف قرآن کے قائل ہی نہیں ہیں۔ ہماری کسی مستند اور صحیح غیر مسئول روایت سے تحریف قرآن ثابت ہی نہیں۔

چنانچہ ہماری مستند کتاب تفسیر صافی میں لکھا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون من التحریف والتغییر والزیادۃ والنقصان۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس قرآن کے محافظ ہیں۔ تغیر سے، تحریف سے، زیادتی سے نقصان سے۔ اس کے بعد آپ نے نہج البلاغۃ جلد ۲ صفحہ ۱۷۰ سے یہ عبارت پیش کی انما حکمنا الی ھذا القرآن انما ھو خط مستور بین الدفتین۔

www.kitabmart.in

جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم اس قرآن کے سوا جو دفتین کے درمیان لکھا ہوا ہے۔ کسی کو حکم نہیں مانتے۔ اس کے بعد آپ نے علامہ قطب راوندی کی کتاب الخرائج والجرائح کے صفحہ سے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی کہ القرآن الذی بین ایدینا اتی نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم انما دخلت الشبہۃ علی قوم لم ینکشف لھم وجہ اعجاز لتغافلھم وقد کشفنا ذالک کہ حضورؐ کا پہلا معجزہ قرآن کریم ہے جو ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ جس کو ہم پڑھتے اور سنتے ہیں اور لکھتے ہیں اور حفظ کرتے ہیں۔ کسی کو اس سے انکار کا امکان نہیں۔ یہ قرآن پاک وہی ہے جس کو ہمارے نبی کریمؐ لائے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کیونکہ یہ حضورؐ کا معجزہ ہے اور شبہ اس قوم پر واقع ہوا جس نے اس کی وجہ اعجاز کو اپنی غفلت کی وجہ سے نہیں سمجھا۔ اور ہم نے مستقل کتاب میں اس کی وجہ اعجاز بیان کر دی ہے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ لیجئے میں آپ کی پیش کردہ تمام عبارت کا جواب بالصواب عرض کرتا ہوں، گوش ہوش سے سنیئے:۔

اَوّلاً جو آپ نے الصافی شرح اصول کافی ج ششم صفحہ پیش کیا ہے کہ شیعوں کا اصل قرآن ستر ہزار آیات پر مشتمل ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ چھ ہزار چھ صد چھیاسٹھ آیات قائم رہیں اور باقی منسوخ ہو گئیں۔ جیسا کہ آپ کی بھی تفسیر اتقان جلد ۲ صفحہ ۲ پر آپ کے خلیفہ ثانی

حضرت عمرؓ کا بیان

یہ لکھا ہے کہ اخرج الطبرانی عن عمر ابن الخطاب مرفوعا القرآن الف الف حرف وسبعۃ وعشرون الف حرف فمن قرءہ صابرا محتسبا کان لہ بکل حرف زوجۃ من الحور العین۔

یعنی طبرانی نے حضرت عمر بن خطاب سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ قرآن مجید کے دس لاکھ ستائیس ہزار حروف تھے۔ جس نے ایک حرف صابر ہو کر بامید ثواب پڑھا اس کیلئے ایک حور ہوگی، حور العین جنت سے۔

www.kitabmart.in

اَب فرمایئے! علامہ ابن کثیر کے حساب سے موجودہ قرآن کے تو صرف تین لاکھ چالیس ہزار سات سو چالیس حروف ہیں۔ بقایا چھ لاکھ چھیاسی ہزار دو سو ساٹھ حروف کہاں ہیں؟ ان تمام حروف کو ملا کر دیکھئے۔ کیا ستر ہزار آیات بنتی ہیں یا نہیں اگر بنتی ہیں تو ہم پر اعتراض کیسا؟ اگر یہ حروف ضروع ہیں تو وہ آیات بھی ضروع سمجھ لیجئے، کیا حرج ہے۔

باقی جو آپ نے اصول کافی سے ومن یطع اللہ فی ولایۃ من فقد فاز فوزا عظیما اور لقد عھدنا الی ادم من قبل کلمات فی محمد وعلی و فاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم پڑھا ہے۔ ان دونوں روایتوں میں لفظ "فی" تو بطور تفسیر واقع ہوا ہے۔ اس میں لفظ نزلت یا قرأت دکھلایئے ورنہ..... کیونکہ یہ ماتحت لفظ "فی" مندرج ذیل ہے۔ جیسا کہ تفسیر صافی صفحہ ۱۴۱ پر صاف مذکور ہے کہ ان بعض الحذوفات کان من قبیل التفسیر والبیان ولم یکن من اجزاء القرآن یعنی محذوف شدہ حروف جن کا کتب شیعہ میں ذکر ہے وہ از قسم تفسیر اور بیان ہیں اور اجزائے قرآن میں سے نہیں ہیں۔

لہٰذا آپ کے پیش کردہ حوالے آپ کے مدعا کی تائید نہیں کرتے۔ اگر ۱۰ ایسے نوٹوں سے تحریف ثابت ہوتی ہے تو فرمایئے آپ کے نزدیک ان عبارتوں کا کیا جواب ہے۔

۱۔ تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۱۹۱ عن عبداللہ بن مسعودؓ کان یقرء ھذا حرف کفی اللہ المومنین القتال بعلی بن ابی طالب۔

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اس حرف کو اس طرح پڑھتے تھے۔ کفی اللہ المومنین القتال بعلی بن ابی طالب فرمایئے اس روایت میں بعلی بن ابی طالب بطور تفسیر واقع ہے یا اصل آیت میں داخل تھا؟

۲۔ تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۱۸۳ میں ہے کہ عن ابن عباس انہ یقرء ھذا الایۃ النبی اولی بالمومنین من یقرء انفسھم وھو اب لھم وازواجہ امھاتھم۔ یعنی حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس آیت میں ھو اب لھم کا حرف زیادہ پڑھتے تھے۔ بتایئے یہ بطور تفسیر تھا یا تنزیل؟

www.kitabmart.in

۳۔ الاتقان جلد ۲ صـ۔ عن ابی عباس انہ کان یقرء وما یعلم تاویلہ الا اللہ ویقول الراسخون فی العلم آمنا بہ فرمایئے اس میں لفظ یقول بطور تفسیر ہے یا تنزیل ؟

۴۔ تفسیر فتح القدیر جلد ۲ صـ۵۲ من ابن مسعود قال کنا نقرأ علی عہد رسول اللہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المؤمنین۔ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین۔ فرمایئے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اس آیت میں ان علیاً مولی المؤمنین کی زیادتی بطور تفسیر پڑھتے تھے یا تنزیل ؟

۵۔ موطا امام مالک صـ۴۹ حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین میں لفظ والصلوٰۃ العصر بطور تنزیل واقع ہوا ہے یا تفسیر ؟

۶۔ تفسیر ابن جریر صـ۱۴۳ جلد ۳ مطبوعہ مصر۔ عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحاً وآل ابراہیم وآل عمران وآل یٰسین وآل محمد میں لفظ آل یٰسین وآل محمد کے الفاظ تفسیر ہیں یا تاویل ؟

اگر یہ سب کچھ تفسیر ہے تو اصول کافی کی دو روایتیں کیوں محمول بہ تفسیر نہیں ؟ ذرا جواب تو دیجئے، اور پھر وہ الفاظ تو آپ کی کتابوں میں بھی آتے ہیں۔

سنیئے ذرا غور سے سنیئے تفسیر درِ منثور۔ جلد ۱ صـ۶۰ سے پڑھ رہا ہوں :۔

عن ابن عباس قال سالت عن رسول اللہ عن الکلمات التی تلقیٰ آدم من ربہ فتاب علیہ قال سأل بحق محمد وعلی وفاطمہ والحسن والحسین کہ وہ کلمات جو حضرت آدمؑ نے خدا سے سیکھے تھے وہ پنجتن پاک کے نام تھے۔ اور یہ ہے تفسیر کلمات کی جو کافی میں مذکور ہے۔ اگر یہ تفسیر ہے تو وہ بھی تفسیر ہے۔

باقی جو آپ نے پیش کیا ہے کہ ان القرآن الذی بین اظہرنا لیس بتمامہ (تفسیر صافی) اس میں بھی آپ نے خیانت سے کام لیا ہے۔ حالانکہ اس کے آگے صاف لکھا ہے کہ ان روایات سے ثابت یہ ہوتا ہے کہ وہ سب ضعیف اور ناقابل قبول ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کا

www.kitabmart.in

دعویٰ ہے انہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ و قال انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون فکیف یتطرق الیہ التحریف والتغییر کہ کلام مجید ایسی کتاب ہے کہ باطل نہ تو اس کے پیچھے سے داخل ہو سکتا ہے نہ آگے سے۔ کیونکہ خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ ہم نے ہی اسے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ لہٰذا ان دونوں آیتوں کے ہوتے ہوئے قرآن مجید میں تحریف و تغییر کیسے راستہ پا سکتی ہے۔ مولوی صاحب؟! افسوس کہ آپ اعتراض تو پڑھتے ہیں مگر جواب نہیں پڑھتے۔ حالانکہ صاف لکھا ہے کہ قرآن کو ناقص ماننے کا عقیدہ غلط ہے۔

اور آپ نے جو عبارت مرآۃ العقول ص۱۸۱ سے ان الاخبار عن نقصہ متواترۃ پیش کی ہے اس میں بھی عجیب بوالعجبی، بے ایمانی اور تحریف لفظی و معنوی سے کام لیا ہے۔

اول:۔ تو یہ عبارت اگر مرآۃ العقول کے ص۱۸۱ پر دکھا دیں تو انعام کے قابل ہیں۔

دوسرا:۔ الفاظ یہی ہوں۔

تیسرا:۔ آگے اس کی تردید نہ ہو۔

چوتھے:۔ مطلب یہی ہو۔

معلوم ہوتا ہے

مولوی محمد صدیق نے مرآۃ العقول دیکھی ہی نہیں

ورنہ اس طرح قلع و قمع نہ کرتے۔ لہٰذا اس سارے صفحہ میں زیادتی علی کتاب اللہ اگر آپ دکھا دیں تو آپ مستحق انعام ہیں۔ باقی رہی کمی سو اس کا جواب آپ کی تفسیر اتقان سے دے چکا ہوں۔ رہا تغیر سورتوں کے آگے پیچھے ہونے سے یا بعض آیات کے تقدم و تاخر سے واقع ہوا ہے۔ آپ کا دعویٰ تو تحریف کے باب میں تھا سو یہ روایات درباب تحریف ہیں۔ اجی یہ وہ تغیر نہیں ہے جس کا ذکر بی بی عائشہ تفسیر اتقان جلد ۲ ص۲۵ پر یوں فرماتی ہیں کہ:۔

قالت قرأنی مصحف عائشۃ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما و

www.kitabmart.in

علی الذین یصلون الصفوف الاول قالت قبل ان یغیر عثمان المصاحف کہ معرف ۷ کنشر میں وعلی الذین یصلون الصفوف الاول کا فقرہ بھی تھا۔ جو موجودہ قرآن میں نہیں ہے۔ بی بی صاحبہ فرماتی ہیں کہ عثمان کے تغیر و تبدل کرنے سے پہلے قرآن میں ایسا ہی تھا گویا بی بی صاحبہ قرآن میں تغیر کی بھی قائل ہیں۔ یہ ہے آپ کے ہاں تغیر فی القرآن کی مثال مشتے نمونہ از خروارے۔ اگر جرأت ہے تو جواب دو۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ مرآۃ العقول ص ۵۳۶ جلد ۲ میں عبارت یہ ہے کہ:۔

"عندی ان الاخبار فی ھذا الباب متواترۃ یعنی اول تو لفظ عندی سے ظاہر ہے کہ یہ ملا باقر مجلسی علیہ الرحمۃ کا انفرادی قول ہے جو سید المرتضیٰ علم الہدیٰ اور شیخ صدوق اور شیخ مفید اور شیخ ابو جعفر طوسیؒ جیسے بزرگوں کے سامنے کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ کیونکہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰؒ فرماتے ہیں۔ کہ نقلوا اخبارا ضعیفۃ ظنوا صحتھا (تفسیر صافی ص ۱۲) یعنی جتنے روایات در باب تحریف نقل ہوئے تمام ضعیف ہیں۔ جن کو لوگوں نے اپنی غلطی سے صحیح گمان کیا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ ھذا الباب سے کیا مراد ہے کمی یا زیادتی۔ اگر کمی ہے تو منسوخ آیات کے نکل جانے سے واقع ہو چکی ہے۔ اگر زیادتی ہے تو اس کا ثبوت پیش کرو باقی رہا تواتر تو وہ معنوی ہے لفظی نہیں۔ اور آپ تواتر معنوی کا خلاف کرتے ہیں۔ جیسا کہ تفسیر اتقان جلد ۲ ص ۸۱ میں ہے کہ فھذہ الاحادیث تعطی التواتر المعنوی بکونھا قرآنا منزلا فی اوائل السور۔

یعنی ان احادیث سے یہ بات بطور تواتر معنوی ثابت ہے کہ بسم اللہ قرآن ہر کہ سورتوں کے شروع میں نازل ہوتی ہے۔ مگر آپ ہیں کہ پھر بھی اس کو قطعی قرآن نہیں مانتے اور اس کے منکر کو کافر نہیں سمجھتے۔ اور نمازوں میں بھی بالجہر نہیں پڑھتے۔ حالانکہ اس کو تواتر معنوی کے علاوہ منقول فی المصاحف ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ لہٰذا اس کے سامنے تواتر معنوی کی قدر مشترک کی کوئی حقیقت نہیں۔ اس کے بعد ملا محمد باقر مجلسیؒ کی یہ رائے اگر ہوتی بھی تو صائب نہ تھی۔ جیسا کہ عقبی کا یہ قول باوجود اہل سنت والجماعت ہونے کے در باب تشابہات غلط ہے۔ دیکھئے آپ کے علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں لکل جواد کبوۃ ولکل عالم ھفوۃ کہ ہر گھوڑے کو کبھی نہ کبھی ٹھوکر لگتی ہے اور ہر عالم سے کبھی نہ کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ حالانکہ دیکھئے اس مرآۃ العقول جلد ۲ ص ۵۳۶ پر اسکی رد موجود ہے انہ یوجب رفع الاعتماد عن القرآن کہ یہ روایات اس لئے غلط

www.kitabmart.in

سے غلط ہیں کہ ان کے صحیح ماننے پر قرآن سے اعتماد اُٹھ جاتا ہے اور ھٰذا القرآن واصل بہ متواتر اور حالانکہ قرآن کریم اور اس پر ائمہ طاہرین کا عمل کرنا تواتر سے ثابت ہے۔ لہٰذا ان کا تواتر معنوی عند المجلسی بھی غلط ثابت ہوا۔ باقی رہا آپ کا تفسیر فتح القدیر سے ان علیا مولی المومنین کے نوٹ کو تفسیر کہنا۔ سو غلط ہے کیونکہ وہاں لفظ تفسیر نہیں۔ بلکہ لفظ قرأت موجود ہے اور تفسیر قرأت میں داخل نہیں۔ بلکہ وہاں تو صاف لکھا ہے کہ کنا نقرأ علی عہد رسول اللہ یعنی ہم حضور رسالت مآب کے زمانہ میں اس طرح اس آیت کو پڑھتے تھے۔ رہا

اصول کرخی کی نسبت آپ کا کہنا کہ عبارت کو کاٹ کر پیش کیا گیا ہے۔ یہ غلط ہے آپ ہی صحیح عبارت پیش کر دیجئے اور جواب لیجئے تاکہ عوام کو حق و باطل میں تمیز کرنے میں آسانی ہو اور اگر آپ کے پاس اصول کرخی نہیں تو ہم سے سنئے۔

ان کل آیۃ تخالف قول اصحابنا فانہا تحمل علی النسخ۔ اب فرمائیے کہ اس میں کونسا لفظ ہے جس کو کاٹا گیا ہے۔ اسکا صاف مطلب یہ ہوا کہ ہر وہ آیت جو ہمارے صحابہ کے قول کے خلاف ہو منسوخ سمجھی جائیگی جس کی مثال شارح نے صاف لکھی ہے کہ

بقولہ تعالیٰ ولرسولہ ولذی القربیٰ فی الآیۃ ثبوت سہم ذوی القربیٰ فی الغنیمۃ ونحن نقول تنسیخ ذالک باجماع الصحابۃ یعنی ولرسولہ ولذی القربیٰ کی آیت میں ذوی القربیٰ کے حصے کا ثبوت فی الغنیمۃ قرآن میں تو موجود ہے مگر ہم (اہل سنت) کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہو گئی ہے صحابہ کے اجماع سے۔

سبحان اللہ! آپ کے صحابہ میں کتنی طاقت ہے کہ مل کر قرآنی آیات کو بھی منسوخ کر سکتے ہیں!

نوٹ انہ مؤلف۔ اجی وہ مل کر کیا نہ کر سکتے تھے، سب کچھ کر سکتے تھے مل کر اجماع سے قرآن کی آیات کو منسوخ کر سکتے تھے۔ مل کر اجماع سے سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کو حق چادر سے محروم کر سکتے تھے اور مل کر اجماع سے ہی بیت رسول اکرم کے دروازے پر لکڑیاں لا کر دھمکیاں دے سکتے تھے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جو نواسۂ رسول کے قتل کے منصوبے بھی تو اجماع ہی کے طفیل ظہور میں آئے۔

www.kitabmart.in

افسوس! مسلمان کیا جانیں کہ اس اجماع کی اوٹ میں مسلمانوں نے اولادِ رسولؐ پر کیا کیا مصیبتوں کے پہاڑ ڈھائے۔ حتیٰ کہ آئمہ معصومین میں سے کسی کو بھی چین سے موت نصیب نہ ہوئی اور مسلمان بے گناہوں کے قتل پر اجماع کرتے رہے۔

کاش مسلمان غور کرتا

مُبلغِ اعظم نے فرمایا۔ باقی جو آپ نے یہ فرمایا ہے کہ "بخاری شریف میں بما سواہ من القرآن کے جلانے کا ذکر ہے۔ جو کہ کھجوروں کے پتوں پر لکھا ہوا مٹا دہی دھونے کے بعد" آپ کے اس ارشاد سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بخاری شریف کا مطالعہ نہیں فرمایا، لیجئے میں آپ کے شکوک رفع کرتا ہوں۔ یہ میرے ہاتھ میں بخاری جلد ۲ ہے اس کے ص۷۴۶ کی یہ عبارت اب ذرا غور سے سُنئے کہ امر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق۔

اب اس کا ترجمہ میں نہیں کرتا بلکہ آپ اپنے مترجم اعظم مرزا حیرت دہلوی کی زبانی سُنیئے لکھتا ہے "اور جتنے کے جو قرآنی مسودات تھے ان کو جلانے کا حکم دے دیا (ترجمہ بخاری جلد ۲ ص۷۴۶ مطبوعہ کراچی) اور آپ کے بزرگوں نے تو اس فعل سے قرآن اور کتابوں کو جلانے کا جواز نکالا ہے۔ دیکھئے بخاری شریف حاشیہ ۷ ص۷۴۶ کہ رخص بعض فی تحریق ما یجتمع عندہ من الرسائل فیھا ذکر اللہ کہ بعض نے ان رسائل کے جلانے کا جواز اس حدیث سے نکالا ہے جس میں اللہ کا ذکر ہو۔ اور سُنیئے آپ کے ایک اور بزرگ ابن بطال اسی صفحہ کے حاشیہ ۷ پر فرماتے ہیں۔ کہ ان کتابوں کا جلانا جائز سمجھتا ہوں جن میں اللہ کا اسم موجود ہو۔ اور طاؤس کی نسبت لکھا ہے کہ وہ ایسے رسائل روز جلایا کرتے تھے جن میں بسم اللہ لکھی ہوتی تھی۔ اور صحیح مسلم شریف شرح نووی جلد ۲ ص۳۶۳ تو ذرا ملاحظہ فرمایئے۔ لکھا ہے کہ۔ جواز احراق ورقتہ فیھا ذکر اللہ لمصلحۃ کما فعل عثمان والصحابۃ۔ کہ ان اوراق کا جلانا جائز ہے جن میں اللہ کا ذکر ہو۔ جیسا کہ حضرت عثمان نے کیا۔ اور ان کے پیرو دیگر صحابہ نے۔

www.kitabmart.in

اور پھر ان کے ہاں قرآن کی بے ادبی اور بے احترامی کا سلسلہ یہاں ہی ختم نہیں ہوتا بلکہ ان کے بزرگوار فتاوی قاضی خاں کے صفحہ پر یہاں تک لکھ گئے ہیں کہ واذی رعف فلا یرقاء دمه فاراد ان یکتب بدمه علی جبهته شیئا من القرآن قال ابو بکر الاسکاف یجوز قیل لو کتب بالبول قال لو کان فیه شفاء لا بأس به۔

یعنی جس شخص کے نکسیر پھوٹے اور خون نہ ٹھہرے۔ پس اس نے ارادہ کیا کہ اس کی پیشانی پر نکسیر کے خون سے لکھا جائے۔ تو ابو بکر اسکاف نے کہا کہ جائز ہے۔ کہا گیا کہ اگر قرآن کو پیشاب سے لکھا جائے تو ابو بکر نے کہا کہ اگر اس میں شفا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ افسوس، خداوند عالم تو اس پاک کتاب کے حق میں فرماتے کہ لا یمسه الا المطهرون یعنی قرآن مجید خدائے قدوس کی طاہر و مطہر کتاب ہے اس کو ناپاک مت چھوئے لیکن مذہب اہلسنت اسکو پیشاب سے لکھنا جائز قرار دے (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

اس توہین قرآن کی روایت سن کر تو شیعہ دستی انگشت بدنداں رہ گئے اور آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ افسوس جس مذہب میں قرآن کی یہاں تک بے ادبی کرنی لکھی ہے اس مذہب کے ..... ہونے میں کیا شبہ باقی رہ گیا۔

باقی رہا جو آپ نے ابن ماجہ کی روایت کا جواب دیا ہے کہ قرآن سینوں میں محفوظ ہے وہاں نہ بجلی پہنچ سکتی ہے نہ گائے۔ تو فرمائیے کہ آیت رجم اور رضاعت کبیر والا قرآن کہاں ہے؟ کس سینہ میں ہے۔ یہ ہے آپ کے ایمان بالقرآن کی حقیقت۔

نہ تم مشق ستم کرتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

www.kitabmart.in

مناظر اہل سنت

حضرات! مولوی صاحب نے نہج البلاغہ اور تحفہ اثنا عشریہ کی عبارتیں پیش
کر کے حقائق پر پردہ پوشی کی ہے۔ اگر مولوی صاحب نے حقیقت کی ترجمانی کی ہے تو
مجھے بتائیں کہ تفسیر صافی کی اس عبارت کا کیا مطلب ہے۔ ان القرآن الذی
بین اظہرنا لیس بتمامہ۔ یعنی وہ قرآن جو ہمارے سامنے ہے پورا
نہیں ہے۔

اسی طرح مرآۃ العقول ص۱۴۱ ان الاخبار علی نقصہ متواترہ
کیا ان عبارتوں کی موجودگی میں آپ چالاکیوں سے جیت سکتے ہیں۔ آپ کا نہ قرآن پر ایمان
ہے اور نہ توحید پر ایمان۔

لیجئے عبارت سنیئے۔ تاریخ الائمہ ص۵۳ میں ہے (علی کو ذات اور شے پر
کیا اس شرک کے باوجود بھی تم اپنے کو ایماندار کہہ سکتے ہو۔ سچی بات تو یہ ہے کہ تم وہ ہو
کے فکر میں حضور علیہ السلام نے حضرت علی سے فرمایا تھا۔ ھم شیعتک فسلم ولدک
منھم ان یقتلوھم کہ وہ تیرے شیعہ ہیں۔ پس اپنے بچے کو ان سے بچانا کہ وہ اسے
قتل نہ کر ڈالیں۔ فروع کافی ص۱۳۲ جلد ۲ معلوم ہوا کہ حسینؑ کے قاتل بھی تم ہو۔

جلاء العیون ص۴۸۲ میں ہے کہ شیعوں نے میری نصرت سے ہاتھ اٹھا لیا۔ جلاء العیون
ص۴۳۱ میں ہے۔ کہ قاتلین حسینؑ شیعہ تھے۔

www.kitabmart.in

تقریر مناظرہ شیعہ

حضرت مبلغ اعظم نے بعد خطبہ پھر آیۃ (ان من شیعتہ لابراھیم) کی آیت کو تلاوت کیا اور فرمایا کہ حضرات! مذہب شیعہ حضرت ابراہیمؑ سے شروع ہوا جیسا کہ پہلی تقریروں میں ثابت کر چکا ہوں۔ اگر یہ یہودیوں کا مذہب ہوتا تو نبی کریمؐ شیعوں کو جنتی نہ فرماتے۔ پھر دیکھو تفسیر فتح القدیر، صواعق محرقہ اور تفسیر ابن جریر کے حوالے۔

شیعہ تو کشتی نوحؑ میں سوار ہیں

بھلا کشتی نوحؑ کو دوزخ سے کیا واسطہ؟ باقی رہا عبداللہ بن سبا کا جلانا سو صحیح ہے کون انکار کرتا ہے۔ کیونکہ اس نے آپ کے صوفیاء کی طرح حضرت علیؑ کو خدا کہا تھا جو اسکی سنت پر چل کر انا الحق کے نعرے مار کر قتل ہوتے رہے ہیں۔ لیکن کوئی شیعہ آج تک الوہیت کا دعویٰ کر کے قتل نہیں ہوا۔ سب آل محمد علیہم السلام کی حمایت میں ہی شہید ہوتے رہے ہیں انا الحق کا دعویٰ کرنیوالا بفضلہ تعالیٰ شیعوں میں کوئی نہیں گذرا۔

رہا ابن کثیر میں لفظ "قال بعض" ہے کہ بعض مخالفین کا یہ قول ہے۔ سو بعض مخالف حجت نہیں۔ باقی یہ جو کہا جاتا ہے کہ تاریخ ائمہ مصنفہ میں ہے کہ علیؑ کی ذات ہر شے پر قادر ہے۔ اس کی اصل عبارت پیش کرو (مگر مولوی محمد صدیق صاحب عبارت پیش نہ کر سکے) مؤلف

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ یہ تو تمہارے جانی صاحب فرماتے ہیں کہ ؎

علیؑ داں علیٰ کل شیٔ قدیرا

جیسا کہ میں خود پہلے بیان کر چکا ہوں۔ رہا آپ کا یہ قول کہ فلم ولدت منھم ان یقتلوھم یعنی پس اپنے بچوں کو ان سے بچانا کہ وہ انہیں قتل نہ کر ڈالیں۔ یہ تحریف

www.kitabmart.in

چوری اور سینہ زوری ہے۔ امانت میں خیانت اور عوام کو دھوکہ دیا۔ اسی لئے آپ نے ساری روایت پیش نہیں کی تاکہ آپ کا دھوکہ کھل نہ جائے۔ لیجئے میں پوری عبارت پیش کرتا ہوں سنیئے:۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل فاما ان کان من اصحاب الیمین فسلام لک من اصحاب الیمین فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھم شیعتک فسلم ولدک منھم ان یقتلوھم۔

یعنی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ قولِ باری تعالیٰ میں اگر مُردہ اصحاب یمین سے ہے۔ پس سلامتی ہے واسطے اصحاب یمین کے روزِ قیامت جن کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامے ہوں گے۔ رسولِ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اصحاب یمین سے مراد تیرے شیعہ ہیں۔ پس تیرے واسطے ان کی طرف سے سلامتی ہے۔ کیونکہ تیرے بچوں کے لئے وہ قاتل نہیں ہیں۔ بلکہ تیرے دشمن قاتل ہیں۔ تیرے شیعہ تو تیرے اہل بیت کے معاون و مددگار ہیں۔ پس تیرے واسطے انہی کی طرف سے سلام ہے کیونکہ تیرے اہل بیت اُن کے ہاتھ اور زبان سے بچا دیئے گئے ہیں۔

اگر شیعہ قاتل ہوتے تو وہ

اصحابِ یمین کیوں ہوتے

اور قرآن پاک میں اصحاب یمین کی اصحاب شمال کے مقابلہ میں تعریف کیوں آتی فرمایئے اصحاب یمین تو شیعوں کا نام ہے۔ قاتلِ امام کا جنت کے ساتھ کیا تعلق ہے مگر آپکی فریب دہی کے قربان۔ جس طرح آپ نے نصف روایت کو کھایا اور باقی نصف کا ترجمہ بدل دیا وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔

گر ہمیں مکتب است و ایں مُلّاں
کارِ طفلاں تمام خواہد شُد

باقی رہا جلاء العیون صـ۴۳۱ سے آپ کا یہ کہنا کہ قاتلینِ امام حسینؑ شیعہ تھے یہ بھی آپ کا دروغ بے فروغ ہے اور کھلی ہوئی بے ایمانی۔ اگر آپ وہاں یہ لفظ دکھا دیں

www.kitabmart.in

کہ قاتلانِ حسینؓ شیعہ تھے ؟ تو آپ کو مبلغ پانصد روپیہ انعام دیتا ہوں۔ ورنہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور اگر خط لکھنے سے استدلال ہے تو خدا یہ تو بتلائیے کہ حضرت امام حسینؓ کو تو شیعہ خط لکھ رہے تھے لیکن یزید کو کس نے خط لکھا کہ امام حسینؓ کوفے میں آرہے ہیں ؟ کہیں یہ بزرگوار

آپ کے صحابی عشرہ مبشرہ والے کے فرزند ارجمند عمر بن سعد

تو نہیں ہیں ؟ اور مدینہ میں امام حسین علیہ السلام سے بیعت طلب کرنے والا کون ہے کیا آپ کا چچا خلیفہ یزید بن معاویہ تو نہیں ؟ جب دربار ابن زیاد میں امام مظلوم کا سرِ اقدس کٹ کر آیا تو آپ کے جلیل القدر بزرگ انس بن مالک جیسے لوگ کرسیوں پر جلوہ افروز نہ تھے ؟ کربلا سے لیکر شام تک اور شام میں سرِ مبارک سید الشہداء علیہ السلام کس کے دربار میں پیش ہوا ؟ کیا اس کے تو نہیں جس کی بیعت بقول آپ کے خلیفہ زادہ عبداللہ بن عمر بن خطاب اللہ و رسولؐ کی بیعت ہے۔ سیدھی بات کیوں نہیں کہتے کہ حکم یزید سے حسینؓ قتل ہوئے ؟ یزید اگر شیعہ ہے تو شیعہ قاتل اور سنی ہے تو سنی قاتل۔ مگر شیعہ تو یزید پر لعنت کرتے ہیں بلکہ اس کے بزرگوں پر بھی۔ مگر آپ کے ہاں یہ کیوں لکھا گیا۔

فلم یلعن یزیدا بعد موت
سوی المختار فی الاعواء غالی (قصیدہ لامیہ صفحہ ۲۰۰)

کہ یزید پر آج تک سوائے گمراہوں اور غالیوں کے کسی نے لعنت نہیں کی۔ اگر شیعہ قاتل تھے تو پھر وہ کون سے شیعہ تھے جن کو آپ کی تاریخ طبری یہ کہہ رہی ہے کہ وہ معرکہ کربلا میں حسینؓ کے مددگار تھے اور بعد قتل ان کے سر کٹ کر دربارِ یزید میں پہنچے۔ اور کون تھا جس کو عدی ابن قیس نے میدانِ کربلا میں کہا کہ یا زہیر ما کنت عندنا من شیعۃ اھل ھذا البیت اما کنت عثمانیا قال افلست تستدل بموقفی ھذا؟ انی منھم۔

کہ اے زہیر ہمارے خیال میں تو تو آلِ محمدؐ کا شیعہ نہیں تھا۔ تو تو عثمانی ہوا کرتا تھا۔ تو زہیر نے جواب دیا کہ تجھے میرے اس مقام میں کھڑا ہونے سے بھی معلوم نہ ہوا کہ

www.kitabmart.in

میں شیعان آلِ محمدؐ سے ہوں۔ دیکھو یہ ہے میرے ہاتھ میں تاریخ طبری جلد ۶ صفحہ ۲۵۷ اور فرمایئے۔ یہ کون تھا جس نے معرکۂ کربلا میں نصرتِ امام میں کھڑے ہو کر یہ کہا کہ انا البجلی انا علی دین علیؑ کہ میرا نام بجلی ہے اور میں دینِ علیؑ پر ہوں اور وہ مزاحم بن حریث۔ کون تھا جس نے اُس کے مدِ مقابل یزید کی حمایت میں یہ کہا کہ انا علی دین عثمان۔ یعنی میں عثمان کے دین پر ہوں۔ دیکھئے تاریخ طبری جلد ۶ صفحہ ۲۴۹ اور فرمایئے یہ کون تھے؟ جس کی نسبت آپ کی مستند تاریخ طبری کہتی ہے دیکھو جلد ۶ صفحہ ۲۶۴ کہ زحیر بن قیس نے یزید کو یوں خوشخبری سنائی کہ ابشر یا امیر المومنین بفتح اللہ ونصرہ و رد علینا الحسین بن علی فی ثمانیہ عشرہ من اھل بیتہ وستین من شیعتہ فسرنا علیھم الخ

یعنی بشارت ہو اے امیر المومنین اللہ کی فتح و نصرت کی۔ حسینؑ بن علیؑ اٹھارہ بنی ہاشم اور ساٹھ اپنے شیعہ نے کر ہم پر وارد ہوئے۔ ہم نے ان پر سوال کیا کہ تم امیر تسلیم کرو یا لڑائی کو اختیار کرو۔ پس انہوں نے تسلیم کی بجائے لڑائی کو ترجیح دی۔ ہم سورج کے طلوع ہوتے ہی ان پر کود پڑے اور ہر طرف سے ان کا احاطہ کر لیا۔ حتیٰ کہ تلواریں ان کے سروں پر برسنے لگیں۔ وہ ٹیلوں اور گڑھوں میں پناہ لیتے پھرتے تھے جیسے کبوتر شکرے سے پناہ تلاش کرتا ہے۔ پس خدا کی قسم اے امیر المومنین! اتنی دیر لگی ہو گی جتنے میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کر دیا جاتا ہے یا دوپہر کا قیلولہ ہوتا ہے حتیٰ کہ ہم ان کے آخری کے سر پر آ گئے۔ پس ایلو! ان کے جسم برہنہ پڑے ہیں۔ ان کے لباس ریگ آلودہ اور رخسار خاک آلودہ ہو گئے۔ سورج کی دھوپ ان پر چمکتی ہے۔ ہوائیں ان پر چلتی ہیں۔ جنگل کے درندے ان کے زوار ہیں۔ پس عبید اللہ بن زیاد نے حسینؑ کی بچیوں اور بیٹیوں کو برہنہ پشت اونٹوں پر سوار کر کے اور علیؑ بن حسینؑ کی گردن میں طوق پہنا کر آپ کے پاس بھیج دیا۔

الغرض میرے آقا نے تاریخ طبری سے امام مظلوم اور ان کے شیعوں کی شہادت کو کچھ ایسے طریق سے ادا کیا کہ اپنے بیگانے سب متاثر ہو گئے۔ (مؤلف)

پھر آپ نے تاریخ طبری کا یہ فقرہ پڑھا کہ وقتل الحسین بن علی جیؑ بوس من قتل معہ من اھل بیتہ وشیعتہ وانصارہ۔ یعنی جب

www.kitabmart.in

حسین علیہ السلام قتل ہوئے تو اُن لوگوں کے سر لائے گئے جو آپ کے ساتھ۔ اہل بیت سے اور آپ کے شیعہ سے اور مددگاروں سے قتل ہوئے ہیں۔ طرف عبیداللہ بن زیاد کے۔

جس کے بعد آپ نے فرمایا کہ حضور! شیعہ قاتل نہیں بلکہ مقتول ہیں۔ قاتل تو یزید اور اسکے حامی ہیں جو آج وہ کربِ حسینؑ اور آپ کی تعزیہ داری کو روکتے ہیں۔ تاکہ کسی طرح نواسۂ رسولؐ کے قاتلوں کا صحیح پتہ نہ چل سکے۔

تقریر مناظرسنّی

حضرات! آپ نے دیکھ لیا کہ مناظر اہلِ تشیع نے میری پیش کردہ عبارتوں کا قطعاً جواب نہ دیتے ہوئے مطاعن سے کام لینا شروع کر دیا۔ اس کار از تو آید مردان چنیں کنند۔ پچھلے دلائل مولوی صاحب پر بطور قرض باقی تھے ہی کہ اب یہ بھی ان کے ساتھ مل گئے۔ مجھے یقین ہے کہ قیامت تک اس سے جواب نہ بن سکے گا۔ خیر بہرحال ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی مہربانی کا جواب دیں۔

فتح القدیر کی عبارت میں جس عبارت کا حوالہ دیا گیا ہے وہ ایک قسم کے تفسیری نوٹ تھے۔ وہاں یہ موجود نہیں ہے کہ وہ قرآن کی آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔

اصول کرخی کی آیت کو کاٹ کر پیش کیا گیا ہے۔ بخاری شریف میں ما سوا القرآن کے جلانے کا ذکر ہے جو کہ کھجوروں کے پتوں پر لکھا ہوتا تھا اور وہ بھی دھونے کے بعد جیسا کہ مسئلہ ہے، نہ کہ بغیر الغسل۔

ابن ماجہ کی روایت پیش کر کے مناظر صاحب بڑے خوش ہو رہے ہیں حالانکہ قرآن کو خدا نے سینوں میں محفوظ رکھ دیا ہے جہاں بکری نہ پہنچ سکے اور کیا سارے جہان میں صرف وہی قرآن تھا۔ مولوی صاحب کیا کچی باتیں کرتے ہیں۔

اچھا اب پھر موضوع کی طرف آتا ہوں۔ تفسیر خلاصۃ المنہج میں ہے جو ایک دفعہ متعہ کرے تو اس کو درجہ امام حسنؑ کا ملے اور دو متعوں سے درجہ امام حسینؑ، تین متعہ کرنے سے

www.kitabmart.in

دربہ مولا علیؑ کا اور چار متعے کرنے سے درجۂ رسولِ مقبولؐ کا۔ سبحان اللہ زنا سے تم درجات علیا کو برابر کر دیا۔ کیا اب بھی تمہارے بے ایمان ہونے میں شبہ ہے۔

تقریرِ مناظرِ شیعہ

بعد خطبہ مبلغ اعظم مدظلہ نے فرمایا، حضرات! سُنی مناظر اصل موضوع کو ثابت نہیں کر سکا۔ لہٰذا ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ اصل موضوع ہے شیعہ کا ایمان اور اسلام۔ مسئلہ متعہ موضوع نہیں ہے۔ مگر مولوی محمد صدیق صاحب کے ہاتھ پہلے ہی جب کچھ نہیں رہا تو متعہ کا مسئلہ چھیڑ بیٹھے۔ مگر بچے میں اس کا بھی جواب دیئے دیتا ہوں۔

اوّلاً تو متعہ قرآن مجید سے ثابت ہے فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضہ (پ۔ سورہ نساء) یعنی پس جو متعہ کیا تم نے ساتھ اُس کے اُن عورتوں میں سے پس دیدو تم اُن کو اُجر اُن کے جو مقرر ہوئے۔

کُتبِ اہلسنّت سے متعہ کے ثبوت

اہل سُنت کی تفسیروں میں لکھا ہے کہ یہ آیت درباب متعہ نازل ہوئی ہے۔ دیکھئے تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۹۵ کی عبارت پڑھتا ہوں سنئے! ان المراد بھذہ الآیۃ حکم المتعۃ کہ مراد اس آیت سے حکم متعہ ہے اور تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۴۷۲ کی عبارت بھی سن لیجئے قد استدل بعموم ھذہ الآیۃ علی نکاح المتعۃ کہ اس آیت سے استدلال کیا گیا ہے اوپر نکاح متعہ کے اور دیکھئے تفسیر بیضاوی جلد ۱ صفحہ نزلت الایۃ فی المتعۃ کہ یہ آیت متعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اس کے بعد آپ نے مسلم شریف جلد اوّل صفحہ ۴۵۵ سے یہ حدیث پیش کی کہ رخص لنا ان نتکح المرأۃ بالثوب الی اجل ثم قرء عبد اللہ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔

www.kitabmart.in

کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ہم کو کپڑا دیکر نکاح متعہ کرنے کی اجازت دیدی۔ پھر عبداللہ نے یہ آیت پڑھی۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "اے لوگو! جو ایمان رکھتے ہو۔ خدا کی حلال کردہ پاک چیزوں کو حرام نہ کہو۔ اور اللہ کی حدود سے آگے نہ بڑھو۔" اب صحیح مسلم کی دوسری حدیث بھی سن لیجئے۔ کہ قال اخرج علینا منادی رسول اللہ فقال ان رسول قد اذن لکم ان تمتعوا یعنی متعۃ النساء۔

"کہ حضورؐ کے منادی نے ندا دی کہ تحقیق رسول خدا نے تم کو متعہ کرنے کا اذن دیدیا ہے یعنی متعۃ النساء۔ عورتوں سے متعہ۔"

پھر مبلغ اعظم نے اہل سنت کی تفسیر ابن جریر جلد ۵ صفحہ مطبوعہ مصر سے حضرت علی علیہ السلام کا یہ قول پیش کیا کہ قال علی علیہ السلام لو لا ان عمر نھی عن المتعۃ ما زنی الا شقی۔ کہ اگر عمر متعہ کو منع نہ کرتا۔ تو سوائے شقی ازلی کے کوئی زنا نہ کرتا۔ اور فرمایا کہ آپ کا متعہ کو زنا کہنا غلط ہے۔ کسی تفسیر یا حدیث سے متعہ بمعنی زنا دکھائیے؟ باوجود اصرار شدید کے مولوی محمد صدیق صاحب اس کو زنا نہیں کہتے رہے اور شیعوں کو خواہ مخواہ بے ایمان کہہ کر اپنا ایمان تباہ کرتے رہے۔ (مؤلف)

مبلغ اعظم نے فرمایا، مولوی محمد صدیق صاحب! ذرا توجہ فرمایئے۔ میرے ہاتھ میں تفسیر مظہری جلد ثانی ہے۔ اس کے صفحہ ۱۷۴ سورۃ نساء سے روایت سنیئے۔

روی النسائی والطحاوی عن اسماء بنت ابی بکر قالت فعلناھا علی عھد رسول اللہ۔

کہ حضرت اسماء ابوبکر کی بیٹی فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں خود متعہ کیا ہے۔

اب فرمایئے مولوی محمد صدیق صاحب کہ حضرت ابوبکر کی بیٹیاں بھی رسول خدا کے زمانے میں متعہ کیا کرتی تھیں یا زنا کیا کرتی تھیں۔ اگر متعہ کیا کرتی تھیں تو تم ان کے دل کو زنا کیوں کہتے ہو۔ کچھ تو شرم کرو۔ خلیفہ اول کی بیٹیوں کی عصمت پر حملہ نہ کرو۔

www.kitabmart.in

اَب تو متعہ کو زنا نہ کہو گے!

بس پھر کیا تھا سُنّی مناظر کے طوطے اُڑ گئے سارا دن اس کی حماقت پر ہنسنے لگی اور تالیاں بج گئیں سُنّی علماء ایک دوسرے کو خود ہی ملامت کرنے لگے ۔ ایک کہتا کہ جب پہلے ہی مولوی محمد صدیق سے کہا تھا کہ متعہ کا مسئلہ نہ چھیڑنا ۔ تو اس نے ایسا کیوں کیا دوسرا کہتا تھا کہ سخت غلطی کی ۔ تیسرا کہتا تھا، خواہ مخواہ شرمساری اُٹھانا پڑی ۔ اور صدر محترم حضرت لال حسین صاحب اختر روحِ رواں تحریک ختم نبوت مارے شرمندگی کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اپنا چہرہ چھپانے کی بے سود کوشش میں مصروف نظر آرہے تھے ۔

اس روایت کے پیش ہونے پر سُنّی مذہب کی عوام پر حقیقت کھل گئی ۔ اس شرمندگی سے بچنے کے لئے سُنّی علماء نے شیعہ مناظر سے کتاب طلب کی ۔ جب کتاب بھیج دی گئی تو اس عبارت کو دیکھ کر رہے سہے ہوش و حواس بھی جاتے رہے اور ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے ۔ تاکہ کہیں سے چلّو بھر پانی میسر آئے تو ڈوب کر اس ندامت سے خلاصی کرائیں ۔ مگر آگے ہوئے الفاظ واپس نہ ہو سکتے تھے ۔ بالآخر سُنّی مناظر اپنے پرانے حربے یعنی ڈھٹائی کو بروئے کار لا کر "مرتا کیا نہ کرتا" یوں گویا ہوا ۔

تقریر مناظر اہل سُنّت

متعہ کرنا اور بات ہے ۔ اس کا درجہ درجات پاکیزہ کے برابر ماننا دین میں عبارت ہے اگر آپ کے پاس جواب ہے تو مولوی اسماعیل صاحب جلدی دیں ۔

لیجئے ! یہ میرے ہاتھ میں مسلم شریف ہے ۔ اس میں متعہ تا قیامت حضور اکرمؐ نے حرام قرار دیا ہے ۔

تقریر مناظر شیعہ

حضرات ! سچ ہے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا میں پھر وہی بات عرض کرتا ہوں بار

www.kitabmart.in

کہ حضرت اسماء وغیرہ متعہ کو پاکیزہ سمجھ کر کرتی تھیں یا گناہ سمجھ کر۔ اگر گناہ سمجھ کر کرتی تھیں تو پھر ان کی پاکدامنی کہاں؟ اور اگر پاکیزہ سمجھ کر کرتی تھیں تو اعتراض کیسا؟ مولوی صاحب کی حالت پر مجھے خود رحم آتا ہے۔ اب ان کو متعہ کے خلاف تو کوئی دلیل نہیں ملتی، اس لئے فرماتے ہیں کہ متعہ کرنا اور بات ہے اور پاکیزہ ماننا اور بات۔ یہ ان کے اچھے ہتھیار ہیں اور صحابہ کرام کی ہر بیٹیوں پر حملہ ہے۔ اگر یہ کام پاکیزہ نہ ہوتا تو کرتی کیوں؟

مولوی محمد صدیق صاحب کے پاس اگر کوئی جواب ہوتا تو وہ ضرور دیتے۔ رہا متعہ کے درجات تو متعہ جو چیز بحکم خدا و رسولؐ و آئمہ طاہرین علیہم السلام ثابت ہوتا ہے تو اس کے درجات کیوں نہ ہوں۔ اور خصوصیت سے یہ کہ جب عمر نے اس کو مٹانا چاہا تو اس کے زندہ کرنے کا ثواب کیوں نہ ہو؟ جب کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے (دیکھئے مشکوٰۃ شریف ص۲۷)

من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید۔

کہ جس نے میری سنت کو پکڑا فسادات کے وقت پس اس کے لئے سو شہید کا ثواب ہوگا۔

باقی رہ گیا لفظ درجہ سو اس کا مطلب مولوی محمد صدیق صاحب کیا جانیں۔ دیکھئے ترمذی شریف ص۲۱۹

ان النبی اخذ بیدہ حسنؑ و حسینؑ وقال من احبنی واحب ھذین واباھما وامھما کان معی فی درجتی یوم القیامۃ۔

"حضورؐ نے حسنؑ اور حسینؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ کہ جس نے مجھ سے محبت کی اور ان دونوں کے ماں اور باپ سے محبت کی تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔

فرمایئے! اس حدیث کا کیا مطلب ہوا۔ کہ کیا وہ شخص رسولؐ بن جائے گا؟ یا یہ مطلب ہے کہ وہ قرب رسولؐ میں ہوگا۔ اگر اس کے معنے قرب رسولؐ کے ہیں تو پھر متعہ والی روایات میں قرب کا مطلب کیوں نہیں لیا جاتا۔ کہ در باب متعہ عمر کو چھوڑ کر حکم متعہ کو ماننے والا شخص محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کے قرب میں ہوگا۔ کیونکہ اس نے ان کے مذہب کی تائید کی اور بدعت عمر کا ستیاناس کیا۔ اور یہی مطلب حضورؐ نے مشکوٰۃ شریف کے متعہ

www.kitabmart.in

پر صاف اور واضح طور پر فرمایا ہے کہ من احب سنتی فقد احبنی کان معی فی الجنۃ (رواہ الترمذی)۔ کہ جس نے میری سنت سے محبت کی وہ میرے ساتھ ہوگا۔

حضرات! یہ ہے درجے کا مطلب شاید اسی درجہ کی آمید میں حضرت اسماء بنت ابی بکر نے متعہ کیا ہو۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ "مسلم شریف میں ہے کہ متعہ تا قیامت حرام ہے" حضور! اوّل تو صحیح مسلم تمہاری اپنی کتاب ہے۔ اگر جرأت ہے تو کسی شیعہ کتاب سے پیش کرو۔ کیونکہ دلیل ہمیشہ مسلمات خصم سے دی جاتی ہے۔ اصول مناظرہ کو کیوں چھوڑتے ہو۔ اگر مسلم شریف کے مطابق تا قیامت متعہ حرام ہو گیا تھا۔ تو رسول خدا کے بعد صحابہ کرام حضرت ابو بکر کے عہد میں اور نصف خلافت حضرت عمر تک مٹھی مٹھی آٹے اور کھجوروں پر کیوں کرتے رہے۔ ذرا آنکھیں کھول کر اپنی صحیح مسلم جلد اوّل ص۴۵۱ کی یہ روایت دیکھو۔ سنیئے اخبرنی ابو الزبیر قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول کنا نستمتع بالقبضۃ من التمر والدقیق الایام علی عہد رسول اللہ و ابی بکر حتی نھی عنہ عمر فی شان۔

"کہ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم زمانہ رسول خدا اور خلافت ابی بکر میں برابر متعہ کرتے رہے۔ حتی کہ عمر نے اپنی کسی مصلحت سے اس کو منع کر دیا"

پس پھر کیا تھا۔ مولوی محمد صدیق صاحب سے کوئی جواب بن نہ پڑا۔ آخری پانچ منٹ بھی ملے۔ مگر یوں رحم و کرم کی اپیل کر کے بیٹھ گئے کہ بھائیو! مناظرہ بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ خدارا نعرے نہ لگانا اور تالیاں نہ بجانا۔ مگر شیعہ جوش مسرت سے نہ رہ سکے نعرے لگائے اور قصائد پڑھے۔ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ کے گلے میں تقریباً تین صد روپیہ کا ہار پرو کر ڈالا گیا۔

اسی وقت مندرجہ ذیل افراد نے شیعہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور سید مظفر علی شاہ صاحب بخاری دام اقبالہ باوجود سنی ہونے کے مولوی محمد صدیق صاحب کی لاجوابی، خفت اور بے اعتدالی دیکھ کر ان کو چھوڑ گئے اور شیعہ مناظر کی تہذیب، تعلیم اور مذہب حقہ کے دلائل سے بہت متاثر ہوئے۔ مبلغ اعظم کے گلے میں سادات بڈھ اکبر شاہ نے مبلغ تین روپیہ کے نوٹوں کا ہار ڈالا۔ عوام نے فرط خوشی سے

www.kitabmart.in

فلک شگاف نعرے لگائے۔

۱۔ حافظ عبدالرحمٰن صاحب ساکن واہی جمن شاہ۔ فارغ التحصیل مدرسہ دارنی۔
۲۔ جمعہ قوم کھوارہ۔ ۳۔ غوثوں کھوارہ ولد جندوڈہ۔ ۴۔ برکت علی پنجابی۔
۵۔ الہ بخش ولد جام دین۔ ۶۔ جمال ساکن بستی گل محمد۔ ۷۔ جام مقبول ساکن واہی جمن شاہ۔ ۸۔ جام قابل ساکن۔ ۹۔ جام کبیر حسین ساکن باگوں۔ ۱۰۔ بڑے بڑے عالم اہل سنت والجماعت کے نام مصلحتاً نہیں دیئے گئے۔ علاقہ غازی پور۔ حلقہ جو عباسیاں ریاست بہاولپور میں تقریباً ۹۹ گھر قبولیت مذہب حقہ کا اعلان کر چکے ہیں۔

اہل حدیث حضرات کے

ایک اور مناظرہ

یہ مناظرہ بتاریخ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۵ء بمقام لامبڑے متصل مسیحی مریدکے ضلع شیخوپورہ میں جماعت اہل حدیث سے ہوا۔ گوث ہمایوں مولوی محمد صدیق صاحب کی شکست سے اہل حدیث طبقہ مایوس ہو چکا ہوا تھا۔ لہٰذا اب کی مرتبہ حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی بھی علماء اہل حدیث کی معیت میں اور اپنے شیخ الحدیث جناب مولوی عبداللہ صاحب روپڑی کے زیر سایہ شیعہ مناظر حضرت مبلغ اعظم مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب مدظلہ کے مقابلہ پر تشریف فرما تو ہو گئے۔ مگر آپ مخالص گکڑ کی کمک کے باوجود مولوی محمد صدیق صاحب سے بھی پست ہمت ثابت ہوئے۔ مختصر رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے:۔

موضع لامبڑے ایک گجروں کا موضع ہے جس کے واحد مالک چوہدری حاجی سلطان خاں صاحب ہیں۔ اس مناظرہ کی ابتدا یوں ہوئی کہ چوہدری دل محمد راجپوت ساکن بھٹیاں ضلع شیخوپورہ کو عالی جناب معلی القاب حاجی سلطان خاں صاحب گجر رئیس اعظم لامبڑے نے اس کو شیعہ ہونے کی وجہ سے بہت ہی سست کہا۔ حتیٰ کہ اس کو شیعہ ہونے کی وجہ سے اسلام سے خارج کرنے کی کوشش کی۔ اور چوہدری دل محمد چونکہ بے علم تھا۔ لہٰذا مولوی صاحب کے حملہ کی تاب نہ لا سکا اور کہا کہ میں کوئی مولوی نہیں ہوں۔ اگر ہمارا

www.kitabmart.in

کوئی عالم ہوتا تو آپ کی ہر بات کا جواب دے دیتا۔ اس پر جناب چوہدری سلطان صاحب رئیس اعظم لامبڑ نے از راہ مراسم شاہانہ و آداب خسروانہ فرمایا کہ لڑو جھگڑو نہیں ہم اگرچہ سنی ہیں لیکن ہم جانبین کا خرچ برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اپنے اپنے علماء کو بلا کر ہماری کوٹھی پر مناظرہ کر کے مسائل کا تصفیہ کر والو۔ ہم خرچ بھی برداشت کریں گے اور انتظام بھی کریں گے اور انشاء اللہ انصاف بھی کریں گے۔ اس پر چوہدری دل محمد اور مولوی محمد بشیر امام مسجد اہل سنت نے اپنے اپنے علماء بلانے کا انتظام کیا اور مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۶ء تاریخ مقرر ہوئی جس پر اہل حدیث کے تقریباً درجن بھر علماء پہنچ گئے جن میں حافظ عبداللہ روپڑی اور حافظ عبدالقادر اور حافظ عبدالرحیم کے خصوصاً اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ اور شیعہ کی طرف سے چوہدری دل محمد کی ہزار تگ و دو کے باوجود صرف مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب ہی میدان مناظرہ میں پہنچ سکے۔

اس مناظرہ کیلئے چار موضوع مقرر ہوئے تھے:۔

۱۔ ام المومنین حضرت عائشہ اور اعتراضات شیعہ

۲۔ خلافت اصحاب ثلاثہ

۳۔ مسئلہ متعہ

۴۔ مسئلہ ماتم حسین علیہ السلام

وقت مقررہ پر علماء اہل حدیث جنگ جمل، اور سورۃ تحریم اور مسئلہ متعہ سے اپنی دو اندیشی کے پیش نظر ویسے ہی جواب دے گئے اور مسئلہ خلافت سے بھی بھاگتے تھے مگر مبلغ اعظم نے کہا کہ حضرات! کم از کم دو موضوع تو ہوں لیکن وہ اپنی دریاب بدعت اور شرک خاص تیاری کے ماتحت صرف مسئلہ ماتم پر ہی بحث کرنا چاہتے تھے۔ مگر بصد مشکل لوگوں کے اصرار سے مسئلہ اصحاب ثلاثہ زیر بحث آیا۔ مگر پھر ان کی خلافت کے اثبات سے پہلو تہی کرتے رہے اور صرف ایمان ثلاثہ پر بحث کرنا چاہتے تھے مگر مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حضرات! آپ ان کے ایمان کو کیوں زیر بحث لاتے ہو۔ اگر خلافت راشدہ ثابت ہو گی تو سب کچھ ثابت ہو جائے گا۔ کیونکہ خلافت کے لئے ایما کامل شرط اول ہے (۱) اگر وہ خلافت پر قبضہ نہ کرتے علی علیہ السلام سے بجبر بیعت نہ مانگتے۔ (۲) سیدہ ناراض نہ ہوتی۔ (۳) واقعہ احراق۔ (۴) اور قرطاس ہوتا تو شیعہ

www.kitabmart.in

ہم ان کے اعمال سے تعرض بھی نہ کرتے۔ فساد و مفتہائے سداد رفع مسئلہ خلافت ہے اور یہی لوگوں کے بصد اصرار سے ان کو منوایا گیا۔ مگر جس پہلو سے وہ دوڑتے تھے وہاں پیش آئی خلافت ثابت نہ کر سکے۔ پھر اس پر بڑی بحث ہوئی کہ مسئلہ ماتم پر بحث مقدم ہے یا مسئلہ خلافت پر علمائے اہل حدیث اس پر بضد تھے کہ پہلے ماتم پر بحث ہو۔ مبلغ اعظم نے فرمایا پہلے مارو تو سہی! رونا تمہارے بعد میں۔ مسئلہ ماتم کسی طرح بھی مسئلہ خلافت پر مقدم نہیں ہو سکتا نہ طبعاً نہ شرعاً نہ اصولاً نہ تمہاری سابقہ فہرست کے مطابق۔ چنانچہ انہوں نے مسئلہ خلافت مانا اور مقدم کیا۔ ۲۶ دسمبر بوقت پونے گیارہ بجے مناظرہ شروع ہوا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ صدر مناظر متعلم مقرر ہوئے۔ چنانچہ حسب ذیل حضرات مناظر از جانب اہلحدیث حافظ عبدالقادر صدر۔ حافظ ابراہیم صاحب معاون حافظ عبداللہ صاحب۔ مناظر از جانب شیعہ مبلغ اعظم مدظلہ العالی مولانا محمد اسماعیل صاحب صدر۔ مولوی دین محمد صاحب واعظ ساکن اچھرہ لاہور۔ معلم حاجی سلطان خان صاحب کے فرزندان گرامی۔ خصوصاً چوہدری خدا بخش صاحب اور معلم اوقات چوہدری فضل احمد صاحب مقرر ہوئے۔ اس مناظرہ میں جو قابل ذکر باتیں ہوئیں وہ یہ ہیں۔ چوہدری صاحبان کا عدل و انصاف اس قابل ہے کہ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے ہمارا خیال ہے جتنے بھی مناظرے ہوئے ہیں باوجود سنی ہونے کے ایسے منصف اور عادل مہمان اور معلم ذمیدار ہم نے نہیں دیکھے۔ شیعہ سنی کو ایک ہی جگہ بٹھایا اور کھانا کھلایا عزت و احترام سے پیش آئے۔ دوران مناظرہ کسی غیر ذمہ دار کو چون و چرا نہ کرنے دیا۔ حالانکہ مجمع ہزاروں کی تعداد میں تھا اور پولیس کو پوری تسلی کرا دی اور مناظرہ اپنے حسن انتظام سے خود کروایا آخر اہلحدیث مولوی شیعہ مناظر کی آخری تقریر سے پیشتر بھاگنا چاہتے تھے اور اعتراضات کے جوابات سننے میں شور مچانا چاہتے تھے۔ مگر اللہ اکبر خدا کے بندوں کا انصاف فوراً مولانا صاحب کو لیٹا بٹھایا کہ ایک فریق آخر تک اٹھ نہ سکا اور پوری تقریر کرنے کا حق شیعہ مناظر کو دیا۔

اور آخر یہ فیصلہ بھی فرمایا کہ اگرچہ ہم سنی ہیں مگر ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ مناظر اہلسنت غیر معقول اور غیر مدلل گفتگو کرتا رہا اور شیعہ مناظر نے تمام جوابات دے دیئے اس بحث و مباحثہ میں شیعہ کامیاب رہے۔ بس چھڑ گیا تھا۔ حلقہ اہلحدیث میں صف ماتم بچھ گئی، پھر نے آخر کے

اسی سکوت میں مبتدل ہو گئی۔ اس وقت شیعہ سنی کی زبان پر تھا کہ شیعہ کا مولوی نہایت مدلل، معقول،

www.kitabmart.in

عالم اور شیر دل ہے۔ ایسے عالم سے مناظرہ کیلئے کوئی خاص عالم چاہیئے۔ یہ معمولی مقال آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ علمائے اہلحدیث نے جو اس مناظرہ میں بے اصولیاں بے اعتدالیاں اور بے علمیاں کی کوں وہ یہ ہیں۔ اوّل اصول کو چھوڑ کر فروع کو مقدم کرنا چاہتے تھے۔ دوم۔ کوئی خاص شرائط نہ کر سکے۔ بلکہ آخر پر سر عام رعب عامہ اور زمانہ نے ان کو مجبور کر دیا کہ مسئلہ خلافت پر پہلے بحث کرو۔ پھر مسئلہ امامت پر جس قدر زور شور کر رہے تھے، آخر کار کچھ بھی نہ دکھلا سکے۔

اپنے مسلمات سے انکار کیا۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی تحفہ اثنا عشریہ کے ماننے سے انکار کیا۔ حدیث غریب اور حدیث ضعیف میں فرق نہ کر سکے۔ لفظ سقیفہ کو بجائے غیر منصرف کے منصرف کہا اور اسکے علم ہونے سے انکار کیا اور حوالجات مسلمات خود کو بلا جواب چھوڑ گئے۔ فروع کافی میں ام کلثوم کی نسبت بنت علی کا لفظ نہ دکھلا سکے۔ آخر شرمسار ہوئے۔

الغرض مولوی حافظ عبدالقادر صاحب کچھ لیے دیئے ہوئے کہ اپنے معاون مولوی عبداللہ صاحب کو ساتھ لیکر روپوش ہو گئے۔ مناظر شیعہ کی روانی، حدیث خوانی شیرانہ تقریر صحیح استدلال مؤثر انداز قابل دید تھا۔ بنا بریں اس تمام علاقہ میں مذہب شیعہ کی صداقت کا سکہ بیٹھ گیا۔ آئندہ انشاءاللہ کہیں مناظرہ کی ضرورت ہوگی نہ شیعہ سنی تصادم ہوگا۔ کیونکہ عوام صداقت مذہب شیعہ کی مقبولیت کے قائل ہو کر رہ گئے ہیں اور چودھری صاحبان کے انصاف نے ہر شخص کو دم بخود کر دیا۔ مبلغ اعظم کی ہمت سے یہ مناظرہ بھی فتح ہو گیا۔ مذہب شیعہ کی اتمام حجت اس علاقہ میں ہو چکی ہے۔ اب انشاءاللہ تادیر مناظرہ کی ضرورت نہیں۔

www.kitabmart.in

تازک چوٹ

یعنی

مناظرہ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی لا مانع لحکمہ ولا ناقض لقضائہ ثم الصلوٰۃ والسلام علی سید انبیاءہ وسند اولیائہ محمد اوصیاءہ وخلفاءہ ولعنۃ اللہ علی اعدائہ۔

اما بعد، حضرات! ماہ جنوری ۱۹۶۸ء میں تین مناظرے ہوئے۔ ۱۷ جنوری کو مناظرہ علاقہ کلاچ والا ضلع بہاولپور میں مولوی عبدالستار تونسوی سے توحید و رسالت پر ہوا۔ کھلے میدان میں آمنے سامنے جس میں چالیس آدمی تھے مولوی علی ولی اللہ پڑھ کر منبر پر چڑھ کر عبدالستار کے سامنے شیعیت کا اعلان کر گئے اور تیس آدمی اس کے اثر سے بعد میں ہو گئے۔

اور مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۸ء کو گوجرانوالہ میں مسجد اہلحدیث کے اندر مولوی عبداللہ محدث مدرس بخاری شریف والی بازار گوجرانوالہ وغیرہ سے مذہب شیعہ کی صداقت امام حسین علیہ السلام کے جواز پر ہوا جو بہت کامیاب ہوا۔ ٹیپ ریکارڈ ہوا۔ اور اہلحدیث نے کیا کریں بوجہ ناکام ہو جانے کے بعد ازاں شائع نہ کئے اور تمام شہر اور علاقہ میں مذہب شیعہ کی دھاک بیٹھ گئی۔

اور مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۶۸ء کو مناظرہ سیالکوٹ جناب محمد صادق صاحب بلتستانی کے مکان میں نہایت حسن انتظام سے ہوا جس میں مولوی ساجد میر، مولوی شمس الحق اور مولوی منظور احمد دیوبندی بے رشی تھے، سے مسئلہ آل اور عصمت آل محمد پر مناظرہ ہوا۔ جس میں بفضلہ تعالیٰ مذہب حقہ کو ہر دو مسائل میں بہت کامیابی حاصل ہوئی اور اپنوں اور بیگانوں نے تسلیم کیا۔ صبح تمام سیالکوٹ میں شیعیت کی [illegible]

www.kitabmart.in

رات مناظرہ میں علماء اہلحدیث کی حالت قابل دید تھی۔

اگرچہ اس تمام شرارت کے بانی مبانی مولوی منظور احمد صاحب جھگڑالو تھے۔ مگر وہ پہلے ہی میدان مناظرہ کی صورت دیکھ کر راہ فرار اختیار کر گئے اور دیگر علماء اہلحدیث اس میدان کے مرد نہ تھے۔ بہرحال ان کو بہت ہی شکست ہوئی جس کو خود اہلحدیث اور اہل سنت مان گئے جس کا اعتراف انہوں نے خود اپنے رسالہ میں کیا ہے۔

چنانچہ رسالہ کشف الغمہ ص۱۱ حاشیہ ۹ پر لکھتے ہیں کہ مگر اگلے روز جس کو ہمیں بہت افسوس ہوا کہ چند اہلحدیث افراد فریق اہل السنت کے اہل حدیث مناظر سے ذاتی عداوت و حسد رکھتے تھے وہ اس کامیابی پر بہت خوش ہیں اور شیعہ فریق کے اس جھوٹے پراپیگنڈے کو اپنی باتوں سے مزید ہوا دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ایک اہل السنت مناظر تو میدان سے ڈیسے ہٹ گیا اور دوسرے کو بھی کوئی خاص کامیابی نصیب نہیں ہوئی الخ۔ الحق ما شهدت به الاعداء

لیجئے! ان کی اس اپنی تحریر میں خود اہل حدیث اور اہل السنت کا بیان موجود ہے۔ کہ مولوی منظور احمد صاحب تو فرار ہو گیا اور دوسرا کامیاب نہ ہوا۔ اب اس سے زیادہ شیعہ کی شکست اور کیا نشانی ہو سکتی تھی کہ اپنے اور بیگانے مان گئے۔ مگر انہوں نے اپنی شکست اور شکست کو مٹانے کے لئے بعد میں ایک رسالہ بنام "کشف الغمہ عن تحقیق لفظ الآل وعصمۃ الائمہ" لکھ دیا جس کی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیونکہ مناظرہ کی نوبت اس وقت آتی ہے جب رسائل و کتب سے بات اوجھل ہو جاتی ہے اور رسائل و کتب سے فیصلہ نہیں ہوتا تو پبلک کے سامنے مناظرہ ہوتا ہے اور لوگ سن کر حق و باطل کا فیصلہ خود کرتے ہیں۔ لیکن اگر پھر رسائل شروع ہو جائیں تو دور اور تسلسل لازم آتا ہے۔ جو باطل ہے۔ حقیقت الامر یہ ہے کہ سیالکوٹ کے مناظرہ میں جو علماء شامل ہوتے وہ اس میدان کے مرد نہ تھے۔ ورنہ تمہیں مارخان بننے کہلانے کو تو ہر کسی کا دل چاہتا ہے مگر اس فن میں بالکل اناڑی تھے۔ نہ دعویٰ و دلیل کا پتہ نہ موضوع کی خبر نہ پتہ کہ اس مسئلہ میں شیعہ سنی کا اختلاف کیا ہے؟ جانبین کے دلائل کیا ہیں حقیقت کیا مجاز کیا؟ مبادی اور مسائل کیا ہیں۔ مناظرہ کی ترتیب طبعی کیا جو منہ میں آیا کہہ دیا۔ جو نظر آیا لکھ دیا۔ اور ہمارے دوستوں کو شیعہ کے علاوہ علم کی ضرورت بھی نہیں۔ کیونکہ جتنا علم میں جائے میں حقیقت کا ادراک ہوتا جاتا ہے۔ شیعیت قریب آتی ہے لہٰذا بہتر یہی سمجھتے ہیں کہ ظاہر سطحی پراپیگنڈہ جتنا شیعہ کے خلاف ہوتا رہے اچھا ہے

www.kitabmart.in

جب غلط پروپیگنڈے سے بات نہیں بنتی تو سیاست میں چلے جاتے ہیں کہ لوگو خبردار، اُٹھو تعلیم کرو، بچ جاؤ، حکومت کو تار دو، ریلی کرو، ریزولیوشن پاس کرو، عظمتِ صحابہ کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ کوئی ہے جو حقائق کی روشنی میں ان کے آل محمد کے مذہب کے دلائل کا جواب دے سکے۔ اگر دنیا ایسا کر سکتی تو حدیث قرطاس میں حکم رسول پر شور شغف کیوں ہوتا؟ حسبنا کتاب اللہ کہہ کے حدیث رسالتمآب کا انکار کیوں ہوتا؟ سقیفہ میں خلیفہ کے تقرر پر اہل بیت کو کیوں چھوڑا جاتا؟ سعد بن عبادہ کو مارا کیوں جاتا؟ خاتونِ معظمہ کے دعویٰ کے خلاف قرآن کو چھوڑ کر دوسری طرف رخ کیوں ہوتا؟ فدک انصاف کرتی تو ابوالحسن خلافت سے محروم کیوں ہوتے؟ آپ کی خلافت میں باغیوں کے طرفدار کیوں ہوتے؟ صفین جمل کے معرکے، زبیر حسن، شہادت حسین سب اس بے ظلم انصافی کے مظاہرے اور کرشمے ہیں ورنہ الحق مع علی و القرآن مع علی مسئلہ غدیر یقین حدیثیں ہیں۔

الغرض ان کا یہ رسالہ لکھنا ان کی خفت اور شکست کی نشانی ہے۔ ورنہ جو کچھ میدان میں ہوا لوگوں نے سن لیا، قطع کے بعد مشق کیا۔

مگر اب ان کے رسالہ کشف الغمہ سے غلط تاثر پیدا ہو رہا ہے، بار بار خط آ رہے ہیں کہ اس کا جواب دو۔ اگرچہ ہمیں فرصت نہیں تاہم مومنین کی تسکین جاہلین کو تلقین کے لئے اس کا جواب ضروری ہے۔

اَلجَواب

ان کے رسالہ کا نام "کشف الغمہ عن تحقیق لفظ اولیٰ و عصمۃ الائمہ" ہے یہ رسالہ اور اس کی تحقیق مذاہب سیالکوٹ سے شائع ہوا ہے جو ہر تن غلط ہے اس کو بیٹھ کر لکھا گیا ہے۔ جو کچھ مبلغ اعظم صاحب نے شیعہ کی طرف سے پیش کیا اس کا تو اس رسالہ میں عشر عشیر بھی نہیں۔ کتمان حق پر مبنی ہے۔ حق چھوڑا اور باطل جوڑا گیا ہے اور اہل حدیث المعروف وہابیوں کے بھی عجب اوزار ہیں جن کی سعی صرف آلِ محمد کے خلاف ہوتی ہے ایک منڈی کا مونگی میں اور شبان اہل حدیث ہے جن کی طرف سے یزید کی حمایت میں رسالہ شائع ہوا ہے یہ سیالکوٹ کا اوزار ہے جو آلِ محمد کے خلاف ہے کہ جو ہم نے بدلا لیا

www.kitabmart.in

ہے اور عصبت آئمہ طاہرین کو مٹا رہا ہے۔

وہابی کی اصل خوارج ہے جن کو علی مرتضٰے شیر خدا نے قتل کیا تھا۔ کیونکہ وہ متشدد اور متعصب فی الدین تھے مگر ان کی اصل مختلف فرقوں میں اب بھی باقی ہے جن سے لبسا اوقات تکفیر علی مرتضٰے ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ جیسا کہ مشکوٰۃ شریف ص۵۳۵ باب المعجزات فصل اول سے چند اقتباسات عرض کرتا ہوں۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

کہ رسالتمآبؐ نے خارجیوں کے مورث اعلےٰ کے قاتل سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دے یہ اکیلا نہیں ہے اس کے اور بھی ساتھی ہیں جن کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ قرآن پڑھیں گے مگر حلقوم سے نیچے نہ جائیگا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ایک روایت ہے یخرجون علی خیار فرقتہ من الناس" کہ بہترین گروہ کے اوپر خروج کریں گے یعنی حضرت علیؑ اور ان کے اصحاب کے خلاف خروج کریں گے یعنی شیعہ کے دشمن ہوں گے۔

فی روایۃ اقبل رجلٌ غائر العینین ناتی الجبھۃ کث اللحیۃ مشوف الوجنتین محلوق الرّاس فقال یا محمد اتق اللّٰہ فقال فمن یطع اللّٰہ اذا عصیتہ فیامننی اللّٰہ علی اھل الارض فلا تامنونی فسال رجل قتلہ ممتنع فلما ولی قال ان من ضئضئ ھذا قومًا یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الاسلام مروق السّھم من الرّمیۃ فیقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۵۳۵)

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص آیا، آنکھیں گہری، پیشانی اٹھی ہوئی، ڈاڑھی گھنی، رخسار اونچے، سر منڈا ہوا۔ کہا اے محمدؐ! خدا سے ڈر۔ حضورؐ نے فرمایا افسوس! اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تو اس سے ڈرنے والا کون۔ اللہ نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا تم مجھے امین نہیں سمجھتے تو ایک صحابی نے اس کے قتل کی درخواست کی۔ حضورؐ نے فرمایا

www.kitabmart.in

یہ اکیلا نہیں اس کی قسم اور اصل سے اور بھی ہیں جو اس کے مذہب پر ہوں گے۔ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن حلقوم سے نیچے نہ اترے گا۔ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ مشرکوں، بت پرستوں کو چھوڑ کر اہل اسلام سے لڑیں گے۔ اگر میں پاؤں تو قوم عاد کی طرح ان کو قتل کروں (قتل خوارج کا حق صرف علی علیہ السلام کو تھا اب نہیں ہے)۔

حضرات! ذرا خوارج کا عقیدہ، نظریہ، عمل، حدیث رسول سرکار دو عالم پڑھیے کہ کچھ ان بزرگوں کے مشابہ ہیں یا نہیں؟

لہٰذا اگر یہ شیعہ کے خلاف رسائل نہ لکھیں اور پروپیگنڈہ نہ کریں اور یزید کی حمایت میں رسائل نہ لکھیں تو اور کیا کریں۔ منافقوں کو حضرت علیؑ سے بغض تھا کہ ان نے ہمارے بزرگوں کو اُحد، بدر، خندق میں قتل کیا۔ لہٰذا اس بغض کا اظہار اب تک ہوتا رہتا ہے۔

مذہب شیعہ کی تصدیق اور تحقیق

رسالہ کشف الغمۃ کی پہلی سطر میں ہی شیعہ عقائد پر حملہ کر دیا گیا ہے کہ یہ راہ حق سے ہٹے ہوئے فرقوں سے ہے حالانکہ حق حضرت علیؑ کے ساتھ ہے اور قرآن حضرت علیؑ کے ساتھ ہے اور جنت حضرت علیؑ کے ساتھ ہے اور اللہ اور رسول بھی حضرت علیؑ کے ساتھ ہیں اور شیعہ حضرت علی علیہ السلام اور ان کی معصوم اولاد کے ماننے والے مذہب کا نام ہے۔

شیعۃ الرجل بالکسر اتباعہ والانصار وحدہ بالقلب هذا الاسم علی کل من یتولی علیا واہل بیتہ حتی صار اسما لهم خاصا۔

قاموس اللغات ص۳۱۰ جلد ۳ مطبوعہ مصر۔ کہ کسی مرد کے تابعداروں اور مددگاروں کو شیعہ کہتے ہیں اور یہ اسم بالغلبہ ہے ان لوگوں کا جو حضرت علیؑ اور ان کے اہل بیت سے محبت کرتے ہیں حتیٰ کہ یہ ان کا خاص نام ہو چکا ہے۔

مقدمہ فتح الباری ص۴۶۹ جلد ۱ میں ہے "والتشیع محبۃ علی وتقدیمہ

www.kitabmart.in

[illegible] عن علامہ علی ابی بلتو عمر فھو غالٍ فی شیعتہ" کہ مذہب
شیعہ حضرت علیؓ کی محبت اور صحابہ کرام پر ان کو مقدم کرنے کا نام ہے۔ پس جس شخص نے
حضرت ابوبکر اور عمر پر بھی ان کو مقدم کیا وہ غالی شیعہ ہے۔

تحفہ اثنا عشریہ ص۲۵ میں شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:۔
اقوام کہ بشیعہ ملقب شدند جماعت از مہاجرین و انصار و تابعین ایشانند کہ
مشایعت و متابعت حضرت مرتضیٰ نمودند در وقتیکہ جناب ایشان خلیفہ شدند و
ملازمت صحبت اختیار نمودند و محاربین ایشان جنگ نمودند و مطیع امر و نواہی ایشان
ماندند و ایشان را شیعہ مخلص گویند و ابتدائے این لقب در ۳۷ھ بود از ہجرت۔

ترجمہ:۔ کہ پہلے جو لوگ لقب شیعہ سے مشہور اور منسوب ہوئے وہ صحابہ کرام تھے
مہاجرین اور انصار اور تابعین کی وہ جماعت جنہوں نے معاویہ کے مقابلہ میں حضرت علیؓ
کی تابعداری اور پیروی کی۔ جب جناب ان کے خلیفہ ہوئے اور ان کی صحبت اختیار کی
اور ان کے دشمنوں سے جنگ کی اور ان کے امر و نہی کے مطیع ثابت ہوئے ان کو شیعہ مخلصین
کہتے ہیں۔ اس لقب کی ابتدا ۳۷ھ ہجری میں ہوئی۔

پھر حضرات! یہ ہے شیعہ کی ابتداء من حیث الجماعت ورنہ من حیث
الاعتقاد و الاصول تو ابتدائے آفرینش سے مذہب شیعہ چلا آرہا ہے۔ شرح
مواقف ص۷۵۲ میں اہل السنت کے علم کلام اور عقائد کی معتبر کتاب اَلْفِرْقَةُ
النَّاجِيَةُ مِنْ كِبَارِ الْفِرَقِ الْاِسْلَامِيَّةِ اَلشِّيْعَةُ هُمُ الَّذِيْنَ شَايَعُوْا
عَلِيًّا فَقَالُوْا بِاِمَامَةِ الْاِمَامِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالنَّصِّ اِمَّا جَلِيًّا وَاِمَّا خَفِيًّا
وَاعْتَقَدُوْا اَنَّ الْاِمَامَةَ لَا تَخْرُجُ عَنْهُ وَعَنْ اَوْلَادِهٖ وَاِنْ خَرَجَتْ
فَاَمَّا بِظُلْمٍ يَعْقُوْنَ مِنْ غَيْرِهِمْ۔

ترجمہ:۔ کہ اسلام کے بڑے فرقوں میں سے بڑا فرقہ شیعہ ہے اور شیعہ
وہ ہیں جنہوں نے حضرت علیؓ کی پیروی کی اور اس باب کے قائل ہوتے ہیں کہ علیؓ حق کا امام ہے
بعد سرکار دو عالمؐ کے نص کے ساتھ خواہ وہ نص جلی یا خفی۔ اور شیعہ کا یہ بھی اعتقاد ہے
کہ امامت حضرت علیؓ اور ان کی اولاد سے باہر نہیں جا سکتی۔ اگر کبھی امامت باہر گئی ہے تو
یا ظلم سے گئی یا تقیہ سے۔

www.kitabmart.in

مذہب شیعہ قرآن مجید میں

وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ پ۲۳ ۔ سورۃ الصافات ۔ اور تحقیق تابعوں

اس کے البتہ ابراہیم ہے ۔ ترجمہ از شاہ رفیع الدین

وہر آنکہ از اتباع نوح بود ابراہیم ۔ ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

وہر آنکہ از پیروان اوست ابراہیم ۔ ترجمہ شیخ الہند فارسی ص۴۲۵

اور نوح کے طریقہ والوں سے ابراہیم بھی تھے ۔ ترجمہ اشرفی ص۴۰۶

اور نوح کے طریقہ والوں میں سے تھے یعنی متفق فی الاصول میں ابراہیم بھی تھے ۔ تفسیر بیان القرآن ص۵۵۸ ۔ چوتھی قطع مطبوعہ لاہور ۔ تاج کمپنی اور تفسیر موضح القرآن ص۴۶۹ میں ۔ تحقیق تابعداری کرنے والوں نوح کے سے البتہ ابراہیم ہے ۔ یعنی اصول شرع کے میں اور طریق توحید کے ہیں تابعدار اس کا تھا ۔

ہم نے آیہ شریفہ کے متعدد ترجمے اس لئے نقل کئے ہیں تاکہ غلط تاویلیں کرنے والے کچھ شرما جائیں اور غلط تاویلات سے باز آجائیں ۔ اب ہم اہل السنت کی مشہور و معتبر تفسیریں اس آیت کے متعلق نقل کرتے ہیں تاکہ ایک محقق کیلئے سابق تحقیق میں اضافہ ہو جائے ۔

اِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ کے متعلق عربی تفسیریں

وان من شیعتہ ای متبع تابعہ فی اصل الدین لابراھیم و
ان طال الزمان بینھما وھو اثنان وستمائۃ واربعون سنۃ وکان
ابینھما ھود وصالح ۔ تفسیر جلالین ص۳۷۶

اور تحقیق شیعہ سے یعنی حضرت ابراہیم ان لوگوں میں سے جنہوں نے حضرت نوح علیہ السلام

www.kitabmart.in

کی اصل دین میں تابعداری کی۔ اگرچہ ان دونوں کے درمیان لمبا عرصہ گذر چکا تھا۔ یعنی دو ہزار چھ سو چالیس سال گذر چکے تھے۔

تفسیر بیضاوی ص۱۳۲ جلد دوم علی حاشیۃ القرآن مطبوعہ مصر۔ وان من شیعتہٖ ممن شایعہٗ فی الایمان و اصول الشریعۃ کہ حضرت ابراہیم نوح علیہ السلام ایمان اور اصول شریعت میں تابعدار تھے۔

حاشیہ بیضاوی شیخ زادہ ص۱۵۷ ممن شایعہٗ فی الشریعۃ اصولھا وفروعھا وشیعۃ الرجل اتباعہٗ و انصارہٗ من شایعہٗ شیاعًا الیٰ تبعہٗ۔

کہ حضرت ابراہیم ان لوگوں سے جو حضرت نوح کی شریعت، اصول اور فروع میں تابعدار تھے اور شیعہ کے معنی تابعدار کے اور مددگار کے ہیں۔

بقول صحابہ اور تابعین اس آیت کی تفسیر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرَاھِیْمَ یَقُوْلُ مِنْ اَھْلِ دِیْنِہٖ وَقَالَ مُجَاھِدٌ عَلٰی مِنْھَاجِہٖ۔

تفسیر ابن کثیر جلد چہارم ص۱۲ حضرت عبداللہ بن عباس ترجمان القرآن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان من شیعتہٖ لابراھیم کے معنے یہ ہیں کہ حضرت ابراہیم حضرت نوح کے اہل دین سے تھے اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے طریقہ اور سنت پر چلنے والوں میں سے تھے۔

اہلحدیث کی مشہور تفسیر فتح القدیر مصنفہ علامہ شوکانی جلد چہارم ص۳۸۹ میں ہے:۔

ثم بینہٗ قصۃ ابراھیم و بین انہٗ ممن شایع نوحًا فقال و ان من شیعتہٖ لابراھیم ای من اھل دینہ وممن شایعہٗ ووافقہٗ علی الدعاء الی اللہ والی توحیدہٖ والایمان بہٖ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قصہ حضرت ابراہیم کو ذکر فرمایا اور بیان کیا کہ حضرت ابراہیم ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت نوح کی پیروی کی اور موافقت کی اللہ کی طرف

www.kitabmart.in

دعوت دیتے ہیں اللہ کی طرف اور اس کی توحید اور اس کے ساتھ ایمان لاتے ہیں۔

فضائل شیعہ اور حدیث شریف

اب ہم اہل حدیث اور اہل السنت کی مستند تفسیروں سے چند حوالے فضائل شیعہ خیر البریہ کے پیش کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ جن کو حق سے پھیرے کہا جا رہا ہے قرآن و حدیث میں ان کی اصل کیا ہے۔

لیجئے اہل حدیث کی معتبر تفسیر فتح البیان مصنفہ نواب صدیق حسن بھوپالی ص ۳۳۳ جلد دہم مطبوعہ مصر میں ہے۔

عن جابر بن عبد اللہ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاقبل علیؑ فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والذی نفسی بیدہ ان ھذا وشیعتہ لھم الفائزون یوم القیامۃ ونزلت ان الذین آمنوا الآیۃ فکان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اقبل قالوا قد جاء خیر البریۃ۔

حضرت جابر ابن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ تحقیق یہ علی اور اس کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہوں گے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم الخیر البریۃ۔ اس دن سے جب بھی حضرت علیؑ آتے تو صحابہ کرام ان کو خیر البریہ کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ کہ خیر البریہ آیا۔ خیر البریہ یعنی تمام مخلوق سے بہتر اور افضل۔ اس حدیث سے حضرت کی افضلیت اور شیعہ کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ قرآن کا مذہب اور رسول اللہ کے فرمان کا مذہب ہے

قولہ:۔ مگر باوجود مذہب شیعہ کی بنیاد جن عقائد پر ہے ان میں دو عقیدے بڑے اہم ہیں۔

۱۔ جس طرح نبی معصوم اور واجب الاطاعت ہوتے ہیں اسی طرح شیعوں کے امام بھی

www.kitabmart.in

معصوم ہیں اور نجات کے لئے ان کی اطاعت ضروری ہے۔

الجواب

بیشک شیعہ کا عقیدہ ہے کہ انبیاء اور آئمہ طاہرین معصوم ہیں اور واجب الاطاعت ہوتے ہیں۔

کما قال شیخنا الصدوق اعتقادیہ نور اللہ مرقدہ

اعتقادنا ان حجج اللہ علی خلقہ بعد نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الائمۃ الاثنا عشر وھم امیر المومنین علی بن ابی طالب ثم الحسن ثم الحسین ثم علی بن الحسین ثم محمد بن علی ثم جعفر بن محمد ثم موسیٰ بن جعفر ثم علی بن موسیٰ ثم محمد بن علی ثم علی بن محمد ثم الحسن بن علی ثم محمد بن الحسن الحجۃ القائم بامر اللہ صاحب الزمان وخلیفۃ الرحمٰن فی ارضہ الحاضرہ فی الامصار الغائب عن الابصار صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین واعتقادنا فیہم انہم اولوا الامر الذین امر اللہ بطاعتہم وانہم شہداء علی الناس وانہما ابواب اللہ والسبیل الیہ والادلاء علیہم وانہم مہبط علمہ وتراجمۃ وحیہ وارکان وحیہ وانہم معصومون من الخطاء والزلل وانہم الذین اذہب اللہ عنہم الرجس وطہرہم تطہیراً وانہم المجزات والدلائل وانہم امان لاہل الارض کما ان نجوم السماء امان لاہل السماء ومثلہم فی ہذہ الامۃ کسفینۃ نوح من رکبہا نجی او کباب حطۃ وانہم عباد اللہ المکرمون الذین لا یسبقونہ بالقول وہم بامرہ یعملون ونعتقد فیہم ان حبہم ایمان وبغضہم کفر وان امرہم امر اللہ ونہیہم نہی اللہ وطاعتہم طاعۃ اللہ ومعصیتہم معصیۃ اللہ وولیہم ولی اللہ وعدوہم عدو اللہ ونعتقد ان الارض لا تخلو من حجۃ اللہ علی خلقہ واما ظاہراً مشہوراً او اما خافیاً مغموراً ونعتقد ان حجۃ اللہ فی ارضہ وخلیفتہ فی عبادہ فی زماننا

www.kitabmart.in

هذا هو القائم المنتظر محمد بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیهم السلام وانه هو الذی اخبر به النبیؐ عن الله باسمه ونسبه وانه هو الذی یملاء الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت ظلماً وجوراً وانه هو الذی یظهر الله به دینه لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون وانه هو الذی یفتح الله علی یدیه مشارق الارض ومغاربها حتی لا یبقی فی الارض مکاناً الا نودی فیها بالاذان ویکون الدین کله لله وانه هو المهدیؐ الذی اخبر به النبی وانه الذی اذا خرج نزل عیسیٰ بن مریم یصلی خلفه ویکون المصلی انا حتی خلفه کمن کان مصلیاً خلف رسول الله لانه خلیفة ونعتقد انه لا یجوز ان یکون القائم غیره بقی فی غیبة ما بقی ولو بقی غیبة عمر الدنیا لم یکن القائم غیره لان النبیؐ عمر الدنیا لم یکن والقائم غیره لان النبی والائمة دلوا علیه باسمه ونسبه وبه نصوا وبه بشروا صلوات الله علیهم اجمعین وقد اخرجت هذا الفصل فی کتاب الهدایة۔

باب الاعتقاد فی العصمة

قال الشیخ ابو جعفر اعتقادنا فی الانبیاء والاوصیاء والملائکة انهم معصومون مطهرون من کل دنس۔ وانهم لا یذنبون ذنباً لا صغیرة ولا کبیرة ولا یعصون الله ما امرهم ویفعلون ما یؤمرون ومن نفی عنهم العصمة فی شیٔ من احوالهم فقد جهلهم فهو کافر واعتقادنا فیهم انهم معصومون موصوفون بالکمال والتمام والعلم من اوائل امورهم واواخرها لا یوصفون فی شیٔ من احوالهم بنقص ولا عصیان ولا جهل۔

www.kitabmart.in

ترجمہ:- اور ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مخلوقات پر حجتِ خدا حضرات آئمہ اثنا عشر ہیں۔ ان سب سے اوّل حضرت امیر المومنین علیہ السلام پھر حضرت امام حسنؑ پھر امام حسینؑ پھر امام زین العابدینؑ پھر امام محمد باقرؑ پھر امام جعفر صادقؑ پھر امام موسیٰ کاظمؑ پھر امام علی رضاؑ پھر امام محمد تقیؑ پھر امام علی نقیؑ پھر امام حسن عسکریؑ پھر حضرت حجت علیہم السلام خلیفہ ہوئے (بارہویں امام) حکم خدا کو قائم کرنے والے امام زمانہ زمین پر خلیفۃ اللہ شہروں میں موجود نظروں سے غائب ہیں خدا کی رحمت اور درود ان حضرات پر نازل ہو۔

ان بزرگوں کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ یہ حضرات صاحبانِ امر ہیں جن کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے۔ اور یہ حضرات تمام آدمیوں کے گواہ اور علم الٰہی کے ابواب اور اس کی طرف پہنچنے کے لئے راہ اور دلیل ہیں اور اس کے علم کے مخزن ہیں اور اس کی وحی کے ترجمان اور کان ہیں۔ وہ سب کے سب خطاؤں اور لغزشوں سے معصوم ہیں اور یہ وہی حضرات ہیں جن سے خدا نے پلیدی کو دور رکھا، اور جتنا چاہیئے تھا اُتنے درجے کا ان کو پاکیزہ بنایا۔ ان کے پاس معجزے اور دلیلیں تھیں۔ یہ حضرات تمام اہل زمین کے واسطے امان ہیں جس طرح کہ ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں اور ان بزرگوں کی مثال اس اُمت میں کشتیٔ نوحؑ کا مانند ہے اور یہ سب خدا کے بزرگ بندے ہیں جو کسی بات میں اس پر سبقت نہیں لے گئے اور، ہی کے حکم کے مطابق عمل کرتے رہے اور ہم ان حضرات کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کی محبت ایمان ہے اور عداوت ان سے کفر ہے۔ ان کا حکم خدا کا فرمان ہے۔ ان کی ممانعت خدا کی ممانعت ہے۔ ان کی پیروی خدا کی اطاعت ہے۔ ان کی نافرمانی خدا کی معصیت ہے۔ ان کا دوست خدا کا دوست ہے اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ اور یہ بھی ہمارا عقیدہ ہے کہ زمین خالی نہیں رہ سکتی ایسے شخص سے جو بندگانِ خدا پر اس کی حجت ہو خواہ وہ ظاہر و مشہور ہو یا مخفی اور پوشیدہ ہو۔

اور یہ بھی ہمارا عقیدہ ہے کہ زمین پر خدا کی حجت اور بندوں پر اس کا خلیفہ اس زمانہ میں حضرت قائم منتظر محمد بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ہیں۔

www.kitabmart.in

اور یہ وہی جناب ہیں جن کے نام و نسب کی حضرت نبیؐ نے خبر دی تھی اور آپ ہی زمین کو عدل اور داد سے اس طرح بھر دیں گے کہ جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

اور آپ ہی کے ذریعہ سے اللہ اپنے دین کو ظاہر کر کے تمام دینوں پر اس کو غالب کر دے گا۔ اگرچہ مشرک اس سے کراہت کریں گے اور اللہ آنحضرتؐ کے ہاتھوں پر زمین کو مشرق سے مغرب تک فتح کر دے گا یہاں تک کہ زمین پر کوئی جگہ باقی نہ رہے گی۔ مگر یہ کہ اس جگہ سے آوازِ اذان آئیگی اور ساری دنیا میں اللہ ہی کا دین ہوگا۔

اور یہ جناب وہی مہدی ہیں جن کی خبر رسول اللہ نے دی ہے اور جبکہ یہ جناب ظاہر ہوں گے تو اس وقت حضرت عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اور آنحضرتؐ کے پیچھے نماز پڑھنے والا ایسا ہوگا کہ اس نے رسول اللہ کے پیچھے نماز پڑھی ہو۔ کیونکہ وہ حضرت جناب رسول خدا کے خلیفہ ہیں۔

اور ہم یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان جناب کے سوا کوئی شخص قائم نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ جناب طولانی مدت تک غائب رہیں اور آئمہ اہل بیت نے ان حضرات کے نام و نسب کو بتلا دیا ہے اور خلافت آنحضرتؐ پر نص فرما دی ہے اور ان کے ظہور کی بشارت دی ہے۔ خدا کا درود ان پر نازل ہو۔ میں نے اس فصل کو کتاب الہدایہ میں درج کیا ہے۔

عصمت کے متعلق عقیدہ

شیخ ابو جعفر نے فرمایا ہمارا اعتقاد نبیوں اور وصیوں اور فرشتوں کے بارے میں یہ ہے کہ یہ سب معصوم ہیں۔ ہر قسم کی نجاست سے پاک ہیں۔ انہوں نے کبھی گناہ نہیں کیا۔ نہ صغیرہ کے یہ حضرات مرتکب ہوئے اور نہ ہی کبیرہ ان سے سرزد ہوا۔ یہ حضرات حکم الٰہی کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے موافق اس کے عمل کرتے ہیں اور جو شخص ان کی عصمت کا کسی حال میں کچھ بھی انکار کرے تو وہ ان سب کے رتبے سے جاہل ہے اور جو شخص اللہ سے جاہل ہو وہ کافر ہے۔

اور ہمارا عقیدہ ان حضرات کے بارے میں یہ ہے کہ یہ سب معصوم ابتدا سے آخر تک کمال اور فضیلت صفات اور علم سے موصوف ہیں۔ کسی حال میں یہ حضرات کچھ بھی نقصان

www.kitabmart.in

اور جہالت سے متصف نہیں ہو سکتے۔ (دیکھئے اعتقادیہ شیخ صدوق مطبع اثنا عشری دہلی صفحہ ۸۴ تا ۸۷)۔

اعتراض سُنّی و وَہابی

شیعہ عقائد (راہِ حق سے ہٹے ہوئے فرقوں کے دستور کے مطابق گذشتہ صدیوں سے کئی رنگ بدلتے رہے ہیں) مگر موجودہ مذہب شیعہ کی بنیاد جن عقائد پر ہے ان میں درج ذیل دو عقیدے بڑے اہم ہیں۔

جوابِ شیعہ

حضرات! یہ ان سادہ لوح خال الذہن بے مطالعہ کنوئیں کے مینڈک مولویوں کی قرآن اور حدیث و تاریخ سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے ورنہ مذہب شیعہ خیر البریۃ وہی صراط مستقیم، سبیل اقوم، عروۃ الوثقیٰ، حبل اللہ المتین ہے جس کی بنیاد قرآن و حدیث کے مطابق ملتِ ابراہیم حنیف و صراط مستقیم پر ہے۔ اس کے اصول و فروع ثابت از قرآن و حدیث ہیں۔ دیکھو من یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ کہ بے وقوفوں کے سوا ملتِ ابراہیم سے کون منہ پھیرتا ہے۔ مذہب شیعہ کی بنیاد امام کامل اور شیعہ پر ہے اور یہ تینوں لفظ شیعہ کے ثابت از ابراہیم بقرآن کریم ہیں۔

لفظِ امام

وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کی امامت کا مدار استحقاق بالفضائل اور انی جاعلک للناس اماما کی نص پر ہے اور من ذریتی سے اختصاص

www.kitabmart.in

امامت باولاد حضرت ابراہیم اور "لاینال عہدی الظالمین" سے امامت کیلئے عصمت کی شرط ثابت اور یہی شیعہ کے اصول ہیں مذہب شیعہ امامت کی وجہ سے امامیہ ہے۔ استحقاق بالفضائل کی وجہ سے افضل کو چھوڑ کر مفضول کی امامت کا قائل اور مجوز نہیں۔ آل ابراہیمؑ کے بعد آل محمدؐ کی امامت کا قائل ہے۔

اور غیر معصوم کی امامت کو نہیں مانتا جس کی نفی لاینال عہدی الظالمین سے ثابت ہو رہا ہے۔ یہی مذہب شیعہ ہے یہاں پر امام سے مراد نبی لینا خلاف معقول و منقول ہے۔ کیونکہ اعلانِ امامت سے پہلے ابراہیمؑ نبی تھے۔ یہ امامت کا محل محبّ ثانی ہے۔ نبوت حضور پرنور سرکارِ دوعالمؐ نورِ مجسم پر ختم ہے۔ امامت باقی ہے جس کا پہلا امام خلیفۃ الرسول، زوجِ بتولؑ، شاہدِ نبوت، مالکِ ولایت، پیکرِ شجاعت، عالمِ رازِ خفی و جلی مولانا علیؑ ولی ہے کرم اللہ وجہہ و ایدہ اللہ یدہ اظہر اللہ عاسنہ و عزّ اسمہٗ علیہ السلام۔

علیؑ امام من است و منم غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

بقول شاہ شمس علیہ الرحمۃ۔

ستِ خدا است رازِ من
عشقِ علیؑ نمازِ من

اقول فی مدحہ۔

علیؑ زورِ خدائے لم یزل ہے — علیؑ شاہِ ولایت بے بدل ہے
علیؑ نے جنگِ خندق میں مدد کی — خدا کے دین کی اس کے نبیؐ کی
علیؑ مظہر عجائب کا غرائب کا — علیؑ مشکل کشا دافع مصائب کا
علیؑ قاتل ہے مرحب اور عنتر کا
علیؑ فاتح بدر کا اور خیبر کا

لفظ آلِ ابراہیم۔ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ پ۳۔ س۔ آلِ عمران۔

www.kitabmart.in

شیعہ آلِ محمدؐ کو اسی معنی سے آل سمجھتے ہیں جس معنی میں آلِ ابراہیم اور آلِ عمران آئی ہے اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ کما صلّیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم انّک حمیدٌ مجیدٌ ۔ اگر آلِ عمران میں حضرت مریم اور ان کا بیٹا حضرت عیسیٰ داخل ہیں تو آلِ محمدؐ میں حضرت فاطمہ اور ان کے بیٹے داخل ہیں۔ اگر آلِ ابراہیم میں اسماعیل اور اسحاق داخل ہیں تو آلِ محمدؐ میں حسنینؑ داخل ہیں کما قال رسولُ اللہ۔

قولہ:۔ گذشتہ صدیوں میں کئی رنگ بدلے۔

الجواب:۔ بفضلہ تعالیٰ مذہب حقہ شیعہ خیر البریہ وہی ہے جو حضرت نوح علیہ السلام سے شروع ہوا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اس کی تجدید کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے لئے صاحبِ کتاب ہو کر آئے۔ اللہ تعالےٰ نے تورات میں اس کی وضاحت فرمائی۔ اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا کہ ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا تم پر گواہ کو کے۔ جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف اس کو بھیجا تھا۔ (سورۂ مزمل)

معلوم ہوا حضورؐ مثیلِ موسیٰ ہیں اور اسی سبب سے قرآن مجید میں ہزار بار حضرت موسیٰؑ کے قصہ کو دہرایا گیا ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دشمنوں کے اندر زندگی بسر کی یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ نے فرعون اور اس کے اہل دربار کو ہر طرح سمجھایا مگر وہ ایمان نہ لائے اور بالآخر حضرت موسیٰؑ کو بنی اسرائیل کو لیکر مصر سے ہجرت کرنا پڑی۔ جس طرح ہجرت کے دوران حضرت موسیٰؑ کے اصحاب فرعون کا تعاقب دیکھ کر گھبرا گئے۔ فلما تراء الجمعان قال اصحاب موسیٰ انا لمدرکون قال کلا ان معی ربی سیھدین۔ پ۱۹۔ الشعراء۔

پھر دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں تو حضرت موسیٰؑ کے اصحاب ہمراہی اور ساتھی گھبرا کر کہنے لگے اے موسیٰؑ ہم تو پکڑے گئے۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا ہرگز نہیں کیونکہ میرے ساتھ میرا پروردگار ہے وہ مجھے دریا سے پار جانے کا راستہ دکھلائے گا۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے حسبِ حکم رب العزت دریا میں عصا مارا، دریا پھٹ گیا، دروازے ہو گئے اور اصحاب موسیٰؑ پار چلے گئے۔ گھبراہٹ بوجہ عدم عرفان اور عدم اطمینان تھی۔ اس طرح حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ہجرت کا واقعہ پیش آیا اور کفار

www.kitabmart.in

ے آپ کا تعاقب کیا اور آپ کا ساتھی بھی بتقاضائے بشریت مضطرب ہوا اور گھبرا گیا اور
نے لگا۔ اس کے اضطراب اور گھبراہٹ کو دیکھ کر حضورؐ نے فرمایا "لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ
نَا" پ۔ من توبہ۔ کہ کچھ غم نہ کر تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ ظاہری اضطراب اور
راہٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمراہی کو خدا کی معیت پر ایمان اور یقین نہیں۔ لہٰذا غیر منکر کو
کر تصور کر کے معیتِ خداوندی کی تصدیق "ان اللہ" کے حرف "ان" کی تحقیق سے کی گئی
ق" منکر کے انکار کی تردید کیلئے آتا ہے "کما فی المطول" باقی جاردہ۔

(ناصر حسین ناصر معین مناظر)

www.kitabmart.in

مناظرہ کوٹ نامدار

ضلع شیخوپورہ

حضرات! مومنین کہ لیے تو برادرانِ اسلام نے اپنی شکست اور شیعہ کی فتح کا کبھی اقرار نہیں کیا خواہ قرآن، حدیث، تاریخ سب شاہد اور گواہ ہوں۔ چنانچہ اُحد، بدر، خیبر، خندق کے تمام معرکے شاہد و عادل ہیں۔ کہ شاہِ لافتیٰ حیدرِ کرار کامیاب ہوئے اور بعض بزرگان دین! اُنْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ۔ (پ۴) کے مصداق ہوئے میدان چھوڑ گئے "یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ" بخاری شریف ص۴۰۵ ج۲

فتح حیدری پر مُہرِ تصدیق ثبت ہے۔ مگر تاہم کبھی شکست مانی نہیں گئی اور فتح علیؓ کا اقرار نہیں کیا گیا۔ مگر پھر بھی حقائق اور حالات کا سامنے رکھنا ضروری ہے۔ تاکہ شاید کوئی چشم بینا اور گوشِ شنوا سُن کر سمجھ کر حق کو تسلیم کرے۔ کیونکہ "الحق مع علیؓ" مسلّمہ فریقین حدیث ہے اور "اَلْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِیٍّ" فرمانِ پیغمبر ہے کہ حق اور قرآن مجید دونوں علیؓ کے ساتھ ہیں حوضِ کوثر تک ساتھ ہیں۔

چنانچہ یہ مناظرہ ۲۲/۲۲ صفر مطابق ۲۹/۳۰ اپریل ۱۹۷۰ء بروز بدھ جمعرات بمقام کوٹ نامدار ضلع شیخوپورہ متصل شرقپور شریف شہر قبوری میاں صاحبان کی حمایت اور سرپرستی کے بل بوتے پر ہوا۔ جس کے بانی مبانی اہل سنت کی طرف سے میاں اللہ دتا صاحب کھرل اور شیعہ کی طرف سے جناب کبیر خاں اور سرور خاں تھے حسنِ انتظام میں جناب شہادت خان صاحب رئیسِ اعظم کا نام نامی بھی قابلِ ستائش ہے۔

چونکہ میاں اللہ دتا صاحب کا ایک لڑکا اہل حدیث تھا۔ خود میاں صاحب اہلسنت ہیں، شرقپور کے مرید ہیں۔ لہٰذا اہلحدیث اور اہل سنت دونوں جماعتوں کے علماء تشریف فرما ہوئے۔ اس مناظرہ کے دو موضوع تھے، مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ بنص کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ جس میں برادران اہل سنت و اہل حدیث نہ حدیث دکھلا سکے نہ آیت نہ اہل بیت کی تصدیق اور حمایت یعنی آیت حدیث نہ پیش کر سکی۔ حضرت علیؓ مخالف ہوتے ہوئے بھی

www.kitabmart.in

ظاہرہ سیدہ فاطمہؑ ناراض ہو کر مر گئیں۔ خلافتِ ثلاثہ ثابت ہو گئی سبحان اللہ یہ ہیں ثبوت اور فتوحاتِ برادرانِ اسلام بمقابلہ شیعیانِ امیر علیہ السلام، دوسرا مسئلہ ماتم حسین علیہ السلام تھا جس میں شیعہ کا دعویٰ ماتم حسینؑ کے جائز و موجب ثواب مخصوص بحسین ہونے کا تھا۔ جس میں برادرانِ اسلام کے دونوں مناظر وہابی اور سنی دونوں دن ماتم کی حرمت از قرآن دکھلا سکے نہ ماتم حسینؑ کی خصوصیت مٹا سکے اور نہ پیروانِ اہل بیت یعنی بنی زادیوں کے ماتم قبل شہادت، وقت شہادت کربلا کوفہ شام مدینہ میں ماتم کرنے کا کوئی صحیح جواب لا سکے۔ دونوں دن ہار گئے، باری باری ہار گئے۔ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہار گئے۔ مگر بعد میں سنا ہے کہ گھر جا کر فتح کے شادیانے بجانے لگے کہ شکر کو بی پور جیتے آئے یعنی پروپیگنڈہ سے اپنی اپنی شکستوں کو چھپانے لگے۔ سچ ہے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ اللہ اکبر، دوسری شکست، دونوں گھروں کی شکست، ہوش نہ بلیں تو اور کریں کیا پچیں کیسے!

اجمالِ مناظرہ کوٹ نامدار:۔

پہلے دن مولوی محمد عمر صاحب مناظر اہلسنت تو مدت سے غائب رہے میدان میں ہی نہ آئے۔ مگر جب اہل حدیث علماء مولوی محمد صدیق اور حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی مع اپنی پارٹی کے مناظرہ کر کے ہار گئے۔ خلافتِ اصحاب ثلاثہ بنصِ کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ ثابت نہ کر سکے۔ اجماعِ امت بین حضرت علی علیہ السلام جناب فاطمۃ الزہراؑ اور حسنین ہمایین کی رضامندی اور شمول بروایت صحیحہ نہ دکھلا سکے۔ ضعیف روایات کام نہ دے سکیں الٹا جب خَالَفَ عَنَّا عَلِیٌّ بخاری شریف ص۱۰۰۹ جلد ۲ کہ حضرت علیؑ مخالف ہوئے اور غَضِبَتْ فَاطِمَةُ صحیح بخاری جلد اول ص۴۲۵ کہ جناب سیدہ ناراض رہیں اور ناراض ہی مر گئیں حَتّٰی تُوُفِّیَتْ اور حسنین ہمایین نے صحنین میں ہمارا کہا اَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِ جَدِّنَا کہ ہمارے نانا کے منبر سے نیچے اتر جاؤ۔ جب صواعق محرقہ سیرت حلبیہ تاریخ بغداد طبقات ابن سعد سے دکھایا تو بہت ہی کھسیانے ہو گئے اور ماتم میں حرمت ماتم کی کوئی آیت نہ نکل سکی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت سارہ پر اور حضرت رسالتمآبؐ کے ماتم فتح الباری جلد ۳ اور حضرت عائشہ کے ماتم کا مسند احمد بن حنبل ص۲۷۲ جلد ۶ اور

www.kitabmart.in

حدیث عصمت وطہارت کے ماتم بعد شہادت بر سرِ نعش حسینؓ کا کوئی جواب نہ ہو سکا اور
شکستِ فاش ہو گئی۔ اور شکست کے آثار ایسے ظاہر ہوئے کہ عوام اہل سنت متاثر
اور منفعل نظر آئے تو دوسرے دن اس شکست کی خفت کو مٹانے کے لئے مولوی
محمد عمر صاحب خلاف قرار داد یوم مناظرہ گذر جانے کے بعد گیدڑ بھبکیاں دینے لگے
کہ شاید شیعہ چلے جائیں تو میری فضیلت بن جائے اور کہنے لگے وہ وہابی ہی تھے جو ہار گئے۔
میرے مقابلہ میں آؤ تو جانوں۔ واہ شیخ مفرور روزِ اول سچ ہے، جنگ ختم ہوئی تو
غازی نکل آئے۔ جب تمام عذر بہانے چل نہ سکے تو تشریف لا کر وہ شکست کھائی کہ
لوگوں کو اہل حدیث کا کل کا گذشتہ مناظرہ ہی غنیمت معلوم ہونے لگا۔ کیونکہ وہ تو دلائل کی
شکست تھی۔ یہ اصول کی بیخ کنی تھی۔ کیونکہ مولوی محمد عمر صاحب کی بے علمی کو دیکھ کر اصول
امانت و دیانت، شرم و حیا سب میدان چھوڑ گئے۔ دعویٰ دلیل میں تطابق تو کجا مناسبت
ہی نہ رہی۔ سوائے گھر میں بیٹھ کر لکھی ہوئی کاپی کے کچھ پڑھ ہی نہ سکے اور گھر کے طاق پر
خط میدان میں کام نہ آیا۔

مولوی محمد عمر نے اصولِ مناظرہ اصولِ حدیث اصولِ تفسیر اور اصولِ تاریخ کو کچل
اس طرح پامال کیا کہ شکست تو شکست مناظرہ میں بیٹھے ہوئے اہلِ سنت مارے شرم و
کے اٹھ کر جانے بھی لگے۔

مبلغِ اعظم

صاحب نے فرمایا کہ حضرات میں نے تو آپ کو پہلے ہی کہا تھا
کہ مولوی محمد عمر اس میدان کا مرد نہیں۔ کیونکہ ختم درود
محفلِ میلاد کا ماحول اور ہوتا ہے وہاں مرید اور معتقد ہوتے ہیں جو طبلے کی تھاپ پر
ہلائے جاتے ہیں، سارنگی کے سُر پر بھی کو جد میں آجاتے ہیں۔ ان کے لئے تو واہ واہ
کی قوالیاں بھی کافی ہوتی ہیں۔ مولوی محمد عمر صاحب کی سُر نے تو ماشاء اللہ اچھی خاصی اور
خاندانی ہے مگر مناظرہ مقام وعظ نہیں جدل ہوتا ہے۔ علم ہدایت کتاب منیر کے بغیر کا
نہیں چلتا۔ جیسا کہ فرمانِ خالق ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا
هُدًى وَّلَا كِتَابٍ مُّنِيْرٍ۔

مناظرہ علماء کا کام ہے فضلاء کا کام ہے مذہب کے وکلاء کا کام ہے
حاضر جوابوں کا کام ہے۔ ترنم کی لے، خطابت کی طراوت، عقیدت کی حسن ظنی کا کام نہیں

www.kitabmart.in

یہاں دعویٰ و دلیل میں تطابق، دلیل میں تقرب، نقل میں تصحیح، منع و نقض معارضہ و ملازمت دلائل کے مقدمات و شواہد، بحث کے اجزائے ثلاثہ، مبادی اور ساط اور مقاطع کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ مگر بریلویت میں یہ مکان بے دلیل عقیدت کے انبار خلاف قرآن و حدیث طبلے اور ستار اور کہہ و مہ کے مقبرہ اور مزار خلافِ سنت بدعات کے انبار تھوس دلائل کا بار کیسے اٹھا سکتے ہیں۔ پیرانِ طریقت کے عرس میں تو پیر ٹلے شاہ کی کافیاں بھی کام دے جاتی ہیں۔ مگر میدانِ مناظرہ کو ان پر قیاس کرنا سادگی اور خام خیالی ہے۔ بہر حال مولوی محمد عمر نے حضرات اہلِ سنت کو وہ شرمندہ و شرمسار کیا کہ لوگ ثابتیت کی شکست کو ہی غنیمت سمجھنے لگے۔

الغرض یہ دونوں پارٹیاں نوبت بنوبت باری باری مبلغِ اعظم صاحب کے سامنے کچھ اس طرح ہاریں کہ علم و فضل، عقل و نقل، اصول و ضوابط، صداقت اور دیانت سب کو خیرباد کہہ کے چلیں، اپنے دلائل کا دیوالہ نکال کے چلیں۔ شیعہ کے امام منصوص اور معصوم نظر آئے۔ ان کے ہزار ثبوت نظر آئے۔ اپنے خلفاء کی خلافت دلائل سے کوری نظر آئی۔

مظلومیتِ حسینؓ عالمگیر نظر آئی۔ صداقتِ مذہب، امامتِ علیؓ، طہارتِ زہراؓ سب کچھ شیعیت کے دامن میں نظر آئی۔ اب ہم مبلغِ اعظم صاحب کا اعلانِ مباہلہ ان کے اپنے الفاظ میں شائع کرتے ہیں۔

اعلانِ مباہلہ از حقیر محمد اسماعیل

حضرات! چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو شخص قطعی فیصلہ اور مناظرہ ہو جانے کے بعد بھی جھگڑا کرے اور نہ مانے اس سے مباہلہ کرو اور فرمان امام معصوم بھی یہی ہے کہ جب کوئی نہ مانے تو ہمارے نام پر مباہلہ کرو۔ کما فی الکافی باب الایمان۔ سو میں چونکہ دونوں دن مناظرہ کر کے ہر دو پارٹیوں کو شکست دے چکا ہوں اور وہ موقعہ پر بالکل شکست کھا کے آئے ہیں اور بعد میں غلط جھوٹ بولنا شروع کیا ہے۔ لہٰذا میں مولوی محمد عمر اور مولوی محمد صدیق کو مباہلہ کی دعوت دیتا ہوں۔ جس مقدس مقام میں چاہیں شاہی مسجد میں یا

www.kitabmart.in

کربلا گامے شاہ میں چاہیں اپنے بیٹے لیکر چلے آئیں میں بھی چلا آؤں گا اور سروں پہ قرآن رکھ کر اعلان فرمائیں کہ ہم نے بنص کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ اصحاب ثلاثہ کی خلافت کو حسب شرائط نامہ ثابت کر دیا ہے اور مولوی محمد اسماعیل جواب نہ دے سکا۔ یا ہم نے قرآن کریم سے بنص صریح ماتم حسینؑ کو حرام ثابت کر دیا اور مولوی محمد اسماعیل ماتم حسینؑ قرآن و حدیث عمل اہل بیت سے رونا پیٹنا ماتم کرنا نہ دکھلا سکا۔ تو ہم دونوں فریق مل کر فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ کے مطابق جھوٹے پر لعنت کی دعا کریں گے۔ ایک سال کی مہلت ہوگی۔ اگر یہ پھر بھی عذاب الٰہی سے بچ جائیں تو میں مان لونگا کہ یہ سچے ہیں یا میں عذاب کے نیچے آجاؤں گا۔ میں پنجتن پاک کا نام لیکر جھوٹے پر لعنت کرنے کیلئے ہر میدان میں آنے کو تیار ہوں۔ کیونکہ انہوں نے شکست کے بعد جھوٹ بولا ہے۔

(محمد اسماعیل)

ناشر:۔ ناصر حسین ناصر معین مناظرہ۔ درس آل محمد فیصل آباد

www.kitabmart.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

مناظرہ جھوک دایہ

ضلع جھنگ

۱۷، ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۵۵ء

www.kitabmart.in

مناظرہ جھوک دایہ

- یہ وہ مناظرہ ہے جس میں درجنوں دیوبندی اور بریلوی علماء کی معاونت کے باوجود تنظیم اہلسنت کے مبلغ مولوی دوست محمد قریشی، حضرت مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ شیعہ مناظر کے دلائل کو نہ توڑ سکے۔
- یہ وہ مناظرہ ہے جس میں پیر سیال شریف کی موجودگی اور ان کی کرامات بھی مذہب اہلسنت کو نہ بچا سکیں۔
- یہ وہ مناظرہ ہے جس میں اہلسنت کی تمام سابقہ شکستوں کی تصدیق ہو گئی۔
- یہ وہ مناظرہ ہے جس میں اہلسنت کو اپنے کسی بھی صدر پر اعتماد نہ رہا اور بار بار انہیں تبدیل ہی کرتے رہے۔
- یہ وہ مناظرہ ہے جس میں علماء اہلسنت ہر نشست کے بعد بھاگنے کی کوشش کرتے رہے۔
- یہ وہ مناظرہ ہے جس میں مناظر اہل السنت اپنے مسلمات سے ہی انکار کرتا رہا۔ حتیٰ کہ بخاری شریف اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے منکر ہو گیا۔
- یہ وہ مناظرہ ہے جس میں سنی بانی مناظرہ حاجی گہنا خاں کے بھتیجے محمد خاں اور غلام رسول خاں گاڈی بلوچ نے میدان مناظرہ میں ہی شیعہ ہونے کا اعلان کر دیا۔
- یہ وہ مناظرہ ہے جس میں مبلغ اعظم مدظلہ سے شکست کھا کر ندامت اٹھاتے ہوئے بریلوی علماء نے سیال شریف اور دیوبندی علماء نے جامع محمدی میں جا کر دم لیا۔

www.kitabmart.in

روئداد مناظرہ جھوک دایہ ضلع جھنگ

وجہ انعقاد شیعہ مناظر مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ کے مقابلہ پر اہلسنت کے ہر فرقہ کو میدان مناظرہ میں عبرتناک شکست ہوئی۔ چک نمبر ۱۰ تارڑ ضلع جھنگ میں مولوی احمد بخش ضیائی اور مولوی قطب الدین صاحب کی ناکامی آجتک علاقہ میں مشہور ہے ہر سہ شیخ وڈھیٹیاں ضلع جھنگ میں مشہور کج بحث سنی مناظر مولوی پرامدین زیتروی کی شکست ضرب المثل بن چکی ہے۔ ولوی سندھ میں اہلحدیث کے نامور مناظر مولوی عبدالعزیز صاحب ملتانی تو ایسے حواس باختہ ہوئے۔ کہ غلط حوالے دینے شروع کر دیئے۔ گڑھ مہاراجہ میں سندھ کی خفت مٹانے کے لئے کمر ہمت تو باندھی مگر ایسی رسوائی نصیب ہوئی کہ آجتک مناظرہ کا نام نہیں لیتے۔ کرپالہ ضلع فیصل آباد میں جماعت اہلحدیث کے نوجوان مناظر مولوی محمد صدیق صاحب تاندلوی تو پہلی ٹرن میں ہی فیل ہو گئے۔ اس شکست کو اپنی ناتجربہ کاری اور ابتدائی منزل سمجھتے ہوئے اپنے بزرگوں مولوی احمدین صاحب گکھڑوی، مولوی محمد یحییٰ صاحب حافظ آبادی، مولوی محمد سلیمان صاحب اور مولوی حافظ عبدالقادر صاحب کی معیت میں حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ کے میدان میں پھر طبع آزمائی کے لئے تشریف لائے مبلغ اعظم کے سامنے ایسے عاجز ہوئے۔ کہ اہل السنت بانیان مناظرہ کی ہمت بھی ٹوٹ گئی۔ عبدالعزیز ملتانی کی طرح حواس باختہ ہو کر غلط حوالے دینے شروع کر دیئے۔ میزان الاعتدال کا غلط حوالہ سر میدان واپس لینا آج تک دنیا کو یاد ہے۔

صدر تنظیم اہل سنت مولوی نورالحسن صاحب مدیر دعوت گوجرانوالہ باغ لاہور میں مناظرہ کے لئے شرائط تو طے کر بیٹھے۔ تاریخ کا اعلان بھی ہو گیا، مگر گھر بیٹھے ہی شکست قبول کر لی۔ اور اعلان کر دیا کہ میں تو مناظر ہی نہیں۔ بلکسر تحصیل چکوال ضلع جہلم میں مولوی اللہ یار صاحب چکڑالوی کو ایسے چکر آئے۔ کہ بسم اللہ پر ہی اپنا ایمان ثابت نہ کر سکا چنانچہ اس ندامت کو مٹانے کے لئے تنظیم اہل سنت کے صدر مبلغ مولوی دوست محمد قریشی کو ہمراہ لیکر حشمت مرالی تحصیل کبیر والا ضلع ملتان مناظرہ کے لئے تشریف لائے اور شکست کھا گئے۔ اور اس شکست کو چکڑالوی صاحب مولوی دوست محمد قریشی کی بزدلی کا عذر

www.kitabmart.in

بیان کرتے رہے۔ چنانچہ کالووال ریحانہ ضلع جھنگ میں قریشی صاحب کی بجائے جامع محمدی ضلع جھنگ اور مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ ضلع سرگودھا کے علماء کو لے کر قسمت آزمائی کے لئے تشریف لائے۔ لشکر مخدوم کے بزرگوں کا سایہ بھی تھا۔ مگر ایسی رسوائی ہوئی کہ مولوی نور الحسن صاحب تک انکی کم علمی سے واقف ہو گئے۔ اسی لئے تو اخبار دعوت میں اب انکے مضامین قبول نہیں ہوتے۔ ان شکستوں کو مجلس احرار نے بھی محسوس کیا اور سید محمد صدیق صاحب تانڈلوی کو پے در پے شکستیں گھن کی طرح کھائے چلی جا رہی تھیں چنانچہ اہل حدیث مناظر نے اپنے بزرگوں کو نااہل سمجھتے ہوئے اہلسنت اور مجلس احرار کا سہارا لیا۔ اور ایک مشترکہ محاذ بنا کر جس میں بیسیوں تنظیمی علماء کے علاوہ مجلس احرار کے کرتا دھرتا مولوی محمد علی جالندھری اور مولوی لال حسین اختر بھی شامل تھے۔ کوٹ سمابہ ریاست بہاولپور میں نبرد آزما ہوئے۔ ہزار جدوجہد کے بعد بھی منہ کی کھائی اور سنی عوام اپنی مناظرانہ خدمات سے سبکدوش ہو گئے۔

ان مناظروں کے علاوہ ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک صداقت مذہب شیعہ پر مبلغ اعظم کی تقریروں نے انقلاب عظیم پیدا کر دیا الحمد للہ بلا مبالغہ ہزاروں کی تعداد میں اہلسنت شیعہ مذہب قبول کر گئے اسکے سدباب کی خاطر تنظیم اہل سنت نے مذہب شیعہ پر فتح حاصل کرنے کی خاطر ایک شاطرانہ چال چلی۔ چنانچہ موضع بھوک والا ضلع جھنگ کے رئیس حاجی گہنہ خانصاحب بلوچ سے ساز باز ہوئی۔ کہ وہ اپنے گاؤں میں شیعہ سنی مناظرہ کا انعقاد اس طریق پر کرائیں کہ کہا تو یہ جائے کہ باہمی فہم تفہیم ہے۔ جانبین سے ایک ایک مناظر بلا لیا جائے۔ عام مناظرہ نہیں ہوگا۔ خانصاحب نے ملحقہ بستی کے شیعہ ملک غلام باقر کھوکھر سے فیصلہ کر لیا۔ ۱۷، ۱۸ ستمبر ۱۹۵۵ء تاریخ مقرر ہوئی۔ جب خیغم پاکستان مولانا مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ پروگرام کے مطابق اکیلے ہی وہاں پہنچے۔ تو درجنوں علماء کے علاوہ خواجہ تمس الدین صاحب آف سیال شریف کی سرپرستی میں ہزاروں سنی عوام جمع ہو چکے ہوئے تھے۔ خدا زندہ و سلامت رکھے

حضرت مخدوم المخادیم پیر سید خضر حیات شاہ صاحب بخاری سجادہ نشین دربار عالیہ۔ حضرت شاہ جیونہ رحمۃ اللہ علیہ کو جنہیں بروقت اس سازش کی اطلاع ملی تو انہوں نے رات ہی رات سلالہ انعظام فرمالیا۔ مبلغ اعظم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب قبلہ کو ان واحد میں بلا لینا بھی مخدوم

www.kitabmart.in

صاحب کی کرامت تھا۔ صبح ہوتے ہی ہزاروں کی تعداد میں ضلع جھنگ اور سرگودھا کے شیعہ عوام قومی کارکن اور روساء جھوک دایہ پہنچ گئے منظم مظاہرہ ہوا اور تقریباً عبرتناک شکست ایک تاریخی حیثیت اختیار کر گئی۔

سید بشیر حسین بخاری

سرگودھا

www.kitabmart.in

موضوعات مناظرہ

۱ شیعہ مناظر شیعوں کا ایمان بالقرآن باقوال آئمہ الکرام وغیرہم ثابت کرے گا۔ سنی مناظر اس کی تردید کرے گا۔

۲ اثبات خلافت حضرات ثلاثہ از آیات قرآن مجید و کتب معتبرہ شیعہ بذمہ سنی مناظر تردید بذمہ شیعہ۔

۳ شیعہ مناظر امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی خلافت بلافصل بآیات قرآن ثابت کرے گا۔ اور سنی مناظر تردید کرے گا۔

۴ سنی مناظر بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ورثہ اور فدک کے مستحق نہ ہونے کا قرآن اور کتب معتبرہ شیعہ سے ثابت کرے گا۔ اور شیعہ مناظر اس کی تردید کرے گا۔

شیعہ کا ایمان بالقرآن

شیعہ مناظر:۔ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل

صدر:۔ مولانا مرزا یوسف حسین۔

ثبوت بذمہ شیعہ تردید بذمہ سنی۔

سنی مناظر:۔ مولوی دوست محمد قریشی

صدر:۔ مولوی احمد شاہ چکیروی۔

مبلغ اعظم نے فصیح و بلیغ خطبہ کے بعد یہ آیہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ پڑھ کر تلاوت کرتے ہوئے تفسیر صافی سے ثابت کیا۔ کہ خدائے

www.kitabmart.in

تعالٰے اس قرآن مجید کا تحریف و تغییر۔ زیادتی اور نقصان سے محافظ ہے۔ نہج البلاغہ صفحہ ۲ سے ہو حظ مسطور بین الدفتین پڑھ کر بقول جناب امیر المومنین علیہ السلام ثابت کیا کہ قرآن وہی ہے۔ جو بین الدفتین ہے اور اپنی تارک حکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی سے ثابت کیا کہ شیعہ کا ایمان قرآن اور آل محمد پر ہے۔ اصول کافی صفحہ ۵۲، صفحہ ۲۰۱ اور خصال سے بروایت رسول خدا امام جعفر الصادق امام موسیٰ کاظم اور امام رضا سے یہ ثابت کیا کہ جو روایت مخالف کتاب اللہ ہو، وہ دروغ بے فروغ اور قابل رد ہے۔ اعتقادیہ شیخ صدوق صفحہ ۲۴ سے شیعہ کا اعتقاد بالقرآن اور آخری فقرہ ومن نسب الینا ان نقول انہ اکثر من ذالک تو کاذب پیش کیا کہ جو شیعوں کی طرف قرآن مجید کے متعلق زیادتی منسوب کرے۔ وہ جھوٹا اور کذاب ہے۔ مگر مولوی دوست محمد صاحب قریشی ان چیزوں کا تو کوئی جواب ہی نہ دے سکے۔ اور کتب شیعہ سے بعض اخبار ضعیفہ اور ظنیہ پڑھ کے بعض آیات میں تحریف ثابت کرنے کی کوشش کی۔ جس کو مبلغ اعظم نے با اصول سابقہ اور تفسیر صافی صفحہ ۱۲ سے نقل اخبار ضعیفہ پیش کر کے فرمایا کہ یہ سب روایات بقول السید مرتضیٰ علم الہدیٰ ضعیف اور ناقابل قبول ہیں قرآن مجید کی صحت قطعی ہے۔ اور قطعی کے سامنے ضعیف و ظن کی کوئی حقیقت نہیں۔ مگر مولوی دوست محمد صاحب قریشی سے کوئی جواب بن نہ آیا۔ تو خلاف موضوع علی علیہ السلام کا ثلاثہ کی اقتداء میں نماز کی ادائیگی کا تذکرہ بیان کرنا شروع کر دیا۔ شیعہ مناظر نے کہا خلاف موضوع نہ جائیے یہ قصے اگلے موضوع میں پیش کریں۔ آپ نے جب سنی کتب سے (۱) بقول حضرت عمر رضی نوے پارے کا قرآن۔ تفسیر اتقان صفحہ ۲۷ جلد اول (۲) سورہ خلع اور سورہ حفد کا اضافہ۔ تفسیر در منثور صفحہ ۲۱۲ جلد ۶ (۳) معوذتین (سورہ فلق اور الناس) کی کمی۔ تفسیر ابن کثیر صفحہ ۵۷۱ جلد ۴ (۴) حفر ذیمین کے انکار سے عدم کفر فتاوی قاضی خان صفحہ ۳۳۵ (۵) فی مواسم الحج کی کمی بخاری شریف صفحہ ۲۵۰ جلد ۲ (۶) "ورھطک منہم المخلصین" کی کمی بخاری شریف صفحہ ۷۱۷ جلد ۲ (۷) حضرت عثمان کا قرآن جلانا۔ بخاری شریف صفحہ ۷۴۶ جلد ۲ (۸) بی بی عائشہ کی بکری کا آیات رجم اور رضاعت الکبیر کو چر جانا (ابن ماجہ صفحہ ۱۴۱) (۹) آیت مخالف قول صحابہ کا منسوخ تصور کیا جانا۔ اصول کرخی صفحہ ۔ اور فتاوی قاضی خان صفحہ ۳۳۵ جلد ۴ سے حنفی مذہب کے نزدیک قرآن پاک کا پیشاب سے لکھنا جائز پیش کیا تو دنیا انگشت بدنداں ہو کر رہ گئی کہ خداوندا! یہ سنی مذہب کیا بلا ہے۔ کہ جس میں

www.kitabmart.in

قرآن کو جلانا اور پیشاب تک سے لکھنا بھی جائز ہے۔ سنی صدر مولوی احمد شاہ چوکیروی نے جب دیکھا کہ مولوی دوست محمد قریشی کی حالت پتلی ہو چکی ہے اور سنی کیمپ پر مبلغ اعظم کے حوالہ جات سے دہشت طاری ہو رہی ہے۔ تو فوراً کھڑے ہو کر چلائے۔ کہ حنفیہ کا فتاویٰ نہیں ہے مبلغ اعظم نے فرمایا۔ کہ اگر ابوبکر اسکاف کا ذکر طبقات حنفیہ میں نہ ہو تو ڈاڑھی ڈاڑھی کی شرط رہی۔ بس پھر کیا تھا۔ چوکیروی حضرات بصورت بھاگ ہو کر رہ گئے۔ اور پھر آخر مناظرہ تک اسٹیج کے قریب نہ آئے۔

خلافت حضرات ثلاثہ

ثبوت بذمہ سنی۔ تردید بذمہ شیعہ۔ اس دفعہ سنی صاحبان نے مولوی احمد شاہ چوکیروی کو صدارت سے معزول کر کے مولوی درویش محمد کو صدر بنا لیا۔ مگر شیعہ کیطرف سے جناب مولانا مرزا یوسف حسین صاحب ہی رہے سنی مناظر نے آیہ استخلاف تلاوت کر کے اصحاب ثلاثہ کو خلیفہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ نہ ہی ان کا ایمان ثابت کر سکے اور نہ ہی ان کے حق میں کوئی نص پیش کر سکے۔ نہ ان سے شرک و ظلم کی نفی پیش کرنے کی ہمت ہوئی اور نہ ہی مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ کا کوئی مفہوم پیش کر سکے۔ مبلغ اعظم نے آیہ استخلاف کی تشریح کرتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ خلافت کا وعدہ تو اللہ نے خود کیا ہے۔ اور تسخلیفہم کا فاعل بھی خدا ہے۔ لہذا سوائے خدا کے کوئی دوسرا خلیفہ مقرر نہیں ہو سکتا۔ قریشی دوست محمد صاحب نے اس کا جواب تو نہ دیا۔ البتہ شیعہ کتب کی روایات میں کمی زیادتی کر کے حضرت ابوبکر کے پیچھے حضرت علی علیہ السلام کی نماز پڑھنا پیش کی۔ تو مبلغ اعظم نے احتجاج طبرسی صـ۵۵ اور انوار النعمانیہ صـ۹۵ ج۲ سے پوری عبارات پڑھ کر یہ ثابت کیا کہ قریشی صاحب ابوبکر کی تجویز قتل علی المرتضیٰ مسجد صلے للنفسہ کہ حضرت علیؓ کی انفرادی طور پر اپنی نماز پڑھنے کو کہا گئے ہیں۔ اور کہا کہ کسی جگہ پر ثبوت اقتداء بغیر ذکر قتل علی کوئی روایت پیش کرو۔ تو ہم تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔

شیعہ مناظر نے جب مشکوٰۃ شریف صـ۱ اور بیہقی صـ۱۳۲ ج۲ سے امیر فاتح دفاجر

www.kitabmart.in

معاوضہ کام نہ آسکا۔

مبلغ اعظم نے مسلم شریف صفحہ ۲۷۰ ج ۲ سے بقول حضرت عمر یتخلف پیش کیا کہ رسول اللہ نے ہم کو خلیفہ نہیں بنایا۔ اور تفسیر ابن کثیر صفحہ ۵۱۰ ج اول حضرت عمر کی حسرت وافسوس کہ معلوم نہ ہو سکا کہ حضور کے بعد کون خلیفہ ہے، تو قریشی صاحب سے تمام حجت باطلہ چکنا چور ہو گئے۔ اس کے آپ نے

(۱) حدیث ثقلین۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۵ (۲) انی تارک فیکم الخلیفتین۔ در منثور صفحہ ۲۰۳ ج ۲

(۳) ھذا اخی ووصی وخلیفتی فیکم فاسمعوا لہ واطیعوا۔ تفسیر خازن ج ۵ صفحہ ۱۰۶ علی میرا بھائی ہے وصی ہے خلیفہ ہے اس کا حکم سننا اور اسکی تابعداری کرنا۔ (۴) انت خلیفتی من بعدی۔ (خصائص نسائی صفحہ ۳۰) اے علی تو میرا خلیفہ ہے۔ میرے بعد یا علی انت خلیفتی فی حیاتی وبعد مماتی۔ اے علی تو میرا زندگی اور موت میں خلیفہ ہو۔ (۵) عن رسول اللہ یوم غدیر خم کہ سرکار دو عالم نے بروز غدیر خم علی کے سر پر دستار بندھائی۔ مسند ابوداؤد طیالسی صفحہ ۲۱۲ پیش کر کے اختصاص خلافت بہ اہل بیت اور خلافت جناب امیر المومنین علی علیہ السلام ظاہر کر کے فرمایا کہ قریشی صاحب! اگر جرات ہے۔ تو اس طرح خلافت ثلاثہ پیش کرو۔ مگر قریشی صاحب کے طوطے اڑ چکے تھے، سوائے تخت پر قبضہ اور ملک گیری کے ان کے پاس دلیل ہی کوئی نہ رہی۔

شیعہ مناظر مبلغ اعظم نے کہا قریشی صاحب! ملک گیری بھی خلافت حقہ کی دلیل بن سکتی ہے! کچھ غور تو کرو۔ تخت پر قبضہ کر لینا ثبوت حقانیت نہیں ہو سکتا۔ دیکھئے رسول اللہ نبی فلاں نیزوں علی منبرہ نزو القردۃ کہا آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بنی فلاں کو دیکھا کہ وہ میرے منبر پر کودیں گے۔ مثل بندروں کے۔

۱ تفسیر در منثور صفحہ ۱۹۱ جلد ۴

(۲) تفسیر در منثور ج ۶ صفحہ ۲۷۱

۳ تفسیر عزیزی سورہ قدر

۴ تفسیر ابن جریر سورہ قدر کی روایات سے ثابت ہوتا کہ حضور نبی اکرم کے منبر پر تو بندر بھی تاپیں گے فرمایئے یہ بندر کون سے ہیں۔

تو قریشی صاحب نے جواب دیا کہ بندر یزید ہے۔ تو شیعہ مناظر نے کہا کہ اوّل

www.kitabmart.in

تو یہ صیغہ جمع ہے۔ اور باقی بندر تبلادگون ہیں ؟ اور یزید تمہارا اچھا خلیفہ بھی تو ہے۔
دیکھو شرح فقہ اکبر صـ۱۵۲ اور بخاری شریف صـ۱۵۴ ج ۲۔ فتح الباری صـ۱۰ ج ۱۳ صواعق
محرقہ صـ۱۲ پر یہ بھی لکھا ہے۔ کہ یزیدان پارہ میں سے ہے جن پر امت کا اجماع ہوا
ہے فرمائیے کیا بندروں پر بھی اجماع امت ہوا کرتا ہے۔ اس پر نعرے بلند ہوئے
اور قریشی صاحب بہت ہی کھسیانے ہو کر رہ گئے۔ حتیٰ کہ پیچھے سے علمائے اہل سنت
نے بھی ان کی ملامت کی کہ یزید کو بندر کیوں کہا ہے۔

دنیا حیران ہو رہی تھی۔ کہ سنی کتب میں جب یزید بھی خلیفہ ہے۔ تو پھر معیار خلافت
کیا رہا اس کے بعد قریشی صاحب نے فتوحات مکی کو معیار خلافت قرار دیا۔ تو مبلغ
اعظم نے کہا۔ کہ حضور فتوحات مکی معیار نہیں۔ اس قسم کی تائید دین تو اللہ فاجر سے بھی
کرا لیتا ہے۔ دیکھو بخاری شریف صـ۴۲۰ ج ۱

ان اللہ یؤید الدین بالرجل الفاجر۔ اور قسطنطنیہ کا فاتح کون ہے ؟ کیا یہی یزید
تو نہیں۔ کیا اسی فتح پر فخر کرتے ہوئے آپ نے علماء نے اسے حنفی تو نہیں لکھ دیا دیکھو
موطا امام مالک مترجمہ صـ۴۰۲

اس پر تو قریشی صاحب کے تو حواس اڑ گئے اور دنیا یزیدی یزیدی کا شور کرنے لگ
گئی جب مبلغ اعظم نے فتویٰ عبدالحی جلد ۲ صـ۲۴۱ سے خلافت ثلاثہ کی نفی اور خلافت
جناب علی علیہ السلام کا اثبات بدیں الفاظ پیش کیا۔

قلت یارسول اللہ الا تستخلف ابابکر فاعرض عنی قلت یارسول اللہ
الا تستخلف عمر فاعرض عنی فرایت انہ لم یوافقہ قلت یارسول اللہ
الا تستخلف علیاً قال فلا واللہ الذی لا الہ غیرہ لا یتخلوا الجنۃ ادخلکم
الجنۃ۔

حضور نے ابوبکر و عمر کی خلافت سے منہ پھیر لیا رہ بات موافق مزاج رسول
نہ آئی۔ اور خلافت علی کے وقت قسم کھا کر فرمایا۔ کہ اگر تم ان کی بیعت اور ان کی تائید
کرو گے تو تم سب کو داخل جنت کر دیں گے۔ اس حدیث کا جواب قریشی صاحب
آخری وقت تک نہ دے سکے مناظرہ کی دوسری نشست ختم ہوئی۔ مبلغ اعظم

www.kitabmart.in

خلافت بلافصل علی علیہ السلام بآیات قرآن

ثبوت بذمہ شیعہ _____ اور _____ تردید بذمہ سنی

اس دفعہ سنی صدر پھر تبدیل کر دیا گیا۔ مگر شیعہ صدر بدستور رہا

مبلغ اعظم نے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضرت اس عنوان میں ہمارے دعوے ہیں۔

دعوی اول کہ علی علیہ السلام نص کے خلیفہ ہیں۔ اجماع اور شوریٰ کے نہیں۔ دوسرا کہ وہ خلیفہ اول ہیں۔ ان سے پہلے کوئی نہیں۔ اور یہی بلافصل کا مطلب ہے۔ جب تک فصل ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک وہ بلافصل ہیں اگر فصل ثابت ہو جائے پھر بلافصل نہ رہیں گے۔ فصل سے مراد خلافت ثلاثہ ہے جس کی نفی کل ہو چکی ہے

قریشی صاحب اپنے ثلاثہ کی خلافت نہ قرآن سے ثابت کر سکے اور نہ حدیث سے آج میرے ذمہ خلافت علی علیہ السلام کا اثبات ہے۔ لیجئے میں حدیث کو چھوڑ کر صرف قرآن سے خلافت علی المرتضےٰ ثابت کرتا ہوں۔ یہ ہے زور صداقت مذہب شیعہ۔ کہ نہ تو اپنے بزرگوں کی خلافت حدیث سے بھی ثابت نہ کر سکے اور شیعوں کے امام کی خلافت قرآن سے بھی ثابت ہو رہی ہے اس کے بعد مبلغ اعظم نے اس موضوع کے تین حصے کر دیئے

اول۔ خلافت مطلقہ ___ دوم۔ اختصاص خلافت باہل بیت ___ سوم خلافت علی بنص قرآن جس پر آپ نے بیسیوں آیات قرآنی پیش کیں۔ جو انشاء اللہ العزیز مفصل ذیل میں طبع ہوں گی۔

اول۔ خلافت مطلقہ کا وجود آیہ استخلاف پارہ ۱۸ سورہ نور وعد اللہ الذین الخ سے ثابت کیا۔ اور خلافت کو عامہ اور اصول میں داخل کیا۔ اور پھر ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا پ۲۲ سورہ فاطر اور وجعلنا للمتقین اماما پ۱۹ سورہ شوریٰ ومن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون پ۹ سورہ اعراف ومن قوم موسیٰ امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون سورہ اعراف سے ثابت کیا۔ کہ خلیفہ معصوم اور مصطفےٰ اور وارث کتاب اللہ اور حادی بالحق وعادل بالحق ہوگا اور اس کے نہ ماننے والا فاسق و منکر ہوگا۔ اس کے بعد آل ابراہیم وآل عمران علی العالمین پ۳ سورہ آل عمران۔ ولقد اتینا بنی اسرائیل الکتاب والحکم والنبوۃ پ۲۵ سورہ جاثیہ۔ قد

www.kitabmart.in

آل یعقوب ۔ پ ۱۲ سورہ یوسف ۔ الجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت پ سورہ ابراہیم ۔ انما یرید اللہ الخ پ سورہ احزاب وغیرہ پیش کر کے آل انبیاء کا معصوم ۔ تمس بالخلافۃ والامامۃ ثابت کیا جس کا قریشی صاحب اور خواجہ صاحب علی کو بھی کوئی جواب نہ دے سکے ۔ بلکہ حد درجہ بات ٹالنا شروع کر دیئے کہ اگر خلافت حضرت علی اور اہلبیت کا حق تھا ۔ تو ثلاثہ کیوں قابض ہو گئے ۔ جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور داؤد اور رسول خدا کے دشمنوں کو ہلاک کر دیا ۔ تو علی کے دشمن کیوں نہ ہلاک ہوئے ۔ جس پر مبلغ اعظم نے فرمایا ۔ حضرات انبیاء خلافت پر قبضہ نہیں بلکہ خلیفہ حق کا انکار اور مقابلہ ہے اور مقابلہ مقابلے ہوتے آئے ہیں اللہ نے انی جاعل فی الارض خلیفہ فرمایا تو شیطان نے انکار کر دیا حضرت آدم سے موقات پا گئے شیطان کا کام لوگوں پر الٰہی تک تسلط ہے ۔ کیا اس سے حضرت آدم کی خلافت کا غصب ثابت ہوتا ہے یا خدا کے وعدہ کے خلاف ؟ بلکہ شیطان ملعون ہو کر پھر رہا ہے ۔ حضرت موسیٰ نے ہارون کو خلیفہ بنایا ۔ سامری نے خواہ مخواہ بچھڑا بنا لیا ۔ اور حضرت ہارون سے علیحدگی اختیار کی اس سے حضرت ہارون کی خلافت غصب ہو گئی ۔ بلکہ قوم خلیفہ حق کا انکار کر کے گمراہ ہو گئی ۔ مگر ان کو قریشی صاحب نے ہاتھ تک بھی نہ لگایا ۔ اور زور شور سے چلانا شروع کر دیا ۔ کہ شیعہ امر سچے ہیں ۔ تو علی کا نام قرآن سے دکھاؤ ۔ کوئی پوچھے مبلغ اعظم نے کہا ۔ لیجئے جناب میں علی کا نام بھی قرآن سے دکھاتا ہوں اگر علی کا نام قرآن میں نہ آئے تو پھر علی کی خلافت ہو گئی ۔ اس کے بعد فرمایا حضرات خلافت کے لئے چار شرطیں ضروری ہیں ۔ اصطفاء ، علم و حکمت اور نص میں چاروں چیزیں علی کے لئے پیش کرتا ہوں ان مبلغ اعظم نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ سورہ زخرف پارہ ۲۵ سے وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم ام الکتاب جو ہمارے پاس ہے ثابت ہے کہ البتہ علی صاحب حکمت ہے ۔ اس پر اہل الرائے نے اور حضرت خواجہ صاحب اور ان کے مریدوں و درویشوں نے شور مچا دیا غلط ہے ۔ مولوی دوست محمد قریشی نے گلا پھاڑتے ہوئے کہا ۔ اگر صداقت ہے تو کسی شیعہ تفسیر یا کتاب سے دکھاؤ کہ اس سے مراد نام علی ہے اس پر مبلغ اعظم نے کہا لیجئے یہ میرے ہاتھ میں تفسیر تبیان ہے ۔ اس کے صفحہ پر اسی آیت کی تفسیر میں اور فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم یعنی امیر المومنین مکتوب فی اللوح المحفوظ تعالیٰ اور حاکم اور ابن مردویہ نے حضرت علیہ السلام سے امیر المومنین یعنی علی سے مراد ۔

www.kitabmart.in

الحمد اور اھدنا الصراط المستقیم جس کے بقول امام جعفر صادق علیہ السلام امیر المومنین علیہ السلام مراد ہیں۔ تفسیر صافی صفحہ ۱۷ دوم پیش کی وہی الصادق عن ابی الصادق عن امیر المومنین علیہ السلام الکتاب کہ حضرت امام صادق آل محمد فرماتے ہیں کہ یہاں پر علی سے مراد امیر المومنین ہیں والسلام قریشی صاحب نے ترجمہ متبوں کی طرف توجہ دلائی تھی اس کے بعد امیر بھی بقول امام جعفر صادق علیہ السلام ہی تفسیر لی۔ پھر سنی کیپ نے شور مچانا شروع کر دیا بلکہ مشکل شور و غوغا کو بند کرایا گیا۔ مبلغ اعظم نے واجعل لی لسان صدق فی الاٰخرین سورہ شعراء کی آیت کی تلاوت کر کے کہ لسان صدق کا امت آخری میں ہونا ثابت کیا اور واجعلنا لھم لسان صدق علیا سے جناب امیر المومنین کا لسان صدق ہو کر جملہ انبیاء کا ہونا ثابت کر رہے تھے کہ ان کو گن اپنے عوام کو شور مچانے پر ابھارنے لگے تاکہ آیات قرآنی کو کوئی نہ سن سکے بعض حضرات پکار پکار کر کہہ رہا تھا۔ اے عالمو! قرآن صرف و نحو سے سمجھ لیا کرو۔ ترجمہ کو غلط کرو۔ شور سے کچھ نہیں بننے کا۔ مگر ملاؤں کا یہ گروہ جس میں مولوی احمد شاہ پوکیروی۔ مولوی درویش محمد احمد پور سیالوی۔ خواجہ قمر الدین سیالوی۔ مولوی برادران رتہ روی۔ مولوی خادم علی گجراتی وغیرہ کے علاوہ جو سلانوالی جلیورٹ وجامعہ محمدی اور دیگر مقامات سے بھی فراہم کئے گئے تھے۔ کوئی ایک بھی قاعدہ نحوی پیش نہ کر سکا اور کسی کو ترجمہ کو غلط ثابت کرنے کی جرأت ہوئی۔ کہ ترجمہ کو غلط ثابت کرے آپ نے فرمایا۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ علم علی مفعول عن الصفۃ ہے۔ اگر صفت اصلیہ کا اعتبار کیا جائے تو اس نام کے معنے ہی عالیشان کے ہیں۔ مگر جب علم مراد لیا جائے تو نام علی ہے۔ اور علم مراد لینے پر کوئی استحالہ نحوی پیش کرو۔ اگر تفسیر والوں کے ذمہ الزام ہے تو تفسیر آئمہ اطہار کا جواب دو۔ میں ترجمہ جعفر صادق عن علی اور موسیٰ کاظم علیہم السلام کی موجودگی میں کسی ترجمہ کو صحیح نہیں سمجھتا۔ چنانچہ تفسیر صافی میں صفت مراد لینے کا ضعف لفظ قیل سے ظاہر ہے۔ اور نام علی پر نص امام موجود ہے۔ یا تو کسی معصوم کی نص سے اس ترجمہ کو غلط ثابت کرو یا قرآن کی عبارت سے نص جلی مناقض یا تقلی یا معنوی استحالہ پیش کرو مگر خواجہ قمر الدین سیالوی کی سرپرستی کے باوجود سنی گروپ عاجز آگیا۔ اور کوئی جواب بن نہ آیا اللہ اکبر۔ یا رسول اللہ اور یا علی کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھی۔

[illegible] اس مسئلہ میں شیعہ سنی بلوچستی کے مگر ہوتے ہیں۔ مگر مبلغ اعظم نے اس موضوع کو اس طریق

www.kitabmart.in

پڑھایا۔ جو علاقہ بھر میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہے گا۔ چونکہ ورثہ انبیاء کی نفی کے لئے قرآن مجید میں کوئی آیت موجود نہیں۔ حضرت ابوبکر سے لیکر آج تک سنی مولویوں کا گذارہ حدیث لا نورث پر ہی رہا ہے مگر قریشی صاحب نے عوام کو دھوکا دینے کے لئے عدم ورثہ انبیاء پر دو آیتیں پیش کیں۔ ولا تمدن عینیک کہ اے نبی کریم اپنی آنکھوں کو کفار کے مال و متاع کی طرف دراز نہ کر۔ اور دوسری آیت زین الناس حب الشہوات من پیش کر کے ادھر ادھر کی بے محل باتیں جن کا موضوع سے کوئی تعلق تک بھی نہ تھا۔ بیان کیں۔ اور ثابت کیا کہ پیغمبر اسلام کی تو کوئی جائداد ہی نہ تھی۔ لہذا وراثت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مبلغ اعظم نے جوابی تقریر میں ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت مولوی دوست محمد صاحب دنیا کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں ان آیات کا مطلب یہ نہیں۔ بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ کافروں کا جاہ و جلال اور مال و متاع آپ کو مرعوب نہ کرے۔ اور دوسری آیت کا اگر یہی مطلب ہے۔ جیسا کہ قریشی صاحب نے فریب دیا۔ کہ بچوں اور عورتوں کی محبت پیغمبروں کو نہیں ہوتی۔ اور یہ مخصص بالعموم ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ پیغمبروں کے نہ ہی بچے ہو سکتے ہیں اور نہ ہی بیویاں۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیرہ بیویاں اور اولاد ثابت ہے۔ فرمایئے اگر آقائے نامدار کو مال کی ضرورت نہیں۔ تو آپ کہاں سے کھاتے تھے ازواج کو خرچہ کہاں سے دیتے تھے۔ اس کے بعد آپنے فان للہ وللرسول ولذی القربیٰ پارہ نمبر ۱۰ سورہ انفال وما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ پ ۲۸ ع ۲ سے پیش کیا کہ مال غنیمت سے پانچواں حصہ اور مال فئے اللہ اور رسول اور پیغمبر کے قریبیوں کا ہے۔ اس کے بعد مبلغ اعظم نے مسلم شریف جلد ۲ صـ ۳۷ شرح نووی سے تاجدار رسالت کی جائداد کی تفصیل یوں پیش کی کہ حضور کو جائیداد تین حقوق سے حاصل ہوئی تھی اولاً وہ جو مخرفہ یہودی نے یوم احد اسلام لاکر حضور کو ہبہ کی اور بنی نضیر کے سات باغ اور جو انصار نے حضور کو زمینیں دی تھیں وکانت ھذہ املاکا کے الفاظ دکھائے کہ یہ حضور کی ملکیت خاص تھی۔ حق تعالیٰ نے جب ارض بنی نضیر جس کی جائداد منقولہ حضور نے تقسیم کر دی وکانت الارض لنفسہ اور زمین حضور کی ذاتی جائیداد رہی۔ اسی طرح سے زمین فدک اسپر کان خالصاً لہ کے الفاظ دکھائے کہ یہ رسالت مآب کی خاص

www.kitabmart.in

ملک تھا۔ اسی طرح تہائی ولوی قریٰ کی اور خیبر کے دو قلعے وطیح اور سلالم حق ثالث خمس خیبر سے آپ کا حصہ اور فتوحات حیری و غنیمت سے آپ کا حصہ فکانت ھذا کلھا خالصا لرسول اللہ خاصۃ لا حق فیھا لاحد غیرہ کہ سب کچھ رسول خدا کی خاص ملکیت جس میں کسی غیر کا حق نہ تھا۔ آپ جس طرح چاہتے خرچ کرتے تھے یہ سننے کے بعد عوام پر قریشی صاحب کا فریب ظاہر ہو گیا شیعہ مناظر نے کہا حضرات کیا جناب فاطمہ الزہرا آغوش محمد کی پلی دوست محمد قریشی جتنا قرآن نہ جانتی تھیں۔ جنہوں نے سرکار مدنی کی وراثت کا دعویٰ کیا، اور ابوبکر نے انکار کے باعث اس پر غضب ناک ہو گئیں اور تادفات معصومہ کونین غضب ناک رہیں۔ رات کو دفن ہوئیں علی علیہ السلام نے جنازہ پڑھا۔ اور ابوبکر کو جنازہ میں شریک نہ ہونے دیا اہلسنت کی سب سے بڑی مستند مشہور اور مایہ ناز کتابیں بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۵۰ مسلم شریف جلد دوم ص ۱۰۱ آپ نے جب انکی عبارات پڑھ کر ترجمے کئے۔ کہ رسول اللہ کی اکلوتی بیٹی صدیقہ و طاہرہ سید النساء فاطمۃ الزہرا در بار خلافت سے کس طرح خالی واپس آئیں۔ تو اس پر ایک رقت کا سماں پیدا ہو گیا۔ دنیا زار و قطار رو رہی تھی۔ قریشی صاحب نے کہا روتے کیوں ہو؟ شیعوں نے جواب دیا۔ ہم آل محمد کے مصائب پر رونا ثواب سمجھتے ہیں آپ بنت رسول پر جتنے حملے کر سکتے ہیں کر کے روح فاطمہ سے خراج تحسین حاصل کر لو قریشی صاحب سے جب احادیث بخاری و مسلم کا کوئی جواب نہ بن سکا۔ تو مولوی دوست محمد قریشی نے صحیح بخاری اصح الکتب بعد کلام باری کی صحت سے انکار کر دیا۔ اور کہا میں بخاری و مسلم کی ان احادیث کو نہیں مانتا ان کتب میں شیعوں نے بہت سی حدیثیں گھسیڑ لی ہیں۔ قریشی نے کہا غضبت والی حدیث کا راوی محمد بن مسلم ابن شہاب زہری ہے۔ اس پر سبلغ اعظم نے ہندوستان و پاکستان کے مایہ ناز محدث حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی ممتاز کتاب حجۃ اللہ البالغہ سے اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیھما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع کہ تمام محدثین نے اتفاق کیا ہے۔ کہ بخاری و مسلم کی تمام حدیثیں قطعی طور پر صحیح ہیں وانہ کل من یھون امرھما فھو مبتدع متبع غیر سبیل المومنین جو بخاری اور مسلم کے امر کی توہین کرے۔ وہ گمراہ بدعتی اور سبیل مومنین کے خلاف کی اتباع کرنے والا ہے۔ آپ نے کہا حضور خواجہ صاحب فرمایئے

www.kitabmart.in

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق آپ حضرات بدعتی اور خارجی ہوئے یا نہیں۔ جب اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا تو قریشی نے یوں گوہر افشانی کی فن رجال وہم رجال شاہ ولی اللہ کی اپنی تحقیق ہے اور میری اپنی تحقیق ہے۔ میرے لئے وہ کوئی حجت نہیں۔ ان کا قول انہیں لوگوں کے لئے تھا۔ جو اس وقت موجود تھے۔ مبلغ اعظم نے کہا کہ حضور اگر اسی طرح اپنے مسلمات سے انکار کرنا ہے تو پھر مناظرہ کی ضرورت کیا ہے تو قریشی صاحب نے پھر آسمان سر پر اٹھانا شروع کر دیا۔ کہ زہری شیعہ تھا۔ مبلغ اعظم نے کہا۔ کہ اگر کتب اہل سنت میں زہری کا امام اور حجت ہونا ثابت نہ کر لوں تو خواجہ قمر الدین صاحب کے ہاتھ پر ابھی بیعت کر لوں گا۔ آپ نے تذکرۃ الحفاظ جلد اول صـ۱۰۳ سے الزہری اعلم الحفاظ ابو بکر محمد بن مسلم القرشی الزہری المدنی الامام اور قول امام مالک اسی تذکرۃ الحفاظ صـ۱۰۲ سے قال مالک بقی ابن شہاب وما لی الدنیا نظیر بقول امام مالک دنیا میں زہری کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ پس اس کے بعد قریشی صاحب و خواجہ صاحب اور ان کے حواری خاموش ہو کر رہ گئے۔ اس کے بعد مبلغ اعظم نے سیرت حلبیہ جلد ۲ صـ۵۰۵ سے عمر بن الخطاب کا سیدہ کونین جناب فاطمۃ الزہرا کی سند کو چاک چاک کرتا پیش کیا۔ تو حضور خواجہ صاحب سیالوی پھر کھڑے ہو گئے۔ اور کہا یہ کتاب اہل السنۃ کی نہیں لیکن جب مبلغ اعظم نے سیرت حلبیہ کے سرورق پر بخط جلی مصنف کا نام برہان الدین الحلبی الشافعی لکھا ہوا دکھایا تو خواجہ صاحب کھسیانے ہو کر بیٹھ گئے۔ لیکن دوست محمد قریشی نے فوراً پینترا بدل لیا۔ کہ ہم حنفی ہیں۔ شافعی نہیں۔ مبلغ اعظم نے فرمایا کہ مناظرہ احناف سے نہیں بلکہ اہل السنۃ سے ہے شرائط نامہ پڑھو۔ جو خواجہ سیالوی کے دست مبارک سے ٹائپ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد شیعہ مناظر نے جناب سیدہ کا صواعق محرقہ صـ۲۲ سے گواہ پیش کرنا تفسیر درمنثور جلد ۴ صـ۱۷۸ سے فدک اور فتاوی عزیزیہ جلد ۱۔ صـ۱۲۱ سے عبارت وثیقہ سیدہ اور اس پر حضرت ابو بکر کا انکار پڑھا۔ تو سنی ملاؤں کا ہزار شور بھی کام نہ آسکا۔ اگرچہ انہوں نے بہت کوشش کی۔ مگر صداقت آشکار ہو کے رہی میدان مناظرہ میں ہی جناب خان غلام رسول خاں بلوچ نمبردار محمد خاں بلوچ ساکنان جھوک وایہ نے معہ اپنے کنبوں کے مذہب شیعہ کی صداقت کو قبول کرتے ہوئے اعلان تبرا کر دیا مبلغ اعظم کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے اہل بیت الہدیٰ

www.kitabmart.in

کی شان میں قصائد خوانی سے عالم قدس کا سماں بندھ گیا۔ مرزا یوسف حسین اور مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل کو گھوڑوں پر سوار کر کے بھوک رایا کے گلی کوچوں میں جلوس کی صورت میں شیعوں کی فتح و کامرانی کے ڈنکے بج گئے تو لوی دوست محمد قریشی اور اس کی تنظیم اہل سنت کی تبلیغی سرگرمیوں کا دیوالہ نکل گیا خواجہ قمرالدین سیالوی کا بنا بنایا علمی رعب دھم ہو کر رہ گیا۔ اس مناظرہ کی کامیابی کا سہرا جناب مخدوم السادات مخدوم سید حضور حیات شاہ سجادہ نشین حضرت شاہ جیونہ علیہ الرحمۃ کے سر پر ہے۔

www.kitabmart.in

مبلغِ اعظم کے علمِ مناظرہ کا شاہکار

یعنی

مناظرہ مندراں والہ

میں

مرزائی شکست

یہ مناظرہ

ایک مرزائی مبلغ کی بے اصولیوں اور بے علمیوں کا

مُرقّع

ہے

www.kitabmart.in

وجہ تالیف مناظرہ ہذا

حضرات! اس مناظرہ کو تحریری صورت میں لانے کی ضرورت بوجوہات ذیل پیش آئی۔

اوّل:۔ تو مبلغ اعظم صاحب قبلہ نے تھوڑے وقت میں دلائل معقول اور منقول کے اتنے بیشمار موتی اور جواہر برسائے کہ ان کا ضائع ہو جانا اور مومنین اور مسلمین مخلصین تک نہ پہنچنا بڑا نقصان تھا۔

دوم:۔ مرزائی صاحبان غلط پروپیگنڈے کے بادشاہ ہوتے ہیں نہ معلوم اپنی اس ہار اور شکست کو چھپانے کے لئے کیا کیا حربے استعمال کرتے ہوں گے۔ کہاں کہاں پھرتے ہوں گے۔ کیا کیا پروپیگنڈے کئے ہوں گے اور اس کی گفتگو، غلط سلط باتوں کو اپنی کارکردگی بتایا ہوگا۔

اس رسالہ میں ہم وہ دلائل پیش کر رہے ہیں جو حضرت مبلغ اعظم صاحب قبلہ نے مرزائی احمد علی کو مختلف موضوعات پر دیئے۔

مجادلۂ حقہ اور مجادلۂ باطلہ

مناظرہ حقہ وہ ہے جس کے دلائل علم سے پیش کئے جائیں اور مناظرہ باطلہ وہ ہے جس کے دلائل مطابق علم مناظرہ نہ ہوں۔ جیسا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ما ضربوہ لک الا جدلا۔ اور مناظرہ حقہ وہ ہے جس کی نسبت فرمایا:۔

وجادلھم بالتی ھی احسن (تفسیر کبیر ص۱۴۳ ج۶)

www.kitabmart.in

تحقیق مقام

جادلھم بالتی ھی احسن:۔ حضرات! مناظرہ حکمت اور موعظہ حسنہ
نہیں کیونکہ حکمت علماء محققین کا حصہ ہے جس کے دلائل قطعیہ اور یقینیہ ہوتے ہیں
موعظہ حسنہ عوام کے لئے ہوتا ہے جن کی فطرت سلامت ہے وہاں دلائل ظنیہ اور اقنا
بھی مفید ہوتے ہیں۔ عبرامثال قصے کہانیاں سن کر بھی وہ اثر لیتے ہیں۔ کیونکہ فطرت
سلیمہ میں مادہ افکار نہیں ہوتا مگر جدل مخالفین اور منکرین کیلئے ہوتا ہے۔ لیکن اس کیلئے
بھی احسن ہونا شرط ہے اور احسن کیلئے علم ہدایت کتاب روشن کی شرط ہے۔

مگر مرزائی حضرات ان ہر سہ امور سے کورے ہوتے ہیں۔ اپنا دعویٰ
بیان حکمت سے ثابت کر سکتے ہیں کیونکہ مبنی بر حقائق نہیں۔ افتراء اور کذب ہے
مکر اور فریب ہے، دجل اور جدل ہے۔ اسی لئے ان سے علماء ختم ہوتے جارہے
ہیں صرف کالج اور تعلیم دنیاوی پر گذارہ ہے۔ مرزائیت کی ترقی اور استقامت کا
دارومدار صرف اچھی ملازمت دلانے اور اچھے خاندان میں شادی کرنے پر منحصر ہو کر
رہ گیا ہے۔ علم القرآن پڑھانے سکھلانے کا ربوہ میں کوئی اچھا انتظام نہیں۔ جناب
مولوی ابوالعطاء اللہ وتہ صاحب جالندھری کے سوا اب کوئی پرانی قسم کا مولوی نہیں رہا
اور قاضی تذیہ وغیرہ کی نسبت مبلغ اعظم نے فرمایا، وہ تو عربی کی عبارت بھی مناظرہ عام
میں غلط پڑھتے دیکھے گئے ہیں۔ وہاں فیصلہ ان کے خلاف ہو گیا۔ وہ لڑکا جس کے
مناظرہ ہونا مرزائی نہیں رہا۔ چنانچہ تحریری فیصلہ ان کے خلاف موجود ہے۔

یہ وجہ ہے علم الحقائق میں رہ کر بات نہ کرنے کی۔

حقائق و حکمت موعظہ حسنہ سے کام نہیں لے سکتے۔ کیونکہ قصص انبیاء اور آل ان
ان کی تصدیق نہیں کرتے۔ اقتداء بانبیاء نہیں کر سکتے۔ ملت ابراہیم آل ابراہیم مث
موسوی تشبیہ ہارونی سب ان کے خلاف ہے۔ رہا جدل تو وہ بھی غیر احسن یعنی بغ
علم ہدایت اور کتاب روشن کرتے ہیں۔ ورنہ ایک مرزائی کا مناظرہ ایک شیعہ عالم
چاہتا ہے کہ نہ اپنی نبوت کا دعویٰ مبنی بر صداقت کر سکے نہ مسئلہ امامت پر گفتگو کر سکے

www.kitabmart.in

یعنی نہ آئمہ طاہرین کی منصوصہ مخصوصہ امامت کا دعویٰ ثابت کر سکے نہ مان سکے۔ صرف بنات الرسول کی تعداد کا مسئلہ جس کا نہ مرزائی اصول سے تعلق ہے نہ شیعہ اصول سے اور اس میں بھی جناب فاطمہؑ کی شہرت تواتر عصمت طہارت میں غیر کو شریک نہ کر سکے اور تعدد میں آیت محکم اور حدیث متواتر و مشہور نہ پیش کر سکے۔ صرف رطب و یابس قیاس مع الفارق حالانکہ جدل احسن کی تعریف یہ ہے۔ ان یکون دلیلاً مرکباً من مقدمات مشہورۃ عند الجمہور او من مقدمات مسلمۃ عند الخصم ذالک القائل و ھذا الجدل ھو الجدل الواقع علی الوجہ احسن۔ کہ مجادلہ احسن وہ ہوتا ہے کہ دلیل ایسے مقدمات سے مرکب ہو کہ مشہور عند الجمہور اور مسلم ہوں یا کم از کم ایسے مقدمات سے دلیل مرکب ہو جو عند الخصم مسلم ہوں ورنہ مجادلہ احسن نہ ہوگا بلکہ غیر احسن ہوگا اور دلیل مقدمات باطلہ سے مرکب ہوگی۔ ایسے مناظر کا کام صرف جھوٹے اور باطل مقدمات کی ترویج ہوتا ہے۔ سامعین کو بیوقوف بنانا حیلے بہانے سے کام لینا دوران مناظرہ میں طرق فاسدہ یعنی فاسد راہیں اختیار کرنا، غلط روش اختیار کرنا۔ (کما فی تفسیر کبیر ص ۳۳۲ ج ۵)

جیسا کہ مرزائی اور اکثر جاہل مثال کرتے ہیں کبھی ایسی دلیل نہ پیش کریں گے جو عند الجمہور مشہور و مسلم یا کم از کم عند الخصم مسلم اور مشہور ہو۔ صرف نوادرات خفیات غیر مشہور اور غیر مسلم دلائل پیش کریں گے۔ ایسے جوڑ توڑ تو بے نماز اور بے عمل بلکہ بے ایمان بھی قرآن سے کر سکتے ہیں۔ مثلاً لا تقربوا الصلوٰۃ کہ نماز کے قریب نہ جاؤ۔ قرآن میں موجود ہے۔

جدلِ احسن اور مرزائیوں کی بے اصولیاں

حضرات ناظرین! جب مرزائی جماعت کا وفد آیا تو انہوں نے جا بجا بے اصولیاں شروع کیں تو مبلغ اعظم نے اس پر اچھا خاصا تبصرہ فرمایا۔ حضرات اصولوں بات کرنی چاہیئے۔ مناظرہ کے اصولوں میں رہ کر بات کرنی چاہیئے۔ ورنہ جدل غیر احسن قرآن مجید اور حدیث کی رو سے منع ہے، حرام ہے، دینِ حیات کی موت کا باعث ہے اور نقصانِ ایمان ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ ومن الناس من یجادل

www.kitabmart.in

فی اللہ بغیر علم و یتبع کل شیطان مرید کتب علیہ انہ من تولاہ فانہ یضلہ ویھدیہ الی عذاب السعیر۔ پ۱۷۔ الحج ۳۔

کہ بعضے لوگ دینِ خدا میں بغیر علم کے جھگڑتے ہیں اور ہر شیطان سرکش کے پیچھے ہو لیتے ہیں اور شیطان پر یہ لکھا جا چکا ہے کہ جو شخص اس کے پیچھے چلے گا اوّل تو وہ اس کو گمراہ کرے گا، دوم اس کو وہ عذابِ جہنم کی طرف رہنمائی کریگا کہ بغیر علم اور بغیر اصول مناظرہ کرنا شیطانی فعل ہے۔

ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ھدی ولا کتاب منیر ثانی عطفہ لیضل عن سبیل اللہ لہ فی الدنیا خزی ونذیقہ یوم القیمۃ عذاب الحریق۔ (پ۱۷۔ الحج ۹)

کہ بعض لوگ وہ ہیں جو دینِ خدا میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر علم کے اور ان کے پاس نہ مناظرہ کرنے کی ہدایت ہے اور نہ ہی کتاب روشن کا ثبوت رکھتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ دینِ خدا میں مناظرہ کرنے کے لئے اوّل علم دین کی ضرورت ہے۔ دوم ہدایت مناظرہ یعنی مناظرہ کے اصول، سوم کتاب روشن کا ثبوت یعنی اشارے کنائے سے جوڑ توڑ نہ ہوں کوئی روشن ثبوت چاہیئے مگر مرزائیوں کی نبوت صداقت اس کی متحمل کہاں کہ علم سے مناظرہ ہو اور اصول کی پابندی ہو اور کتاب منیر کا ثبوت ہو جس میں شک و شبہات نہ ہوں۔

ولا تجادلوا اھل الکتاب الا بالتی ھی احسن الا الذین ظلموا منھم۔ (پ۲۰۔ العنکبوت)

کہ اہل کتاب سے سوائے مہذب طریقہ کے بحث مت کرو سوائے ان لوگوں کے جو ان میں ظالم ہیں۔

یعنی اصولِ مناظرہ کی حدیں پھاند جاتے ہیں اور بے محل گفتگو کرتے ہیں یہ مرزائی مبلغ اکثر بے علم لہٰذا الا الذین ظلموا منھم کے مصداق ہوتے ہیں بے اصول بے محل بات کرتے ہیں ان کو ترکی بہ ترکی جواب دینے کا کوئی مضائقہ نہیں ہے چنانچہ آپ کو یہ مناظرہ پڑھ کر معلوم ہو جائے گا کہ مرزائی مبلغ نے جمہور کی راہ کو کیسے چھوڑا۔ متواترات سے منہ کیسے موڑا اور قواعد مسلمہ کو کیسے توڑا۔ ان چیزوں کے ظاہر کرنے سے ہمارا مطلب مرزائیوں کا کذب و افتراء جھوٹ طوفان غلط بیانی

www.kitabmart.in

غلط دلائل وہمی اور ظنیات کو ظاہر کرتا ہے تاکہ عوام سادہ لوح کامل چیزوں پر ایمان رکھیں۔ ظنیات وہمیات مغالطات سے بچ جائیں۔ سچ ہے تمت کلمۃ ربک صدقاً وعدلاً۔ کہ اللہ کے کلمے پورے ہوتے ہیں ناقص نہیں ہوتے، سچے ہوتے ہیں مطابق واقعات ہوتے ہیں افترا نہیں ہوتے۔ مبنی بر عدل ہوتے ہیں پُر از انصاف ہوتے ہیں بے محل نہیں ہوتے۔

جیسے مرزائیوں کے دلائل اور دعوے نہ پورے نہ سچے نہ عدل نہ انصاف صرف لاف وگزاف جستی چالاکی اللہ سے بیباکی، نہ خوف نہ ڈر، نہ در، نہ گہر، نہ علم نہ اصول، جو چاہا مان لیا، جو چاہا چھوڑ دیا۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ اپنے نبی مرزا صاحب کے اقوال بھی چھوڑ جاتے ہیں جب وہ معصوم ثابت نہیں ہوتے تو دوسرے انبیاء کی عصمت سے بھی انکار کر جاتے ہیں۔

فن مناظرہ اور مرزائی مبلغ کی بے علمی

حضرات! مرزائی اصولِ مناظرہ سے واقف نہیں ہوتے لہٰذا کسی علم کے قواعد و ضوابط بھی مدِ نظر نہیں رکھتے۔ نہ تفسیر کے، تفسیر والا کہتے ہیں نہ علم حدیث کے، لہٰذا صحیح و ضعیف میں فرق نہیں کرتے نہ تاریخ کے، لہٰذا غلط روایات بے سند کا سہارا لیتے ہیں۔ نہ اصولِ مناظرہ کے قواعد و ضوابط کی پرواہ کرتے ہیں رشتہ بے مہار کی طرح چلتے ہیں۔

مناظرہ مشتق من النظیر ہے

مرزائی مبلغ، مبلغِ اعظم کی علم و مہارت میں نظیر ہی نہ تھا۔ لہٰذا گھٹیا دلائل دیتا رہا۔ ان کو اظہارِ صواب مطلوب ہی نہیں ہوتا۔ لہٰذا مناظرہ نہیں بلکہ مکابرہ کرتے ہیں اور مجادلہ پر اتر آتے ہیں۔ یعنی اپنا بڑا پن ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ خفت نہ ہو۔ لہٰذا اُن کو تکلف تصنع بناوٹ اور جستی چالاکی مکر و فریب سے

www.kitabmart.in

انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون ۔ کہ عالم امر میں جب کوئی ارادہ کرتا ہے تو وہ چیز فوراً ثابت ہو جاتی ہے اور ارادہ عام اور ہر شخص کے لئے ہے کہ وہ پاک ہو جائے ۔ یہ وہ ارادہ رجس کے ساتھ بالفصل و الفعال صرف ارادہ الٰہی سے یہ ہستیاں رجس سے دور رہیں گی اور تطہیر کا اعلان اور تطہیر کا تاج کرامت ان کے سر پر ہمیشہ رہے گا ۔ کوئی ہزار کوشش کرے ان میں سے رجس ثابت نہ کر سکے گا ۔ رجس سے مراد شیطانی اعمال ہیں ۔ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان (المائدہ ۔ پ ۷) یعنی شراب ، جوا ، گھڑے ہوئے بت تیروں سے تقسیم سب رجس اور شیطانی ہیں " من " بیانیہ ہے یعنی شیطان کا ان پر تسلط نہ ہوگا ۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ اور مریم شیطانی نظر سے پاک ہیں کیونکہ فطری اور پیدائشی پاک ہیں ۔

چنانچہ یا مریم ان اللہ اصطفاک وطہرک اور یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی و مطہرک الخ (آل عمران)

لہٰذا ان کو یہ تطہیر حاصل ہوئی مگر محمد و آل محمد کی تطہیر کاملہ اور تامہ ہے ۔ لیطہرکم تطہیرا کا مفعول مطلق بتلا رہا ہے کہ اگرچہ وہ بھی معصوم و مطہر پاک ہیں مگر یہاں اکمال اور اتمام کی حد ہے ۔

مبلغ اعظم نے فرمایا ۔ مرزائیوں کا کہنا حضرت عیسیٰ اور جناب مریم پر بہتان لگانا تو اس سے پاک ہونے غلط ہے ۔ جناب مریم قبل پیدائش عیسیٰ بھی پاک و مطہر تھیں اور یہ آیت قبل پیدائش لڑکا " انی نذرت لک ما فی بطنی محررا " وقت سے پہلے پاک اور حضرت عیسیٰ انی لاہب لک غلاما زکیا کا اعلان قبل ولادت سے پاک ثابت کرتا ہے ۔ یعنی یہ وہ ہستیاں ہیں جو قبل پیدائش پاک ہیں ۔

مبلغ اعظم نے فرمایا ۔ گند نکالنے کے معنی تو تب ہوتے جب اخراج ہوتا " یخرج عنکم الرجس " ہوتا کہ رجس کو نکالنا ، یہاں لفظ " اذہاب " ہے جس کے معنی لے جانے کے ہیں ۔ اور عن البعد و التجاوز ہوتا ہے یعنی دور کے لئے ہے تو مطلب یہ کہ اللہ کا ارادہ تم سے دور ہی دور رکھنے کا ہے ۔ تو حضرات ! اللہ رجس کو قریب نہیں آنے دیتا یہ کمال ہے ہمارے ائمہ کا

www.kitabmart.in

جن کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ان کو چھوڑ کر غیروں کو اپنا چکا ہے سچ ہے ؎ جگر

سگ است گر برود سوئے اسد اللہ باز

الولد سر لابیہ ۔ اپنی قباوت شقاوت جہالت کی وجہ

سے آیات اور حدیث سے گھبرا کر یہ جاہلانہ اعتراض کیا کہ

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس کو اگر حسنینؑ اور فاطمہؑ کے

علی کے متعلق کہہ لیتے تو بس ان کے اندر گند ماننا پڑے گا۔ کیونکہ گند نکالنے کا

ارادہ ہے ازواج النبی میں تو گند موجود تھا کیونکہ وہ کافروں منافقوں کے گھروں سے

آئی تھیں۔

مبلغ اعظم کا عالمانہ جواب

مبلغ اعظم نے فرمایا۔ حضرات سامعین یہ ہے ان جاہل کا علم اور ایمان ادب اور

عرفان کہ معاذ اللہ عالم بدہن ازواج النبی میں گند ثابت کرنے لگا اور آیت کا ترجمہ بھی غلط

کرنے لگا اور آل البیت کو ظاہر ہے گند کے اخراج کا الزام دھرنے لگا۔

ہم زعم اللہ ازواج النبی میں گند مانتے ہیں نہ آل محمدؐ سے گند نکالنے کا دعوے

کرتے ہیں نہ آیت ہذا کا ترجمہ گند کرتے ہیں نہ ہماری کتابوں کی طرف اسکو منسوب کرتے ہیں۔

تحقیق آیہ تطہیر

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیراً

(پ ۲۲ احزاب) ۔ اپنے جواباً فرمایا ان حضرات کا سمجھنا آپ کی جماعت کا کام نہیں ہے انما

کلمہ حصر ہے اپنے مدخول کا تحقیق اور اثبات اور اپنے غیر مدخول کی نفی چاہتا ہے۔ لہٰذا یہ

اذھاب رجس اور اثبات تطہیر صرف ان کے لئے ہے جو اس میں داخل اور شامل ہیں نہ غیر

کے لئے۔

ارادہ سے مراد ارادہ مجرد نہیں بلکہ وہ ارادہ ہے جس کے بعد فوراً تطہیر کا

تحقیق اور تکوینی وجود ہو جائے۔

www.kitabmart.in

کے علم کا حال ہے [illegible]

یعنی امر دگیت سے واضح کافی ہوتا ہے"

ویطہرکم تطہیرا۔ باب تفعیل سے ہے باب تفعیل یا ایجادِ فعل کے لئے ہوتا ہے جیسے قطعتہ فانقطع میں نے اس کو قطع کیا یعنی میرے کاٹنے سے قطع پیدا ہوئی پہلے نہ تھی۔

اور کبھی اثبات نسبت فعل کے لئے ہوتا ہے جیسے کبرہ تکبیرا اللہ کی کبریائی کا اعلان کرو۔ اللہ اکبر کہو نہ اللہ کو بڑا کرو۔ معاذ اللہ ویطہرکم تطہیرا۔ باب تفعیل کا مصدر ہے تطہیر نسبت فعل کے لئے ہے یعنی اللہ تمہاری طہارت کا اعلان کرے گا۔ تمہاری طرف پاکیزہ چیزوں کو منسوب کرے گا۔ معجزات آیات دلائل اور برہان سے تمہاری ایسی تطہیر ثابت کرے گا کہ کوئی مرزائی، عیسائی خارجی، وہابی تمہاری طرف رجس کو منسوب نہ کرے گا۔ حتیٰ کہ مرزا قادیان نے اگرچہ یہ کہا ہے کہ

حسین است در گریبانم
صد حسین است در گریبانم (مقدمہ خطبہ الہامیہ)

اور یہ بھی کہا ما بقی حسینہم من ظلم یزید

لیکن یہ لکھنے کے بعد کہنا پڑا کہ حسین وہ ہے جس کو خدا نے اپنے دست قدرت سے پاک کیا مگر مرزائیوں کی بلا جانے کہ "یطہرکم تطہیرا" کے کیا معنی ہیں۔ عالم نور میں ان کی پیدائش کیسی ہے اور اعلانِ تطہیر سے کن پاک چیزوں کا اعلان اور اثبات مطلوب ہے۔ کہتے ہے:۔

اللھم یا من خص محمداً و آلہ بالکرامۃ وھیا ھم باکرم رسالۃ وخصہم بالوسیلۃ وجعلہم ورثۃ الانبیاء وختم بھم الاوصیاء والائمۃ وعلیہم علم ما کان وما بقی
جعل افئدۃ الناس تھوی الیہم۔ (صحیفہ سجادیہ)

ترجمہ:۔ اے اللہ تو نے محمد و آلِ محمد کو بزرگی کے ساتھ خاص کیا ان کے گھر میں رسالت بلا عوض رکھی انہیں کو مقام وسیلہ اور اپنے قرب اور منزلت محمود سے خاص کیا اور انبیاء کے وارث بنایا اور ان کے ساتھ آئمہ اور اوصیاء کو

www.kitabmart.in

کر دیا۔ یعنی ان کے سوا نہ کوئی وصی ہو سکتا ہے تمام۔ اور ان کو علم ماکان ومایکون دیا۔ اور مومنوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکایا کہ ان کی محبت اور مودت کے بہت تیں پائیں

اللّٰھم صلّ علی محمدٍ و آلِ محمدٍ

(ترجمہ) صل علی اطائب اھل بیتہ الذین اخترتھم لامرک و جعلتھم خزنۃ علمک وحفظۃ دینک وخلفاءک فی ارضک وحجتک علی عبادک وطھرتھم من الرجس والنجس تطھیرا بارادتک و جعلتھم الوسیلۃ الیک والمسلک الی جنتک (صحیفہ سجادیہ)

اے اللہ درود وسلام بھیج اور ان ہستیوں کے جن کو تو نے ہر عیب اور نقصان سے پاک کیا اور اپنے امر کے لیے خود چن لیا اپنے علم کے خزینے بنایا اور اپنے دین کا محافظ کیا اور اپنی زمین پر خلیفہ بنایا ان کو وسیلہ اور مسلک بنایا اپنی جنت تک

یعنی جنت میں وہی جائے گا جس کا وہ وسیلہ ہوں گے اور ان کے مذہب اور مسلک پر چلے گا۔ یہ کہ اپنے آپ کو سید کہلا کے مرزا کی ہو۔ جو اپنے جد پاک محمد و آلِ محمد کو چھوڑ کر مرزا کے پیچھے ہو۔

بچھڑا تیرے پیٹ تیرا برا ہو تو نے کتنے لوگوں کے ایمان ضائع کر دیئے کتنے مسافر آب کے بجائے سراب میں داخل ہو گئے۔ یحسبہ الظمان ماءً حتیٰ کر یاسے پانی سمجھے مگر وہ سراب دھوکا کے آب کی ریگ تپاں میں جا کر یجدہ لم یجدہ شیئا الغرض آب حیات ایمانی کے پیاسے مر گئے۔ ایمان کے قطرۂ آب نے ان کو سیراب نہ کیا۔ ہائے چشمہ کوثر سے انہوں نے پانی نہ پیا۔ لن یتفرقا حتیٰ یردا علی الحوض (مشکوٰۃ شریف) باب مناقب اہل بیت یعنی قرآن پاک اور اہل بیت حوض کوثر تک متفرق اور جدا نہ ہوں گے۔ یعنی حوض کوثر تک نہ قرآن کی بجائے کوئی کتاب آئے گی نہ آلِ محمد کے سوا کوئی اور امام ہوگا۔ یعنی بابی اور بہائی بھی جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن منسوخ ہو گیا اور مرزائی بھی جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں مہدی ہادی اہل بیت کی بجائے امت میں سے آگیا یعنی مثیل مرزے امام اور نبی بن گئے جن کا آلِ محمد سے دور کا بھی تعلق نہیں یہ ہیں ان پاک و پاکیزہ ہستیوں کا تاج ابد تک آلِ محمد کے سر رہے گا۔

اگر کیتی سر سر باد گیرد چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد

www.kitabmart.in

تحقیق لفظ اہلبیت

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیراً ۔ (پ۲۲)

مبلغ اعظم نے فرمایا حضرات! اس پر امت محمدیہ کا اتفاق ہے کہ آیۂ تطہیر میں جو لفظ اہل بیت آیا ہے اس سے مراد اہل نبوت اور رسالت ہیں۔ کسی اور کے گھر یا اہل کا ذکر نہیں در مرزائیوں کا نہ باہیوں اور بہائیوں کا نہ ہمارے اسلامی بھائیوں کا نہ اس اہلبیت میں صحابہ کرام کے شمول کا کوئی دعوی ہے۔ ازواج النبی کے داخل و شامل ہونے کے بعض صحابہ اور تابعین قائل ہوئے مگر ان کا دعوی قرآن اور حدیث سے ثابت نہیں۔ کیونکہ "اہلبیت" معرف باللام ہے اور الف لام برائے جنس یا استغراق نہیں بلکہ برائے عہد ہے۔

اور معہود جب تک اللہ و رسول تبلیغ دین کون جان سکتا ہے۔ لہٰذا ہمارا دعوی ہے کہ کوئی حدیث ازواج کے شمول میں وارد نہیں بلکہ بعض حدیثوں میں بی بی ام سلمہ کو حضور نے آیۂ تطہیر کے نزول پر اہل بیت میں شمول سے منع فرمایا۔ چنانچہ تفسیر ابن کثیر صفحہ ۴۹۸ جلد سوم میں ہے حضرت نے بی بی ام سلمہ سے فرمایا تو می تنحی عن اھل بیتی اٹھ کر میرے اہل بیت سے علیحدہ ہو جاؤ۔

بقول رسول خدا

اہل بیت اور ازواج کا فرق

عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت ان ھذہ الآیۃ نزلت فی بیتی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس قالت و انا جالسۃ علی باب البیت فقلت یا رسول اللہ الست من اھل البیت فقال صلی اللہ علیہ وآلہ

www.kitabmart.in

وسلم انک علی خیر انت من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
(تفسیر ابن کثیر جلد سوم ص ۴۸۶)

ترجمہ:- ابو ام سلمہ سے روایت ہے یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جبکہ حضور پُر نور میرے گھر میں تشریف فرما تھے اور میں دروازہ پر بیٹھی ہوئی تھی تو میں نے عرض کیا کہ کیا میں اس اہل بیت سے نہیں ہوں۔ فرمایا تیرا انجام بخیر ہے۔ تو ازواج النبی یعنی رسول کی بیویوں سے ہے۔

لیجئے! حضور رسالت مآب کی زبانی فیصلہ اور فرق ہو گیا کہ ازواج اور ہیں اور اہل بیت اور ہیں۔

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حدیث کی کتابوں میں باب مناقب اہل بیت میں کسی بیوی کا ذکر نہیں ہے بلکہ ان کا باب علیحدہ ہے۔ اگر کوئی عالم صحاح ستہ کے اندر اہلبیت کے مناقب میں کسی بیوی یا دیگر بیٹی کا ذکر دکھلا دے تو قابل انعام ہے۔

اَہل البیت کی تحقیق

مرزائی مبلغ نے موضوع سے منہ پھیرتے ہوئے اہل بیت میں بیویوں کے داخل یا نہ داخل ہونے کا مسئلہ خواہ مخواہ چھیڑ دیا۔ حالانکہ یہ بیٹھاں کجا اور بیویاں کجا۔ اصل بات یہ تھی کہ مبلغ اعظم سے بات کر کے نام پیدا کرنے کا متمنی تو تھا لیکن اصول و قواعد علم و موضوع میں رہ کر بات کر ہی نہیں سکتا تھا۔ لہٰذا الغریق یتشبث بالحشیش کے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ ہر طرف پاؤں مارتا رہا۔ آپ دیکھ کہ بات سے ازواج تک ازواج سے ختم نبوت پر حملہ کر کے ختم ہو گیا اور ڈسکہ تک مُردہ باد کے نعرے لگے

عجز ع: افا فانک المحیاد فافعل ما شئت

ع: شرم چہ کنی است کہ پیش مرداں آید

مگر کیا کریں مرزیان کذب و افترا کا اس کے بغیر گزارہ بھی نہیں ہو سکتا صدق و صحت کہاں سے لائیں بنیاد ہی کذب و افترا پر ہے۔ کل اناء یترشح بما فیہ۔

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ میں نے مرزائی مناظروں کو اکثر دیکھا ہے کہ وہ مناظرہ

www.kitabmart.in

میں شاعرانہ چالوں، حیلوں، بہانوں، جھوٹوں، فریبوں، غلط بیانیوں، حوالوں میں قطع و برید سے پرہیز نہیں کرتے۔ حوالہ دینے میں قوی و ضعیف صحیح و سقیم کا فرق نہیں کرتے۔ کیونکہ ایسا کئے بغیر ان کا گذارہ بھی نہیں چلتا۔ کیونکہ وہ ایسی چیز کے مدعی ہیں جس کی قرآن و حدیث میں کوئی گنجائش نہیں اور کوئی مقام نہیں اور دین میں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اس کا کوئی وجود اور ثبوت نہیں۔

مرزائی مبلغ کی دلیل

برائے

شمول ازواج باھلِ بیت

مرزائی مبلغ مولوی احمد علی نے پرانا آموختہ دہرایا کہ اہل بیت سے مراد ازواج ہیں انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیراً میں سیاق و سباق میں ازواج کا ذکر ہے۔ اور "اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت" میں اتعجبین میں صیغہ واحد مؤنث حاضر ہے۔ بی بی سارہ کو خطاب ہے۔ لہٰذا اہل البیت سے مراد زوجہ ہے اولاد نہیں۔

جوابِ مبلغِ اعظم

حضرات! خدا کو حاضر و ناظر اور شاہد کر کے کہتا ہوں کہ مبلغِ اعظم نے اپنی عادت کے مطابق روانی اور ادائیگی سے اس کے جواب میں دلائل کی بارش کر دی۔ فرمایا حضرت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت کا ترجمہ خود قرآن اور حدیث میں موجود ہے۔

اور قرآن مجید میں وانذر عشیرتک الاقربین سے حضورؐ کے خاندان کے اقربا افراد مراد ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ اس آیت کے نزول پر حضورؐ نے حضرت فاطمہؓ کو خصوصیت سے خطاب کیا۔ دیکھو بخاری شریف، کتاب التفسیر صـ ۶۷۳ اور قرآن شریف میں

www.kitabmart.in

واعلموا انما غنمتم من شئ فان لله خمسه وللرسول ولذی القربی

موجود ہے کہ خمس خاندان رسول کا حق ہے چنانچہ حضرت علی متوفی خمس ہے۔ صحابہ کے اعتراض پر حضورؐ نے فرمایا علی کا خمس میں اس سے بھی زیادہ حق ہے اور قرآن مجید میں النبی اولی بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھٰتھم واولوا الارحام اولی بعضھم ببعض

کہ حضورؐ ہم سب کے جان سے بھی اور ازواج النبیؐ ہماری مائیں یعنی ہم میں شامل ہیں اور اہل بیت اولی الارحام رحمی خونی رشتہ داروں کا نام ہے ہر جنس علیحدہ

اس کے بعد آپ نے مشکوٰۃ شریف کا تمام باب مناقب اہل بیت کمال کرمانی احمد عسلی کو دکھلایا کہ اس میں ازواج کا ذکر دکھلاؤ۔ مگر خاموش بے ہوش، اور ترمذی شریف کا باب مناقب اہل بیت النبیؐ، کہ اس میں ذکر ازواج دکھلاؤ مگر ندارد۔ ہاں اتنا ضرور کہا کہ عدم ذکر سے عدم وجود لازم نہیں آتا۔ مبلغ اعظم نے فرمایا کہ غیر مذکور کو مذکور میں شامل بھی نہیں پایا جاتا۔ الغرض قرآن اور حدیث کا کوئی جواب نہ دیا اور مان گیا کہ باب مناقب اہل بیت میں نہ ازواج کا ذکر ہے نہ دیگر بنات کا۔

اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ

کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حضورؐ من امر اللہ تک تو صیغہ واحد مؤنث مخاطب ضرور ہے مگر یہاں سلسلہ کلام رک جاتا ہے اور

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت انہ حمید مجید کا جملہ معترضہ ہے۔ اس کے صیغے مؤنث کے نہیں بلکہ مذکر کے ہیں۔ رحمۃ اللہ وبرکاتہ سے مراد نعمت نبوت و امامت ہے اور کوئی عورت نبی ہوئی ہے نہ امام اور اس کا ترجمہ خود قرآن مجید میں موجود ہے۔

ان اللہ اصطفٰی آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین ذریۃ بعضھا من بعض میں آل کا ترجمہ ذریت خود موجود ہے۔

"انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی قال لا ینال عھدی الظالمین میں ذریتی" خود موجود ہے اور یہ

www.kitabmart.in

أم يحسدون الناس على ما اتاهم الله من فضله فقد آتينا آل ابراهيم الكتاب والحكمة میں لفظ آل موجود ہے اور تلك حجتنا آتيناها ابراهيم الخ آباء ذریت اخوان موجود، خاندان بن گیا۔ بیوی کا لفظ موجود نہیں ہے۔ آباء اخوان ذریت کا ترجمہ خدا نے اہل بیت سے کر کے فیصلہ کر دیا ہے کہ ازواج اصحاب کا اہل بیت آل حضرت ذریت خاندان میں کوئی دخل نہیں ہے۔

"کونسے ازواج اہل بیت میں داخل ہوتے ہیں"

مبلغ اعظم نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک مغالطہ ہے کہ بیوی صرف زوجہ ہونے یا صیغہ نکاح کے جاری ہونے کی وجہ سے اہل بیت ہو جاتی ہے یا ان اہل بیت میں داخل ہے جن پر صدقہ حرام ہے یا ان اہل بیت میں داخل ہے جن کے لئے آیہ تطہیر آئی، یا ان اہل بیت میں داخل ہیں جو مباہلہ میں گئے یا ان اہل بیت میں داخل ہیں جن کے ساتھ تمسک کا حکم ہے۔ حدیث ثقلین اور حدیث غدیر میں آیا، یا ان اہل بیت میں داخل ہیں جن کی مودت کا حکم آیہ مودت میں آیا۔ اس کی تردید حضرت زید بن ارقم صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما چکے ہیں۔ اور صحیح مسلم جیسی مستند کتاب میں آچکی ہے۔

فقلنا من اهل بيته نساءه قال لا وايم الله ان المرأة تكون مع الرجل العصر من الدهر ثم يطلقها فترجع الى ابيها وقومها اهل بيته اصله وعصبته الذين حرموا الصدقة بعده۔ (صحیح مسلم جلد دوم ص ۲۸۰ مطبوعہ دہلی)۔

کہ حضرت زید بن ارقم صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث ثقلین بیان فرمائی کہ حضورؐ نے فرمایا میں تمہارے اندر قرآن اور اہل بیت چھوڑنے والا ہوں۔ تو راوی کہتا ہے کہ ہم نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ حضورؐ کی بیویاں آپ کے اہل بیت سے ہیں۔ فرمایا نہیں عورت کیسے اہل بیت ہو سکتی ہے۔ کچھ زمانہ مرد کے ساتھ گذارتی ہے۔ پھر وہ اس کو طلاق دے دیتا ہے تو اپنے باپ اور اپنے خاندان کی طرف لوٹ جاتی ہے۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت آپ کی اصل اور آپ کا خاندان ہیں

www.kitabmart.in

جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے۔ (صحابہ کرام کی زبانی ہی بات طے ہو گئی۔ اب بیچارے مرزائی اور ہمارے بھائی کیا کریں۔ پس ثابت ہوا کہ)

عورت صرف تین طرح سے داخلِ اہل بیت ہو سکتی ہے، ایک خاندان سے ہو جیسے حضرت سارہ حضرت ابراہیم کی چچا زاد تھی۔

دوم۔ ام ولد ہو یعنی بچے کی ماں ہو جیسے حضرت اسحاق کی ماں، یعقوب علیہ السلام کی دادی انبیاء بنی اسرائیل اصل۔

اُم موسیٰ یعنی حضرت موسیٰ کی ماں۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ حضرت فاطمۃ الزہرا کی ماں۔

سوم۔ معصومہ ہو جیسے حضرت مریم، حضرت سارہ جو فرشتوں سے ہمکلام ہوئیں۔ اُم موسیٰ جن کو وحی ہوئی۔

حضرت فاطمۃ الزہرا جو معصومہ، طاہرہ صدیقہ شہیدہ ہوئیں جن سے فرشتے ہمکلام اور خادم ہوئے۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ جنہوں نے تصدیق رسالت کی اس لئے ان کا گھر ہر شر و رشف سے پاک جنت المادی بنا۔ کیونکہ وہ اہل بیت کی اصل ہیں۔

بیت سے کونسا بیت مراد ہے

اہل بیت کا مفہوم سمجھنے کے لئے پہلے بیت کا سمجھنا ضروری ہے بیت سے مراد بیت اللہ ہے یا مسجد النبی ہے یا خاندانِ رسالت ہے یا بیت المقدس ہے اگر بیت اللہ ہے تو وہ اہل بیت ہیں جن کی نسبت حضرت ابراہیم نے فرمایا

انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا

کہ یا اللہ میں نے اپنی اولاد کو تیرے عزت والے گھر کے پاس بسا دیا۔

لفظ ذریت صاف موجود ہے اور حضرت علی نے خانہ کعبہ میں پیدا ہو کر "لذا الخناء بیت المقدس کی بنیاد وہ خیمہ ہے جو حضرت موسیٰ نے جنگل میں برائے عبادت لگایا حضرت ہارون اور ان کی اولاد اسکے اہل اور متولی ہوئے۔ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ سے مراد حضرت علی اور ان کی اولاد اہل بیت ہوئے۔ اسی لئے مسجد

www.kitabmart.in

نبوی سے دیگر صحابہ کے دروازے بند کرا کے حضرت علیؑ کا دروازہ کھلا رہنے دیا۔
اور خاندان کا انتخاب دلیل کا محتاج نہیں۔ حضورؐ نے بار بار فرمایا علیؑ منی وانا منہ اور متلوہ شاھدٌ منہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ حضرت علی اور سرکار دو عالم ایک دوسرے کے جزو اور ٹکڑے ہیں۔

"مسئلہ ختم نبوت میں مرزائی مبلغ کی جہل و عجت"

مرزائی مبلغ حسب عادت جب دیگر بنات کو مثل فاطمۃ الزہرا دلائل صحیحہ قاطعہ ساطعہ متواترہ مشہورہ سے بنت رسولؐ نہ ثابت کر سکا۔ معارضہ میں اخبار صحیحہ نہ پیش کر سکا تو ازواج کو اہل بیت بنانے میں مشغول ہو گیا۔ اور جب ازواج کو بھی بدلائل صحیحہ داخل اہل بیت تطہیر نہ کر سکا تو مسئلہ ختم نبوت میں چلا گیا یعنی کسی موضوع میں رہ کر بات نہ کر سکا۔ مگر مبلغ اعظم نے پیچھا نہ چھوڑا۔ سچ کہا کسی شاعر نے مناظرہ کو ٹ سمابر میں ؎

شیر نے پیچھا نہ چھوڑا بن کے ایٹم بم گرا
بہتیرا پنچر ہو گیا باطل کی موٹر کار کا

مسئلہ ختم نبوت کے خلاف

مرزائی مبلغ نے چار چیزوں سے استدلال کیا۔

پہلا استدلال اس وقت کیا جب مبلغ اعظم نے خطاب یا احد بلفظ الجمع پر یا ایھا الرسل کلوا من طیبٰت واعملوا صالحًا کی آیت پڑھی۔ پ ۱۸ المؤمنون آیت ۵۱ کہ صرف صیغہ جمع سے تعدد بنات پر استدلال نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یا ایھا الرسل کلوا من طیبٰت میں "رسل" جمع ہے "کلوا" جمع ہے۔ واعملوا جمع۔ حالانکہ حضورؐ کے وقت میں آپ کے ساتھ کوئی رسول نہیں اور قیامت تک کسی نئے رسول کے آنے کا امکان نہیں اور انتظار نہیں اور پرانا کوئی آئے تو اس میں شمار نہیں۔ لہٰذا جمع سے استدلال غلط ہے۔

www.kitabmart.in

دوسرا استدلال:- ام یحسدون الناس علیٰ ما اٰتاھم اللہ من فضلہ فقد اٰتینا اٰل ابراھیم الکتاب والحکمۃ واٰتیناھم ملکاً عظیما کی تفسیر میں اصول کافی کی ایک حدیث سے کیا۔

اور تیسرا:- انعم اللہ من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین سے کیا۔

چوتھا:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے کیا۔ ان شبہات کے جو جواب مبلغ اعظم نے ترکی بہ ترکی دیئے۔ انشاء اللہ ہم دلائل ختم نبوت جو اس وقت مبلغ اعظم نے اس وقت دریا کی روانی کی طرح بہائے ان کو نقل کرنے کے بعد نقل کریں گے۔

مسئلہ ختم نبوت اور مرزائی مغالطے

حضرات! ہم لوگ درس آل محمدؐ کے طالب علم ہیں۔ مبلغ اعظم کے شاگرد ہیں۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ فن تقریر اور مناظرہ کے اصول بھی سیکھتے رہتے ہیں۔ سفر اور حضر میں بیان حکمت موعظہ حسنہ جدل احسن کے اصول سنتے رہتے ہیں۔

قبل اس کے کہ وہ دلائل اور حقائق پیش کروں جو مبلغ اعظم نے اس مرزائی مبلغ کے سامنے پیش کئے۔ جن کا وہ تو کیا کوئی بھی مرزائی جواب نہیں دے سکتا۔ ختم نبوت کی مہر تو خاتم طلوع شمس نبوت کے بعد مصنوعی نبوت کی شمع جلانا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ حضورؐ پر نبوت ختم، نعمت تمام دین کامل شریعت پوری۔ قرآن کی حفاظت کا ذمہ خدا نے لے لیا۔ قرآن مجید کے اندر وہ تمام علوم و اصول رکھ دیئے ہیں جو قیامت تک کے لئے پیش آئیں گے۔ حدیث نبوی میں قرآن مجید کے اجمال کی تفصیل ہو چکی ہے۔ آئمہ طاہرینؑ اسکی الہامی تفسیر فرما چکے ہیں۔ علم الساعۃ کے طور پر آخری امام کے ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رجعی نزول کی تفصیل اور تعیین ہو چکی ہے۔

لہٰذا! اجراء نبوت کیا، وحی جدید کیسی قرآن کے بعد اللہ کی اور کلام کیسی۔ آل محمدؐ کے سوا امام کیسا۔ مرزا کا کلام اور بہاء اللہ کا بیان کیسا؟

اللہ کا قرآن آل محمدؐ کا امام تا حوض کوثر ساتھی و قرین رہیں گے۔ لن یتفرقا حتیٰ یردا علی الحوض۔ (ترمذی شریف ص ۱۲۶ مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۹)۔

www.kitabmart.in

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ ختم نبوت کا عقیدہ ضروریاتِ دین سے ہے۔ اس کے دلائل محکم اور متواتر ہیں برہان اور استقراء سب اس پر شاہد ہیں۔ ختم نبوت حضور پرنور کا خاصہ ہے۔ دیگر کسی نبی کے لیے خاتم النبیین کا لفظ قرآن مجید اور حدیث شریف میں نہیں آیا من ادعی فعلیہ البیان ولہ الانعام ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

"تیس دجال مدعیانِ نبوت کاذبہ"

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ ختم نبوت کی مہر کیسے ٹوٹ سکتی ہے۔ بقول سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدعیانِ نبوت کاذب اور دجال ہوں گے۔

عن ثوبان فی حدیث قال قال رسول اللہ وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وخاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاھرین لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ۔ (رواہ ابوداؤد ص۵۵۴ والترمذی ص۵۵ نقل از مشکوٰۃ شریف ص۴۶۵ کتاب الفتن)۔

ترجمہ: حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تحقیق میری امت میں تیس جھوٹے مدعی ہوں گے۔ سب دعویٰ کریں گے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ میری امت کا ایک گروہ حق پر غالب رہے گا۔ جو لوگ ان کی مخالفت کریں گے ان کا نقصان نہ کر سکیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے گا۔

فوائد حدیث ہذا

پس معلوم ہوا کہ مدعیانِ نبوت تیس کے قریب ہوں گے، جھوٹے ہوں گے۔ ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل حضور کا خاتم النبیین ہونا ہے اور خاتم النبیین کا معنی بقول سرکارِ دوعالم لا نبی بعدی ہے۔ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور امت میں سے

www.kitabmart.in

ایک گروہ حق پر قائم رہے گا۔ لوگ اس کی ہزار مخالفت کر کے بھی ان کو حق سے نہ ہٹا سکیں گے۔

شیعہ یعنی گروہ کہنے والے لفظ طائفہ پر غور فرمائیں اور "الحق مع علی" کو یاد رکھ کے دیکھیں کہ وہ کونسا گروہ ہے حتیٰ کہ امر اللہ آجائے گا یعنی صاحب الامر کا ظہور ہوگا اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ

اس حدیث میں کاذب مدعیان نبوت کی پیشگوئی خاتم النبیین کے معنی اور مذہب شیعہ کی حقانیت سب ثابت ہو گئی اور حضرت حجت کی آمد ثانی بھی ثابت ہو گئی الحمد للہ علی ذالک

تفصیل مغالطہ و تناقض

مبلغ اعظم نے فرمایا۔ حضرات مسئلہ ختم نبوت تو اپنی جگہ پر ایک مسلمہ حقیقت ہے اور اس کے دلائل وہ پہاڑ اور حصار ہیں جن کو کوئی بڑے سے بڑا دجال توڑ سکے گا اور مرزائی صاحبان جتنے دلائل اس باب میں دیا کرتے ہیں وہ سب باب مغالطہ کا اظہار اور امثال ہوتے ہیں۔ اس میں پھنسنے والے مغالطہ کا شکار ہوتے ہیں۔

اسباب مغالطہ

اگرچہ بہت ہیں مگر خلاصہ ان کا صرف دو امر ہیں۔ سوء فہم اور اشتباہ انکو ادب بالصواب۔ لہٰذا یہ مرزائی لوگ ان لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں جو سوء فہم کا شکار ہوتے ہیں مغالطات کا فہم و ادراک نہیں رکھتے۔ قرآن و حدیث سے واقف نہیں ہوتے۔ سچ اور جھوٹ میں فرق نہیں کرتے۔ سچ کو جھوٹ، جھوٹ کو سچ سمجھ کے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

دوم:۔ حدیث کے مقابلہ میں ضعیف اور متواتر کے مقابلہ میں نوادر پیش کر کے سچ اور جھوٹ کو ملا دیتے ہیں اور لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ کبھی صحیح دلائل نہ پیش کر سکیں گے "عدم التمیز بین الشئ و شبیہہ سے دھوکہ دیتے ہیں یعنی شبہات پیدا

www.kitabmart.in

کرنے سے کام لیتے ہیں۔ لفظی اور معنوی غلطیوں سے فریب دیتے ہیں گاہے لفظ مشترک المعنی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ گاہے حقیقت کو مجاز اور مجاز کو حقیقت بنانے میں تصریح کی بجائے استعارہ کنایہ سے کام لیتے ہیں۔ بعض اوقات ترکیب عبارت کا خیال نہیں رکھتے کہ غلام احمد کون ہے اور احمد کون۔ غلام کو حذف کر کے احمد کے مدعا ہو جاتے ہیں۔ اور تمہ معنویہ میں قید اور حیثیت کا خیال نہیں کرتے۔ دعویٰ کو دلیل بنانے سے دریغ نہیں کرتے۔ اکثر دلائل مصادرہ علی المطلوب پر مبنی ہوتے ہیں۔

تناقض اور تعارض

میں ہشت وحدت در تناقض شرط واں کو نظر انداز کر کے سائل کو فریب دیتے ہیں وحدات ثمانیہ وحدۃ الموضوع، وحدۃ المحمول وحدۃ المکان وحدۃ الزمان، وحدۃ القوۃ والفعل وحدۃ الشرط والجزء والکل وحدۃ الاضافیۃ۔

در تناقض ہشت وحدت شرط واں
وحدت موضوع و محمول و مکان
وحدت شرط و اضافت جزو و کل
قوت و فعل است در آخر زمان

یہ تفصیل ہم نے اس لئے لکھی ہے تاکہ ناظرین مناظرہ ہذا کو مرزائیوں کے دلائل کی حقیقت معلوم ہو جائے کہ وہ دلائل نہیں ہوتے بلکہ شبہات ہوتے ہیں اور مغالطے ہوتے ہیں۔

دلائل ختم نبوت

مبلغ اعظم نے مرزائی مبلغ کے خارج از موضوع بنات ہو کر ختم نبوت کے شبہات شروع کرنے پر مندرجہ ذیل دلائل قرآن اور حدیث سے پیش کئے اور شبہات کے

www.kitabmart.in

جوابات دیئے جن کا ذکر بعد میں آئے گا۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۱۲ ۳۳

نہیں ہے محمدؐ باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے لیکن پیغمبر خدا کا ہے اور ختم کرنے والا ہے تمام نبیوں کا۔ (ترجمہ شاہ رفیع الدین ص ۳۸۲ پ ۲۲۔ احزاب)

محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں۔ (ترجمہ اشرفیہ ص ۳۸۳ مطبوعہ تاج کمپنی)

ترجمہ آیت ہذا از مرزا غلام احمد صاحب قادیانی انجمانی بھی انقطاع نبوت کا ہے۔

لفظِ ختم اور قرآن مجید

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حضور قرآن کریم میں لفظ ختم بند کرنے کے معنی میں آیا ہے جیسے

ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم۔ پ ۱ رکوع ۱

یہاں ختم اللہ ہدایت بند کرنے کے معنی میں ہے۔ اسی لئے اللہ نے اس کا ترجمہ "ھم لا یومنون" فرمایا کہ یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔

خود خدا نے فرمایا اور قرآن مجید میں آیا۔ اب اگر وہ ایمان لے آئیں تو کذب لازم آئیگا اور وہ نقص ہے "وھو محال علی اللہ" جب ختم کے بعد وہ ایمان نہیں لا سکتے۔ تو خاتم النبیین کے بعد نبی کیسے آسکتے ہیں۔ اسی لئے حدیث میں حضورؐ نے فرمایا "لا نبی بعدی" میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

دوسری دلیل آپ نے معنی ختم پر "الیوم نختم علی افواھھم" کہ ہم ان کے منہ پر قیامت کے دن مہر کر دیں گے وہ منہ سے بول نہ سکیں گے۔ اس پر مرزائی مبلغ نے کہا کہ یہاں ایک ذریعہ کلام ختم ہو گیا دوسرا شروع ہو گیا۔ تکلمنا ایدیھم۔ کہ ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے۔ کلام جاری ذریعہ ختم ہو گیا۔ دوسرا شروع ہو گیا۔

مبلغ اعظم نے فرمایا جواب دیا کہ ہاں حضورؐ دنیا سے کلام خدا کرنے کا جو ذریعہ ختم ہوا وہ ختم تھا ہے کیونکہ خاتم النبیین ہے۔ لہٰذا یہ ذریعہ کلام اب دنیا میں نہ ہوگا۔

www.kitabmart.in

دوسرے ذریعہ امامت خلافت جاری ہیں مگر ان کا نام نبوت نہیں نبوت ختم کلام کا اصل ذریعہ صرف منہ ہے ہاتھ پاؤں کا یہ ذریعہ نہیں ان کی کلام قال نہیں حال ہے۔ دائمی نہیں وقتی ہے اصلی نہیں عارضی ہے۔ لہٰذا ہاتھ پاؤں کی کلام منہ کی کلام نہیں۔ لہٰذا خلفاء راشدین اور صحابہ کی کلام، کلام نبوت نہیں لہٰذا دلیل آپ کی ختم۔ خلاصہ مسک اس کی مہر کستوری کی ہے۔ مہر اگر ٹوٹ گئی تو شراب خالص نہ رہے گی۔

مرزائیوں نے نبوت کی مہر توڑ دی اب لنگا دین اور مذہب خالص محمدی نہیں بلکہ اس میں مرزائی الہامات پیغامات اور دیگر دلیلوں کی ملاوٹ ہے لہٰذا خالص اسلام محمدی قرآنی نہیں کہلا سکتے۔

اور غیر خالص کا لینا کیا مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ دین اور مذہب اختیار کریں جس پر خاتم النبیین کی مہر سلامت ہو امت کی شہادت ہے۔

"معنی ختم نبوت بالقطاع نبوت از مرزا صاحب"

مبلغ اعظم نے فرمایا۔ خاتم النبیین کا ترجمہ خود مرزا صاحب نے انقطاع نبوت کا فرمایا ہے جیسا کہ فرماتے ہیں:۔

واما النبوۃ التی قائمۃ کاملۃ جامعۃ لجمیع کمالات الوحی فقد آمنا بانقطاعنا من یوم نزل فیہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔

کہ نبوت تامہ کاملہ اسی دن منقطع ہو گئی جس دن خاتم النبیین کی آیت اتری لہٰذا ختم بمعنی قطع ثابت ہو گیا۔ (توضیح المرام ص۲)

اللھم صل علی محمد و آل محمد

الغرض مرزائی مبلغ قرآن کریم سے کوئی لفظ ختم نہ دکھلا سکا جس کے معنی

بند کرنے کے نہ ہوں۔

خاتم المحدثین یا خاتم الشعراء وغیرہ کے الفاظ سے جو مرزائی دھوکہ دیا کرتے ہیں۔ اوّل تو وہ لفظ کسی آیت یا حدیث کے نہیں۔ دوم بطور مبالغہ محاورہ میں حقیقت نہیں۔ اور مرزائی مغالطہ کی یہ مثال مشہور ہے۔ کہ مجاز کو حقیقت بنا دیا کرتے ہیں۔

www.kitabmart.in

خاتم کے دو معنی ہیں یا۔ من ختمت علیہ الکمالات یا من لا یکون بعدہ نبی" حضورؐ پر دونوں صادق آتے ہیں۔ اگر کمالات ختم ہیں تو دوسرا نبی کیسا اور "من لا یکون بعدہ نبی" کے بعد نبوت کیسی اور حضورؐ نے یہ ترجمہ لا یکون بعدی نبی" خود فرمایا ہے لیت ولعل کیسی؟ جو حضورؐ کا خود کردہ ترجمہ نہ مانے تو مسلمان کیسا؟

"حدیث رسول کریمؐ اور لفظ خاتم النبیین"

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ قال مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنیانا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ من زوایاہ فجعل الناس یطوفون بہ یتعجبون ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ قال فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین۔ (بخاری شریف ص۴۹۸ باب خاتم النبیین، مسلم شریف ص۲۴۵، ترمذی شریف ص۲۴۷، مشکوٰۃ شریف ص۵۱۱)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میری مثال اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی جو مجھ سے پہلے گذرے ہیں اس مرد کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس کو ہزار زیب وزینت سے آراستہ وپیراستہ کر دیا۔ احسن اور اجمل بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ نہ تھی۔ لوگ آتے تھے اور اس مکان کے گرد گھومتے تھے اور دیکھ کر تعجب کرتے تھے کہ یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی۔

حضورؐ نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں خاتم النبیین میں ہوں۔ اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے:۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فانا موضع اللبنۃ جئت فختمت الانبیاء ص۲۴۸۔ کہ حضورؐ نے فرمایا۔ اس اینٹ کا مقام میں ہوں میں آگیا پس میں نے انبیاء کو ختم کر دیا۔ اور مسلم شریف کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

کمثل رجل ابتنیٰ بیوتا فاحسنھا واجملھا واکملھا الا موضع اللبنۃ من زاویۃ من زوایات۔ کہ حضورؐ فرماتے ہیں میری مثال اور سابق انبیاء کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص نے کئی مکان بنائے، احسن بنائے، اجمل بنائے

www.kitabmart.in

اکمل بنا ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی اور لوگ کہتے تھے یہ اینٹ کیوں نہ لگائی۔
فلیم بنا الا موضع لبنۃ فکنت انا اللبنۃ ۔ تو عمارت پوری ہو جاتی۔
حضور فرماتے ہیں وہ میں ہوں۔ اور جمال کی لاہ حسن کا صاحب کچھ آ گیا۔ مرزائی خدا بہانے
کا نور حقیقت سے دور نظر آتے ہیں۔

ختم نبوت از کلام مرزا صاحب آنجہانی

حضرات! مسئلہ ختم نبوت ایسا متواتر اور ضروریات دین کا مسئلہ ہے کہ مرزائی نہ انکار
کر سکتے ہیں نہ اقرار۔ اگر انکار کریں تو خطرۂ کفر ہے اگر اقرار کریں تو مرزا صاحب کی نبوت کا کچھ
نہیں رہتا۔ چنانچہ مرزا صاحب کے ایسے تصریحات موجود ہیں جن سے معنی ختم نبوت ثابت ہوتا ہے
چنانچہ خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۶۸ پر ویشابہ الخاتمۃ بالفاتحۃ تا کہ خاتمہ فاتحہ کے مشابہ ہو جائے
معلوم ہوا کہ لفظ ختم فتح کی ضد ہے۔ ختم کے معنی بند کرنے کے معنی کشادن۔ تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷
پس آخری خاتم الاولاد ہوگا۔ چنانچہ مرزا صاحب کے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ لہٰذا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ اور خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۵۳ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام خاتم انبیاء
بنی اسرائیل فرمایا ہے۔ وجعلہ خاتم انبیاء ھم۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ کے
بعد بنی اسرائیل میں کوئی نبی نہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب نے انتھا بعیسیٰ کے ساتھ ترجمہ
فرمایا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ میں خاتم النبیین کا بروز ہوں دیکھو صفحہ ۱۶۷ خطبہ الہامیہ جب بروز
کے بعد کچھ نہیں تو اصل کے بعد نبی کیسا۔ چنانچہ فرماتے ہیں میں خاتم الخلفاء ہوں صفحہ ۶۰ دونوں سلسلے
ختم صفحہ ۲ مسیح آخری اینٹ صفحہ ۳ آخر الخلفاء صفحہ ۲ مسیح پر سلسلہ بنی اسرائیل ختم صفحہ ۱۲۳ مرزا صاحب
کے بعد قدم کی گنجائش نہیں صفحہ ۱۵۹ مرزا صاحب کا وقت عصر ہے عصر کے بعد کوئی نماز نہیں صفحہ ۱۶۲
خاتم دنیا (حقیقۃ الوحی) صفحہ ۱۷۱ تین زمانے مسیح موعود کے بھی تھا۔ تریاق القلوب صفحہ ۱۵۶، زمانہ
آخر خلیفہ آخر صفحہ ۱۸۲ الہامیہ۔

الغرض مسیح معظم نے مرزا صاحب کی کلام سے ہی ثابت کر دیا کہ ختم کے معنی
آخری اور اتمام اور بند کرنے ہیں۔ الف سابقین آخری اینٹ، نماز عصر سب خاتم کی معقول
محسوس مثالیں ہیں۔ وقالوا ان ھذا الرجل یدعی النبوۃ واللہ یعلم ان قولھم

www.kitabmart.in

هذا کذب بحت لایمازجہ شیئ من الصدق والاصل لہ اصلا وما ختم
الا لیہجوا الناس علی التکفیر والسب واللعن والطعن ینہضوا ہم العباد
الفساد ویفرقوا بین المومنین وانی واللہ آمن باللہ ورسولہ آمن باللہ خاتم
النبیین ۔ سلسلہ تصنیفات جلد شنم ص ۲۰۰ اشتہار شرعی ۔ کہ میرا دعوی نبوت نہیں
میں خاتم النبیین پر ایمان رکھتا ہوں ۔ اور ختم کے معنی الصدا نبوت مانتا ہوں ۔ البتہ کہتا
ہوں کہ بالقوۃ محدث میں ابتداء ہوتے ہیں مگر بالفعل نہیں کیونکہ باب نبوت ختم ہو چکا ہے
لہذا خاتم النبیین کے بعد میری طرف جو دعوت بالفعل منسوب کرتے ہیں وہ جھوٹ کہتے ہیں ۔
فتنہ و فساد تفریق بین المومنین کے بانی ہیں ، سچے کا فرضانا بدنام کرنا چاہتے ہیں ۔

معاملہ صاف ہو گیا

www.kitabmart.in

(۸۹)

تنظیمی

مُلّاؤں کا غلط وَطیرہ

شرائط وضوابط

مناظرہ دو چک ذخیرہ

www.kitabmart.in

حضرت مبلغ اعظم قبلہ کا بیان

حضرات!

مولوی عبدالستار صاحب کوئی خاص مناظر نہیں ہے۔ ہاں گڑ سرگانہ کی روئیداد ہم تن بھولی ہے اور اس بزرگ کی گھر بیٹھ کر لکھی ہوئی ہے اور جن کتابوں کے اس میں حوالے دیئے گئے ہیں وہ تو ان کے پاس اس وقت موجود ہی نہیں تھیں اور چند سال قبل اس نے میرے مناظروں سے ڈر ڈر کر بھاگتے ہوئے گدارنے اور ہاگڑ سرگانہ میں شکست کھا گیا اور گھر بیٹھ کر جھوٹی روئیداد لکھ دی۔ جس پر کسی سنی کی تصدیق نہیں ہے نہ شیعہ کی حتیٰ کہ ان علماء کی بھی تصدیق نہیں جو اس کے ساتھ شریک مناظرہ تھے۔ اب اسی لئے ٹال مٹول بہانے سے جان بچا رہا ہے کہ میرے پرانے راز بھی نہ کھل جائیں۔ اچھا میں ان کو اجازت دیتا ہوں کہ جہاں چاہے شیعہ کے ایمان بالقرآن پر بحث کرے۔ بشرائط مساوی ہوں گے۔ اور ہمارا تحقیقی جواب کا حق دونوں کو حاصل ہوگا۔ دوسرا اس نے جو کتاب مختصر شافی کی روایت پیش کر کے حضرت امام حسین علیہ السلام کی بیعت کا شور مچا رکھا ہے۔ اگر وہ روایت صحیح ہو اور شیعہ کتب کی ہزار سنی کتب میں موجود نہ ہو اور اس کا وہی مطلب ہو جو یہ کہتا پھرتا ہے تو ہم اہلسنت کو لکھ کر دے دیں گے کہ ہم ہار گئے۔ اور آئندہ کبھی میدان مناظرہ میں نہ آئیں گے۔ ورنہ ان کو سمجھا کر جہاں سے کیوں خالی اور سونے میدانوں میں نعرے لگاتا پھرتا ہے۔ جب میدان میں سوائے غراروں کے کچھ نہیں جانتا اور میدانوں سے بھاگ دوڑ کر گنتیوں کو شیعہ بنا رہا ہے۔ چودہ آدمی اس کا غرار دیکھ کر بستی سیالکوٹ ضلع جھنگ میں شیعہ ہو گئے تھے اور ایک مولوی فتح محمد المعروف غلام مرتضیٰ ہاگڑ سرگانہ میں شیعہ ہو گیا تھا اور اب اس کا غرار دیکھ کر مولوی کرم دین اور اس کے کئی ساتھی شیعہ ہو گئے ہیں۔ کیا یہ اہلسنت کی توہین نہیں جو یہ بزرگ کروا رہا ہے۔

(مولانا) محمد اسماعیل

www.kitabmart.in

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطٰی وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ
مُحَمَّدٍ سَیِّدِ اَنْبِیَاءِہٖ وَعَلٰی عَلِیٍّ وَّلِیِّہٖ اَلْمُتَعَارِضِ لِاَعْدَائِہٖ ۝

حضرات!

میں نے آج تک دیوبندی مولویوں کی شکست و فرار کے قصے، اشتہارات، اخبارات میں تو متعدد بار پڑھے سنے تھے مگر آپ تک علماء و فریقین کو باستناد و مابہ النزاع مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے دیکھنے اور سننے کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ اتفاقاً مجھے معلوم ہوا کہ ۲۲-۲۳ کو موضع چک ۱۰۱ ذخیرا تحصیل پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ میں شیعہ و سنی مناظرہ ہو رہا ہے۔ میں بھی بصد جذبۂ اشتیاق وہاں پہنچا۔ علماء فریقین اپنے اپنے کتبخانہ سمیت اپنے سامنے خان صاحب کی حویلی میں تشریف فرما تھے۔ علماء شیعہ میں سے مندرجہ ذیل حضرات قابل ذکر ہیں۔

مولانا اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب آئی لائل پور۔ مولانا محمد حسین صاحب پرنسپل دارالعلوم محمدیہ سرگودہا۔ مولانا سید غلام حسین بخاری حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ عمدۃ الواعظین سید محبوب علیشاہ ہمدانی اور خود راقم الحروف اور مولوی ناصر حسین صاحب ناصر شاگرد مبلغ اعظم صاحب۔

اہل سنت مولوی صاحبان میں سے مولوی عبدالستار تونسوی۔ پروفیسر خالد محمود صاحب مولانا احمد شاہ اور مولوی منظور احمد حنیفوٹی وغیرہم

یہ ظاہر و باہر ہے کہ بالقضاء الحق مع علی و علی مع الحق۔ حق ہمیشہ علیؑ کے ساتھ ہے اور مخالف علیؑ کے ساتھ کبھی نہیں ہو سکتا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ مولوی عبدالستار اور خالد محمود کے لئے جو ٹے اور سینگ بھی وہ کام کا ہاتھ ڈھونڈ چکے مذکورہ کے جوڑ کے کتابے کچھ اس طرح پھوٹا کہ احمد شاہ جو کہ دونوں کا اتحاد بھی بے حقیقت ہو کر رہ گیا۔ ہزار انکار اور فرار بھی کام نہ آیا۔ آخر مولوی کریم دین صاحب نے شیعہ ہونے کا اعلان کر کے کمزوری اور فرار کی تصدیق کر دی جس کی تفصیل آپ کے سامنے ہے

انعقاد مناظرہ کی وجوہات

مولوی منظور احمد حنیفوٹی کی امن سوز حرکات

رئیس خان صاحب (سابق سنی) چونکہ اپنے علاقہ کی ایک مقتدر شخصیت تھے

www.kitabmart.in

آثارِ مناظرہ

اور

ملاں خالد محمود کی بیالاکیاں اور علمی کمزوریاں

www.kitabmart.in

سے کرنا علماء کا کام ہے۔ اور پھر اس معاہدہ میں کئی ایک بنیادی اور فنی غلطیاں بھی ہیں۔ مثلاً اس میں موضوع لکھا ہے "ایمان بالقرآن" جس میں مدعی اہل سنت کو بنایا گیا ہے اور سائل شیعہ کو۔ حالانکہ ایمان بالقرآن کا لفظ مثبت ہے نہ منفی۔ اس میں سنی علماء کی جتنی بھی گفتگو ہوگی وہ من حیث النفی ہوگی اور شیعہ کی من حیث الاثبات۔ اور مدعی ہمیشہ وہ ہوتا ہے جو اثبات کی جہت سے کلام کرے۔ ص ۱۶۱ موضوع ۳ سے موازنہ کیا جائے۔ اس کے بعد امام نے کتاب رشیدیہ صفحہ ۱۶۱ سے عبارت پڑھی ھی من نصب نفسہ لاثبات الحکم من حیث انہ اثبات الخ یعنی مدعی وہ ہوتا ہے جو اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے کھڑا ہو۔ اس حیثیت میں کہ وہ اثبات کر رہا ہے۔ لیکن اس معاہدہ میں الٹ ہے اثبات ایمان بالقرآن کا تو ہم نے کرنا ہے اور نفی مولوی عبدالستار نے۔ اور نفی کرنیوالے کو سائل کہتے ہیں۔

چنانچہ رشیدیہ کے صفحہ ۱۶۱ سے یہ عبارت پڑھی کہ والسائل من نصب نفسہ لنفیہ۔ یعنی سائل وہ ہے جو اس کی نفی کے لئے کھڑا ہو۔ اسلئے ضابطہ کی رو سے ہم مدعی ہیں اور مولوی عبدالستار سائل۔ لیکن عبدالستار، خالد محمود اور احمد شاہ جیسے علم کے دعویدار اس دیدہ و دانستہ غلطی کو بھی تسلیم کرنے سے گریز کر کے اہل حق کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو گئے۔

اس کے جواب میں مولوی خالد محمود نے احمد شاہ چکیروی کی مدد سے۔ ان الفاظ میں اظہار بے علمی کیا، کہ نفی کرنے والا بھی مدعی ہو سکتا ہے اور رشیدیہ سے یہ عبارت پڑھی۔ ان المدعی من تصدی نفسہ لاثبات مطابقۃ النسبۃ الخبریۃ للواقع الخ۔

مبلغ اعظم نے اس کے جواب میں فرمایا، حضرات! ذرا اپنے ذہن کی علمیت ملاحظہ فرمائیے کہ رشیدیہ کی معمولی عبارت کو سمجھنے کی بھی اہلیت نہیں رکھتے۔ حالانکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ مدعی کی وہ تعریف ہے جو ملا عصام نے اپنے رسالہ عصامیہ کی شرح میں کی ہے، اور یہ ناقص ہے۔ کیونکہ صاف لکھا ہے کہ ھذہ تعریف محل نظر ہے۔ لیکن یہ سنی علماء صحیح کو چھوڑ کر عمداً غلط پیش کر رہے ہیں۔ اور دوسرا نسبت خبریہ میں دو احتمال ہوتے ہیں۔ نفی اور اثبات۔ اور رشیدیہ کا اصل متن کہتا

www.kitabmart.in

ہے کہ مدعی وہ ہے جو من حیث الاثبات کلام کرے۔

اس کے بعد مولوی خالد محمود صاحب فن مناظرہ کے ضابطے کے تحت کوئی علمی جواب تو نہ دے سکے البتہ ایک نئی آواز لگائی کہ لا الٰہ الا اللہ بھی تو ایک دعویٰ ہے جس کے مسلمان مدعی ہیں۔ حالانکہ اس میں بھی نفی الٰہ مقصود ہے۔

مبلغ اعظم نے اس کے جواب میں فرمایا کہ یہ دعویٰ نہیں بلکہ مشرکوں کے دعاوی کی رد ہے۔ الغرض مدعی کی تعریف میں بھی علماء اہل سنت کوئی علمی جواب نہ دے سکے اور شور چلانا شروع کر دیا کہ نہیں نہیں ہم تو اسی پر مناظرہ کریں گے جو کاغذ پر لکھا جا چکا ہے ورنہ ہم جاتے ہیں۔ مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حضرات اس طرح فرار کے بہانے نہ بنائیے کیونکہ میرا سابقہ تجربہ شاہد ہے کہ آپ لوگ صحیح طور پر اصول و شرائط طے کرنے کے بعد سے مناظرہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مذہب شیعہ قرآن اور اہل بیت کا مذہب ہے اس پر اعتراض کرنا کارے دارد۔

اس کے بعد کافی اصرار کیا گیا مگر علماء اہل سنت صحیح شرائط طے کرنے پر تیار نہ ہوئے کیونکہ ان کو اپنی کمزوریاں نظر آ رہی تھیں۔ جب سنی علماء راہ فرار اختیار کر چکے تھے کہ مبلغ اعظم مدظلہ نے انتہائی فراخدلی کا ثبوت دیتے ہوئے بہ آواز بلند اعلان کیا کہ اگر چہ یہ تو کوئی شرائط نامہ ہے اور نہ ہی ہماری طرف سے طے کرنے والا کوئی نمائندہ تھا۔ لیکن ان بزرگوں کے فرار کو روکنے کے لئے میں اس فریب نامہ ہی کے مطابق مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن ہماری ایک بات مان لی جائے کہ فریقین کو تحقیقی جوابات دینے کے ساتھ ساتھ الزامی جوابات دینے کا بھی حق حاصل ہوگا۔ فریقین نے قبول کر لیا اور ٹھیک اول ذی دس منٹ بعد کی بجائے پانچ منٹ کی تاخیر سے مناظرہ شروع کیا۔

۱۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (قرآن مجید) اللہ نے قرآن کو نازل کیا ہے وہی اس کا حفاظت کنندہ ہے۔

(۲) اصول کافی میں ہے کہ جبرئیل جو قرآن لایا تھا اس کی ستر ہزار آیتیں تھیں۔

۳۔ دیباچہ ترجمہ مقبول میں ہے کہ ہمارے ہاتھوں میں جو پورا قرآن موجود ہے اس کی احزاب سورۃ بقرہ سے زیادہ تھی۔ لہٰذا اگر مولوی محمد اسماعیل جواب دینا چاہیں تو شوق

www.kitabmart.in

مرتضیٰ، طوسی، شیخ صدوق وغیرہ علماء کا نام ثبوت میں پیش نہ کریں۔ صرف اقوال معصومین ہی سے ثبوت دے سکتے ہیں جیسا کہ میں نے اقوال معصومین سے ثبوت دیا ہے

۴۔ علامہ کلینی تحریف کا قائل تھا۔ پھر بلا ثبوت تقریر شروع کر دی کہ موجودہ قرآن صحابہ نے دیا ہے اور شیعہ صحابہ کرام کو مانتے نہیں حضرت علی نے صدیق اکبر کی بیعت کر لی۔

نوٹ اس پر مبلغ اعظم نے ٹوکا کہ مولوی صاحب! مناظرہ کا موضوع ایمان بالقرآن ہے نہ کہ خلافت ثلاثہ۔ اگر قصۂ بیعت وغیرہ پر بات ہو تو خلافت ثلاثہ کا موضوع رکھ لو تمہیں خود ہی آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائے گا۔ چنانچہ مولوی خالد محمود نے عبدالستار کو "یہ بات خلاف موضوع ہے" کہہ کر روک دیا تاکہ خلافت کے باب میں سنیت کی رسوائی نہ ہو۔

اسکے بعد مبلغ اعظم جوابی تقریر کے لئے کھڑے ہوئے اور خطبہ مسنونہ کے بعد ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ الْاٰيَة کو عنوان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرات! یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ پھر فرمایا کہ مولوی عبدالستار صاحب کا پیش کردہ ثبوت اور استدلال دونوں غلط ہیں۔ کیونکہ موضوع کا عنوان ہے ایمان بالقرآن چنانچہ ضابطہ کے مطابق عبدالستار صاحب کو پہلے ایمان کی تعریف اور پھر قرآن کی تعریف کرنا چاہیئے تھی۔ اور پھر ثابت کرنا چاہیئے تھا کہ ایمان کن چیزوں سے ثابت ہوتا ہے اور کن چیزوں سے کفر لازم آتا ہے اور پھر یہ ثابت کرنا چاہیئے تھا کہ جو روایات اصول کافی وغیرہ میں سے پیش کیں وہ اس معیار پر پوری اترتی ہیں یا نہیں۔

ب۔ بعد ازاں مبلغ اعظم نے ایمان کی یہ تعریف فرمائی کہ ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور وہ قطعیات اور یقینیات سے حاصل ہوتا ہے اور قطعیات کیلئے آیت محکم اور خبر متواتر کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد مبلغ اعظم نے قرآن مجید کی یہ تعریف کتب فریقین سے پڑھی۔

۱۔ اَلْقُرْاٰنُ الْمُنَزَّلُ عَلَى الرَّسُوْلِ الْمَكْتُوْبُ فِي الْمَصَاحِفِ نَقْلًا مُتَوَاتِرًا بِلَا شُبْهَةٍ (صلح صلح الابصار ص۹ وغیرہما) کہ قرآن وہ ہے جو رسول خدا پر نازل کیا گیا ہے اور دنیا بھر کے مکتوب قرآنوں میں لکھا ہوا ہے نقل متواتر کے ساتھ بغیر کسی شبہ کے۔ پھر شیعہ کی کتاب

فصل الخطاب لنوری طبرسی صفحہ ۲۲ سے یہ عبارت پڑھی کہ اَلْقُرْاٰنُ مُتَوَاتِرٌ فَمَا

www.kitabmart.in

نقتلہا کما ھم کذا انک فانک فائدہ تقتضی بسوا علیہ.....

یعنی قرآن مجید متواتر ہے اور جو چیز اخبار احاد سے ثابت ہو وہ قرآن نہیں ہیں سر کیونکہ یہ قرآن منقول بالتواتر ہے کیونکہ اس کی نقل کے اسباب کثیر تھے اور جو ایسا ہو اس میں غلطی نہیں ہوتی اس لئے تواتر کا تقاضا کرتی ہے اور متواتر بھی طبقاتی ہے

پھر مسیح اعظم نے تواتر کی اقسام پر مفصل بحث کی ہے یوں پیش کیں کہ تواتر چار قسم پر منقسم ہے

اوّل۔ تواتر اسناد دوم۔ تواتر طبقہ سوم۔ تواتر عمل چہارم۔ تواتر معنوی۔ یہ تواتر سب سے گھٹیا قسم ہے لیکن مولوی عبدالستار صاحب سب سے زیادہ روایات پیش کی ہیں وہ ضعیف متروک اور غیر مقبول ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کو صحیح مان بھی لیا جائے تو خبر واحد سے آگے نہیں بڑھتیں جس سے زیادہ سے زیادہ تواتر معنوی ثابت ہوگا اور قرآن مجید تواتر طبقاتی ہے لہٰذا اہل علم حضرات انصاف سے سوچیں کہ جب تواتر معنوی بھی تواتر طبقاتی کے مقابلہ میں کوئی شے نہیں ہے تو اخبار احاد کی کیا حقیقت ہے جن کو مولوی عبدالستار نقل میں دبائے ہوئے زمانہ تک کہ اپنے آپ دشمن جہلا کو گمراہ کئے پھرتے ہیں

مسیح اعظم نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جب موجودہ قرآن مجید میں ہے کہ کس کا اس پر ایمان ہے اور عمل کا نہیں۔ تو مولوی عبدالستار کا قرآن مجید کے متعلق آئمہ معصومین علیہم السلام کی تصدیق کا مطالبہ سو میں آئمہ معصومین کے فرامین قرآن موجود کے متعلق پیش کرتا ہوں سنیئے

تصدیق قرآن اور آئمہ معصومین

اوّلاً۔ سید الساجدین امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔

انکم تحکم الرجال وانما حکمنا القرآن ھذا القرآن انما ھو

www.kitabmart.in

خَصَّ مَسْتُوْرًا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ الخ۔ یعنی ہم نے بندوں کو حکم نہیں بنایا بلکہ قرآن کو حکم بنایا ہے اور یہ قرآن وہی ہے جو بین الدفتین مستور ہے۔ اس میں قرآن مجید کی تصدیق بھی ہے اور موجودہ قرآن کی تعریف بھی ہے اور تجدید بھی۔ اور حضرت علی علیہ السلام کا یہ کلام حکمین کے بارے میں ہے اور حکمین کا معاملہ علیؑ اور معاویہ کے درمیان تھا اور اس میں لفظ ہذا اسم اشارہ بھی موجود ہے جو محسوس مبصر کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس سے وہی قرآن مراد ہو سکتا ہے جو حکمین کے درمیان موجود اور مسلم ہو۔ پس ثابت ہوا کہ یہ فرمان قرآن موجودہ کے متعلق ہے جو بین الدفتین ہے۔

ثانیاً:۔ اس کے بعد احتجاج طبرسی صـ۲۳۴ سے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کا فرمان پیش کیا۔ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِنِ الْعَسْکَرِیُّ اِجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ قَاطِبَةً لَا اخْتِلَافَ بَیْنَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّ الْقُرْاٰنَ حَقٌّ لَا رَیْبَ فِیْهِ عِنْدَ جَمِیْعِ فِرَقِهَا فَهُمْ فِیْ حَاکَةِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَیْهِ مُصِیْبُوْنَ وَعَلٰی تَصْدِیْقِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مُهْتَدُوْنَ۔ یعنی حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام اُمت اس بات پر مجتمع ہو گئی ہے اور ان میں کوئی اختلاف نہیں کہ تحقیق یہ قرآن مجید حق ہے۔ اور اُمت کے تمام فرقوں کے نزدیک اس میں کوئی شک نہیں اور اس بات پر اجماع کرنے میں بیشک مصیب اور درست ہیں اور مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ کی تصدیق کرنے میں ہدایت یافتہ ہیں۔

اس پر مبلغ اعظم صاحب نے فرمایا کہ لیجئے مولوی صاحبان! میں نے اس موجودہ قرآن مجید کی جو تمام اُمت کے پاس ہے۔ اپنے آئمہ معصومین سے تصدیق بھی پیش کر دی ہے کہ یہی قرآن واجب العمل والاعتقاد ہے جو تمام اُمت کیلئے ہے کیونکہ اس روایت میں عِنْدَ جَمِیْعِ فِرَقِهَا کا لفظ موجود ہے جو موجودہ قرآن پر دال ہے۔

تکذیب روایات تونسوی از آئمہ معصومینؑ

اس کے بعد مبلغ اعظم صاحب نے فرمایا کہ جو روایات مولوی عبدالستار صاحب

www.kitabmart.in

سے پیش کی ہیں اُن کا جواب ہمارے آئمہ معصومین نے یوں ارشاد فرمایا ہے۔

جواب رویات از آئمہ معصومین

اوّلاً۔ اصول کافی ص۔ سے حضرت امام رضا علیہ السلام کا یہ قول پڑھا۔ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ إِذَا كَانَتِ الرِّوَايَاتُ مُخَالِفَةً لِلْقُرْآنِ كُلُّهَا۔ یعنی حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جب روایات قرآن مجید کے مخالف ہوں۔ میں اُن کی تکذیب کرتا ہوں اور اُن کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

ثانیاً۔ اصول کافی ص۔ سے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا یہ فرمان پڑھا۔ أَطْلَقَهُ الْعَالِمُ عليه السلام اعْرِضُوهَا عَلَى كِتَابِ اللهِ فَمَا وَافَقَ فَخُذُوهُ وَمَا خَالَفَ كِتَابَ اللهِ فَرُدُّوهُ۔ یعنی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب روایات میں اختلاف ہو تو ان کو اللہ کی کتاب پر پیش کرو۔ پس جو کتاب اللہ کے موافق ہو وہ لے لو اور جو مخالف کتاب اللہ ہو اُسے رد کر دو۔

ثالثاً۔ اصول کافی ص۔ سے حضرت امام جعفر الصادق سے یہ روایت پڑھی۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ إِنَّ عَلَى كُلِّ حَقٍّ حَقِيقَةً وَعَلَى كُلِّ صَوَابٍ نُورًا فَمَا وَافَقَ كِتَابَ اللهِ فَخُذُوهُ وَمَا خَالَفَ كِتَابَ اللهِ فَدَعُوهُ۔ یعنی حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تحقیق ہر حق پر ایک حقیقت ہوتی ہے اور ہر درستی پر ایک نور ہوتا ہے۔ پس جو کتاب اللہ کے موافق ہو وہ لے لو اور جو مخالف کتاب اللہ ہو اُسے چھوڑ دو۔

رابعاً۔ مبلغ اعظم نے کتاب احتجاج طبرسی ص۔ سے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کا یہ ارشاد پڑھا۔ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا شَهِدَ الْكِتَابُ وَبَعْضُ الْمُحَدِّثِينَ بِخَبَرٍ وَعَقِيقَتُهُ فَأَنْكَرَتْ طَائِفَةٌ مِنَ الْأُمَّةِ وَعَارَضَتْهُ بِحَدِيثٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ الشَّاذَّةِ فَصَارَتْ بِإِنْكَارِهَا وَدَفْعِهَا الْكِتَابَ كُفَّارًا ضُلَّالًا وَأَصَحُّ خَبَرٍ مَا مُرَّ بِحَقِيقَتِهِ مِنَ الْكِتَابِ

www.kitabmart.in

ترجمہ:۔ یعنی حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کتاب اللہ کسی حدیث کی تصدیق اور تحقیق کرے اور امت کا کوئی گروہ پھر بھی اس کا انکار کرے اور جھوٹی حدیثوں سے اس کا مقابلہ کرے تو کتاب اللہ کو چھوڑنے اور حدیث کا انکار کرنے سے کافر اور گمراہ ہو جائے گا اور سب سے صحیح حدیث وہی ہوتی ہے جس کی تصدیق کتاب اللہ سے پہچانی جائے۔

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ میں نے اپنی مختصر تقریر میں آئمہ طاہرین کے کلام سے قرآن مجید کی تصدیق اور مولوی عبدالستار کی پیش کردہ ضعیف اور موضوع روایات کی تکذیب بھی پیش کر دی ہے۔ اب ایسی پختہ اور ناقابل تردید آئمہ معصومین کی تصدیقات اور تصریحات کے بعد عبدالستار کے پیش کردہ رطب و یابس کی کیا حقیقت رہ گئی ہے مگر یہ شمع ہدایت تو اہل ایمان اور سلیم القلب حضرات کے لئے ہی ہو سکتی ہے۔ ختم اللہ علی قلوبھم کے مصداق تو ضد اور تعصبیت کی وجہ سے ابوجہل اور ابولہب کو بھی پیچھے چھوڑ جائیں گے۔ اور یہی جواب ایسے روایات کا اہل السنت کے محققین علماء تسلیم کر چکے ہیں۔ شرح مواقف ص۲۹۴ ج۸

الجواب:۔ ان ما نقل منه احادا مردود۔ ص۲۲ پر یہ ہے:۔ ان الاحاد لا تعارض القاطعة یرید ان اختلاف الصحابة فی بعض سورة القرآن مروی بالاحاد المفیدة للظن و مجموع القرآن منقول بالتواتر المفید للیقین الذی یضمحل الظن فی مقابلة تلک الاحاد مما لا یلتفت الیه۔

ایسے روایات کا جواب یہ ہے کہ جو بطور احاد نقل ہوا وہ مردود ہے۔ کیونکہ اخبار احاد قطعیات کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرام نے جو قرآن کی بعض صورتوں میں اختلاف کیا وہ بطور اخبار احاد مروی ہے جو صرف مفید ظن ہوتے ہیں اور قرآن مجید منقول بالتواتر ہے۔

مولوی عبدالستار اور خالد محمود کی تو کیا حقیقت پوری تنظیمی دنیا کے ملاں مل کر بھی قیامت تک میری پیش کردہ روایات اور استدلال کا جواب نہیں دے سکتے۔

www.kitabmart.in

پڑھی تو اکثر اللہ فی جلستہ فجذب الخائض ما فی ایدی الجنب فبادلتک فیہ ولا شبھۃ تعدیہ الخ یعنی قرآن مجید جو آج کے دن تک ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے اس کا تواتر فی الجملہ ثابت ہے اور اس پر عمل واجب ہے۔ لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا ہے کوئی شبہ داخل ہو سکتا ہے۔

اب میں مولوی عبدالستار اور اس کے حواریوں کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ ہماری کسی کتاب سے یہ ثابت کریں کہ شیعہ کو موجودہ قرآن شریف کی کسی آیت یا سورت میں شک ہے اور وہ کسی آیت یا سورہ کے منکر کو کافر نہیں سمجھتے تو مولوی عبدالستار منہ مانگا انعام حاصل کریں اور ہم اپنی شکست تسلیم کریں گے۔

اہلسنت کے موجودہ قرآن پر ایمان کی حقیقت

اس کے بعد مبلغ اعظم نے فرمایا کہ لیجئے حضرات اب میں اہل سنت حضرات کی کتابوں سے ثابت کرتا ہوں کہ یہ لوگ موجودہ قرآن مجید پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کو قابل اعتماد نہیں سمجھتے۔ فرمایئے اس قرآن پر ان کا ایمان کیسے رہ سکتا ہے جبکہ ان کو شبہات میں مبتلا سمجھتے۔ اعظم نے اپنے دعویٰ کی دلیل میں مندرجہ ذیل کتب سے حوالجات پیش کئے۔

اولاً:۔ نور الانوار ص ۲ مطبوعہ مجتبائی۔ فقد شبھہ اشراذ من التسمیۃ لانہ قرآن شبھۃ ولا شبھۃ بکفر جاحدھا وکذا بھذا الاعتبار یحل بھا الاکل علی المائدۃ وتحل تلاوتھا للجنب الحائض والنفساء وھم یحرمون تلاوۃ القرآن لھم الخ جاحدھا بعد الشھرۃ

بلاشبہ کہ تعریف قرآن میں جو قول قرآن ہے۔ یہ احتراز ہے۔ بسم اللہ سے کیوں کہ اس میں شبہ ہے۔ اسی لئے اس کے منکر کو کافر نہیں کہا جاتا۔ اور اس پر نماز میں اکتفا جائز نہیں اور اس کی تلاوت جنب حائض اور نفساء پر حرام نہیں۔ زیادہ صحیح یہی ہے۔ کہ بسم اللہ قرآن کی جز ہے لیکن اس کے منکر کو کافر اس لئے نہیں کہا جاتا کہ باوجود صحیح ہونے کے اس میں شبہ ہے

www.kitabmart.in

شبہ پھر بھی موجود ہے

لیجئے حضرات! ایمان بالقرآن کے دعویداروں کو بسم اللہ میں ہی شبہات شروع ہو گئے۔ اب اختتام قرآن کے متعلق بھی سن لیجئے۔ کہ قرآن کی آخری سورتیں معوذتین یعنی سورۃ فلق اور سورۃ والناس ہیں اور دونوں کے متعلق سنی مذہب کے فتاویٰ قاضی خاں صفحہ ۹۲ پر یہ فتاویٰ موجود ہے۔

۲۔ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُعَوِّذَتَیْنِ لَیْسَتَا مِنَ الْقُرْآنِ ذَکَرَ فِی النَّوَازِلِ اِنَّہٗ لَا یَکُوْنُ کَافِرًا۔

کہ جس شخص نے یہ زعم کیا۔ کہ قرآن مجید کی آخری دو سورتیں سورۃ فلق اور سورۃ والناس قرآن نہیں ہیں۔ امام محمد شاگرد رشید امام ابو حنیفہ نے کتاب نوازل میں ذکر کیا ہے کہ وہ کافر نہیں ہے

پس سنی کتب سے یہ دونوں روائتیں پیش کرنے کی دیر تھی کہ خالد محمود اور عبدالستار نے قبر سنیت کو تزلزل سے بچانے کے لئے شور مچانا شروع کر دیا۔ اور سمجھ گئے کہ اگر کچھ دیر مناظرہ اور جاری رہا تو لوگوں پر سنیوں کے ایمان بالقرآن کی حقیقت پورے طور پر کھل جائے گی۔ بخاری مسلم سے قرآن جلانے کے قصے، سنن ابن ماجہ سے بکریوں کو چرانے کے واقعات الفخری سے قرآن مجید کو نیزوں پر بلند کرنے کی داستانیں مروج المذہب سے قرآن کو نیزوں کا نشانہ بنانے کی کہانیاں اور فتاویٰ قاضی خاں سے قرآن مجید کو خون اور پیشاب سے لکھنے کے جواز کے فتوے سامنے آجائیں گے۔ اور مناظرہ باگڑ سرگانہ کی خود نوشت داستان بے تصدیق اور خانہ ساز روئیداد کے مجموعہ کا بھانڈہ بھی پھوٹ جائے گا اچالا کی سے کام لیتے ہوئے فند لگا کر بیٹھ گئے کہ اگر الزامی جواب دو گے تو ہم مناظرہ نہیں کریں گے۔

مولانا خالد محمود کی تقریریں اور انکے جوابات

طالب خالد محمود نے اس پر بہت شور مچایا۔ کہ یہ دوسرا موضوع ہے۔

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ دوسرا موضوع تو اس صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ جب مسئلہ بھی دوسرا اور الگ ہو۔ اگر مسئلہ ایک ہی ہے۔ یعنی ایمان بالقرآن۔ تو اختلاف موضوع کیسا آپ کو شیعوں پر اعتراض کرنے کا تب حق ہے جب کہ اپنی پوزیشن صاف کریں۔

www.kitabmart.in

تامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون ؟

یعنی ملاں خالد کے لئے یہ مصیبت بن گئی۔ کہ اگر حقائق کو تسلیم کرے تو مذہب ختم ہوتا ہے۔ بس ضد اور ہٹ دھرمی کی پناہ میں ہی خیریت سمجھی۔ حالانکہ جہاں دنیا بھر کے مناظرین مذاہب ہمیشہ سے تحقیقی الزام دیتے آئے ہیں۔ الزام سنتے بھی آئے ہیں۔

ہم آج بھی چیلنج کرتے ہیں

کہ اگر تمام دنیا کے مناظرین میں سے کوئی بھی منصف مزاج مناظر یہ کہدے کہ شیعہ مناظر کا مطالبہ خلاف اصول مناظرہ تھا۔ تو ہم ان کو منہ مانگا انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن سنی علماء کی ہٹ دھرمی۔ اصول مناظرہ کی خلاف ورزی اور ملاں منظور چنیوٹی کی چالاکی۔ نیز سکوت خان صاحب کی سادگی سے فائدہ اٹھانے کی ناجائز کوشش ثابت ہو جائے۔ تو خالد محمود اور عبدالستار تونسوی کو دوبارہ مناظرہ منظور کر کے اپنی پوزیشن صاف کر لینی چاہیئے۔ یا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی جہالت کا اعتراف کر کے صف مناظرین سے پیچھے ہٹ جانا چاہیئے۔ کیونکہ عند المحققین مسلمہ اصول مناظرہ سے ان کا فرار اور ان کی شکست پر تصدیق ثبت ہو چکی ہے۔

اس کے بعد ملاں خالد محمود نے الزام کی تعریف میں بہت بری طرح منہ کی کھائی اور الزام کی تعریف بسیار تلاش کے باوجود بھی پیش نہ کر سکا۔

مبلغ اعظم نے رشیدیہ ص ۱۲ سے الزام علم دکھایا اور قسم دے کر الزام کی تعریف پڑھ کر پوچھا کہ حضور یہاں لفظ الزام سے کیا مراد ہے؟ کیا الزام بمعنی اعتراض لے سکتے ہیں اگر ایسا ہی ہے تو فلاں مناظرہ سے پہلو تہی کر کے بہت دھرمی کے چور دروازے سے فرار کیسا؟ اور اگر فرار ہی مقصود ہے تو کھلے بندوں بھاگ جاؤ۔

ملاں خالد محمود کی دماغی کے جواب میں شیعہ کے صدر مناظر مولانا محمد حسین صاحب پرنسپل دارالعلوم محمدیہ سرگودھا نے سنی صدر مناظر خالد محمود کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ نے تو ہمیں بے ضابطگی کا نام مناظرہ ہے۔ تو مجادلہ اور مکابرہ کی تعریف کیا ہے؟ آخر عوام الناس کو آپ علم دیں۔ آپ کو علم اصول اور ضابطہ اخلاق کی سختی سے پابندی کرنی چاہیئے۔ ہاں تو میں نے عجیب ہی منظر دیکھا۔ ؎

www.kitabmart.in

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اس کے بعد موصوف نے قرآن و حدیث سے اخلاقیات کے موضوع پر انتہائی مختصر اور جامع اصلاحی تقریر کی۔ جس کا عامۃ الناس پر بہت اثر ہوا۔ اور سب مسان گئے۔ کہ سنی صدر مناظرہ سے شیعہ صدر مناظرہ علم و اخلاق۔ شرافت اور تہذیب میں بلند پایہ۔ اور سنی صدر سوائے دھاندلی کے کچھ نہیں جانتا۔ حتیٰ کہ ملاں خالد محمود کو بھی مولانا کے علم و فضل اور شرافت کا اعتراف کرنا پڑا۔

اس کے بعد ملاں خالد محمود نے پھر وہی پرانا راگ الاپنا شروع کر دیا۔ اور کہا کہ حضرات یہ الزامی جواب نہیں ہو سکتا۔ یہ دوسرا موضوع ہے۔ جب اس پر گفتگو ہو گی۔ تو ہم کتابوں کے طبقات اور مراتب کی تفتیش کریں گے۔ اور پھر اس پر گفتگو کرنے کا حق دیں گے۔ تو مبلغ اعظم نے فرمایا کہ شیعہ پر الزام اور اعتراض دیتے وقت کیا آپ نے کتابوں کی تفتیش اور مراتب و طبقات کی تحدید کر لی تھی۔ اور آپ کے فریب نامہ میں کوئی شرط کتب کے مراتب طے کرنے کی ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ آپ یہ شور کیوں مچا رہے ہیں۔ تاکہ یہ نہ پتہ چل جائے۔ کہ تمہاری اوّل درجہ کی کتابوں میں قرآن جلانے کے قصے صحیح بخاری ص۱۰۷۶ موجود ہیں اور طبقہ اوّل کی کتاب ابن ماجہ ص۱۴۱ میں بکری کے قرآن کھا جانے کے قصے موجود ہیں اور مبلغ اعظم نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تمہاری کتاب اتقان ص۶۰ میں حضرت عمر کی زبانی قرآن مجید منزل کا دس لاکھ حرف لکھا ہے۔ اسی لئے اپنی کتابوں کی شکل دیکھ کر چلاتے ہو اگر تمہاری کتابیں ان الزامات سے پاک ہیں۔ تو صرف دس منٹ تو پوری سن لو۔ بس پھر کیا تھا خالد محمود تاب نہ لا کر راہ فرار اختیار کر گیا۔

اور سب لوگ حیران تھے کہ جب شیعہ مولوی اپنی کتابوں کی صفائی دیتا ہے تو یہ کیوں اعتراض اور الزام نہیں سنتے کہ برابر کی چوٹ ہو جائے۔

کہیں ملاں خالد محمود کا اونٹ کسی کل سیدھا بیٹھتا ہے یا الٹا۔ چنانچہ جب لوگوں نے دیکھا کہ سنی مناظر مختلف حیلوں بہانوں سے فرار کرنا چاہتے ہیں تو اہل دانش ان کی بے ضابطگی کو بھانپ گئے۔ سنی عوام بے چارہ اگرچہ اپنے مذہب کی رسوائی کی وجہ سے کلمہ حق کہہ تو نہیں سکتے تھے۔ لیکن بددل ضرور ہو گئے۔ سنی ملاؤں کا چور دروازہ سے فرار دیکھ کر ایک سنی مولوی مسمی کرم الدین ولد میاں غلاول سکنہ حسو کے ڈاک خانہ برالہ تحصیل سمندری ضلع لائل پور جو محض تفریح طبع کے لئے مذکورہ مشقت تک نمبر ۲ ذخیرہ پہنچا تھا۔ نے عین میدان مناظرہ میں ہی شیعہ

www.kitabmart.in

تبرے کا اعلان کر دیا۔ اس کا اعلان ہوتے ہی سنیوں میں بوجہ شکست فاش خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اور شیعہ پر مردنی چھا گئی۔ مناظرہ جیتنے والا کوئی نہ رہا۔ سنی بھائیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اور شیعہ پر مردنی چھا گئی۔ مولوی کرم دین صاحب کی زیارت کی۔ مصافحے کئے گلے مل مل کر مبارک بادیاں دیں۔ اور استقامت علی الحق کے لئے دعائیں کی گئیں۔ حتیٰ کہ مولوی صاحب کا مبلغ اعظم مدظلہ اور مولانا سید خادم حسین بخاری راقم الحروف (تاج الدین حیدر عفی عنہ) کے ساتھ گروپ فوٹو بھی لیا گیا اور یہ سب منظر مولوی خالد محمود، عبدالستار تونسوی اور احمد شاہ چوکیروی وغیرہم نے خود آنکھوں سے دیکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

وقال الذین کفروا لا تسمعوا لھذا القرآن والغوا فیہ لعلکم تغلبون۔ (پ ۲۴)

مناظرہ گھنگ شریف ضلع لاہور میں مذہب شیعہ کی فتح مبین

اور مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب کے ہاتھوں بریلوی ملاؤں عنایت اللہ سالنگلوی، عبدالرشید جنگوی، عبدالتواب اچھروی کی شکست اور توہین

حضرات! میں مدت سے شیعہ سنی اختلاف کی تحقیق میں تھا۔ گھنگ شریف متصل کاہنو ضلع لاہور میں ۱۵ اپریل ۱۹۷۵ء کو مناظرہ سننے کا اتفاق ہوا۔ شیعہ علماء کا علم و استدلال صحیح بیان اصول مناظرہ کی پابندی اور سنی بریلوی مولویوں کی دھاندلی بے اصولی اور خلاف اصحاب ثلاثہ کے ثبوت میں کمزوریاں، غلطیاں اور بے انصافیاں دیکھ کر شیعہ ہو گیا ہوں۔ میرے حق میں دعا کرو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ میرے ساتھ اس علاقہ کے اور بھی بہت سے لوگ شیعہ ہو گئے ہیں جن کی فہرست عنقریب شائع ہو گی اور کچھ پہلے بھی شیعہ کے

www.kitabmart.in

اشتہار میں شائع ہو چکی ہے۔ یہ سب ان کی مذہبی کمزوری اور شورہ ماندی دیکھ کر شیعہ ہو گئے ہیں۔ دیکھو لوگ شیعہ ہو رہے ہیں اور یہ اپنی فتح کے اشتہار چھاپ رہے ہیں۔ شرم کہاں ہے، حیا کس مقام میں رہتا ہے۔ اگر بریلویت انہی تین چار ملاؤں کے سہارے زندہ ہے تو اللہ مالک ہے۔ ؎

گر ہمیں مکتب و ایں ملاں
کار طفلاں تمام خواہد شد

حضرات ناظرین! حقیقت الامر یہ ہے کہ بریلوی مولوی یہ مناظرہ اصول و قواعد کی پابندی سے کر ہی نہیں سکے ہر طرح ہار گئے ہیں۔ اصول مناظرہ کی پابندی نہ کرنے میں اصحاب ثلاثہ کے خلافت راشدہ کا ثبوت نہ دینے میں اور خلافت بلا فصل کے حوالوں پر خاموشی کرنے میں ہار گئے ہیں۔

اوّل:۔ انہوں نے شیعہ بانی مناظرہ سے دھوکہ کیا۔ چنانچہ وہ غریب انتظام نہ کر سکا۔ مکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ اللہ نے ان کو اس مکر کی یہ سزا دی کہ شیعوں کی طرف سے خود انتظام کرا دیا، عالم آگئے لاؤڈ سپیکر لگ گیا شیعہ کے مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب موقعہ پر پہنچ گئے۔

دوم:۔ انہوں نے دھاندلی اور شور سے لوگوں کو مناظرہ سننے نہ دیا فاستمعوا لہ وانصتوا کے خلاف چلتے رہے یعنی شور کر کے مناظرہ سے بچنا چاہتے تھے حالانکہ حکم قرآن یہ ہے کہ خاموشی سے قرآن سنو اور سناؤ کیونکہ شیر پاکستان سے اصولی مناظرہ کی ان کو طاقت کہاں؟ خیمے میں آگئے تھے چیختے چلاتے رہے۔

سوم:۔ اصحاب ثلاثہ کی خلافت راشدہ اور حکومت جابرہ میں فرق ہی نہ کر سکے چنانچہ ملوکیت جابرہ کے ایسے آیات پڑھنے لگے جس سے نمرود، شداد، فرعون یزید، مروان، ولید وغیرہ سب کی خلافتیں ثابت ہوتی ہیں دیکھو تفسیر جلالین ص ۱۳۵ اگر اسی ملوکیت کا نام خلافت راشدہ ہے تو شیعہ کو اس سے انکار نہیں۔

مبلغ اعظم نے جو خلافت اصحاب ثلاثہ کی نفی کے دلائل پڑھے کہ خدا اور رسولؐ نے ان کو خلیفہ راشد بنایا ہی نہیں۔ بقول عمر لم یستخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخاری شریف ج ۲ ص ۱۰۷۱ صحیح مسلم ص ۱۲۰ ج ۲۔ ترمذی شریف ص ۴۶ اہل بیت اور حضرت علی علیہ السلام نے

www.kitabmart.in

اُن کو مانا ہی نہیں بلکہ مخالفت کی۔ چنانچہ دیکھو مخالف علناً علی باب رحم الجلی ج ۲ ص ۱۰۱ اور اس کا ترجمہ الفاروق ص ۱۰۱ ج ۱۔ سے صاف دکھلا دیا کہ حضرت علیؓ نے ابوبکر کی مخالفت کی اور ان کی پارٹی نے بھی مخالفت کی۔ اسی سنت پر شیعہ اب تک قائم ہیں۔ جن کو حضرت علیؓ نے مانا ان کو مانتے ہیں جن کو نہیں مانا ان کو نہیں مانتے۔ فغضبت فاطمة بنت رسول فهجرت ابابكر فلم تزل مهاجرته حتى توفيت بخاری شریف ص ۴۳۵ ج ۱۔ مطبوعہ اصح المطابع کہ بی بی فاطمہؓ ان پر غضبناک ہوئیں اور تادفات غضبناک رہیں اور فوت ہوگئیں۔ اب فرماؤ جن پر خاتون جنت ناراض ہوں اُن پر شیعہ کیسے راضی ہو جائیں۔ اس کا جواب نہ دے سکے۔ اثنا عشر حضرت علیؓ سے لیکر مہدی ہادی تک کی امامت خلافت کے دلائل جو شیعہ مناظر نے پڑھے لا يزال هذا الدين عزيزا منيعا الى اثنا عشر خليفة۔ بخاری شریف ص ۱۰۶۲ ج ۲۔ صحیح مسلم ص ۱۱۹ ج ۲ ترمذی شریف ص ۴۹۹، اس کا جواب ان کو آیا ہی نہیں۔ ہم اس وقت شیعہ نہ ہوتے تو اور کیا کرتے کیونکہ شیعہ کے حقانی ہونے کی سند خود کتب اہل سنت میں موجود ہے "یا علی انت و شیعتك فی الجنة" تفسیر فتح القدیر ص ۴۶۲ ج ۵۔ تفسیر روح البیان ص ۳۲۳ ج ۱۔ تفسیر ابن جریر ص ۱۴۶ ج ۳۔ تفسیر در منثور ص ۳۲۹ ج ۶

عبدالتواب اچھروی نے ازراہ جہالت یہ آیات پڑھیں

جو شداد وغیرہ کی خلافت پر دال ہیں یہ ہے اصحاب ثلاثہ پر ان بریلوی مناظروں کا احسان معاذ اللہ۔ کاش کوئی اہلحدیث یا دیوبندی مناظر ہوتا تو یہ بے علمی کی باتیں نہ کرتا کیونکہ وہ پڑھے لکھے لوگ ہوتے ہیں۔ قرآن و حدیث سے واقف ہوتے ہیں اور یہ میلاد خوانیوں اور عرسوں میں مشغول رہتے ہیں علم نہیں رکھتے مناظرہ کیا کریں۔

پہلی آیت:۔ سورۃ اعراف پ ۸ آیت ۶۹ ترجمہ مقبول ص ۲۱۵ سے پیش کی وہ یہ ہے۔ واذكروا اذ جعلكم خلفاء من بعد قوم نوح و زادكم فى الخلق بصطة۔

www.kitabmart.in

ترجمہ:- اور تم یاد کرو جبکہ خدا نے بعد قوم نوح کے تم کو خلیفہ بنایا ہے زمین کا اور اپنی مخلوق میں تم کو قوت اور قامت میں زیادہ کیا۔ یہ آیت شداد کی خلافت کے متعلق ہے دیکھو تفسیر جلالین ص۱۳۵، تفسیر بیضاوی ص۱۶۶، تفسیر ابی سعود علی حاشیہ کبیر ص۴۰۶ فان شداد بن عاد متن ملك معمورة الارض کہ یہ آیت شداد کے متعلق ہے جو زمین کا خلیفہ بنا بیٹھا تھا۔ سبحان اللہ یہ ہے ثبوت خلافت راشدہ کا جو بریلوی مناظر نے گھنگ شریف میں پیش کیا۔ آیت شداد کی خلافت اصحاب کی۔ سبحان اللہ ایسی خلافت کا تو شیعہ کو انکار نہیں وہ تو یقول خدا اور رسول خلافت راشدۂ الٰہیہ کا ثبوت مانگتے تھے جو یہ پیش نہ کر سکے اور اب اشتہارات سے خفت مٹا رہے ہیں حالانکہ وہاں علم و اخلاق کا دیوالیہ نکال بیٹھے۔

دوسری آیت:- پ۸ سورۂ اعراف ترجمہ مقبول ص۳۱۶ آیت ۷۴

واذکروا اذجعلکم خلفاء من بعد عادٍ وبوأکم فی الارض۔

ترجمہ:- اور اس کو یاد رکھو کہ قوم عاد کے بعد (خدا نے) تم کو مالک بنایا ہے اور تم کو اس زمین میں آباد کیا ہے یعنی عاد کے بعد شداد خلیفہ ہوا تفسیر جلالین ص۱۳۵، تفسیر بیضاوی ص۱۶۶، تفسیر ابی سعود برحاشیہ کبیر ص۴۰۶ ج۴ سبحان اللہ یہ آیت بھی شداد کیلئے ہے اور ثبوت خلافت راشدہ کا دیا جا رہا ہے یہ ہے محمد عمر اور اس کے لڑکے کا علم جن کو حکومت شداد اور نمرود، فرعون اور خلافت راشدہ کا فرق بھی معلوم نہیں۔ نامعلوم بریلویوں کے پاس کوئی پڑھا لکھا مناظر کیوں نہیں ہوتا۔ یہ آیات پیش کر کے تمام پاکستان میں اہل سنت کو بدنام کر دیا گیا ہے۔ اہل حدیث، دیوبندی اور دیگر پڑھے لکھے علماء ان کے اس مناظرہ کو صحابہ کرام کی توہین سمجھ رہے ہیں اور اصحاب ثلاثہ کی گرامی ہستیوں پر ایک حملہ تصور کرتے ہیں۔

تیسری آیت:- ثم جعلناکم خلٰئف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون ع۱۱ سورہ یونس آیت، ترجمہ مقبول ص۴۱۶

پھر ان کے بعد ہم نے تم کو اس زمین میں خلیفہ قرار دیا تھا تاکہ ہم دیکھیں

www.kitabmart.in

دیکھو۔ تفسیر جلالین صـ ۱۷۱، تفسیر خازن صـ ۱۷۱ ج ۲، تفسیر معالم التنزیل صـ ۱۷۱ ج ۲ علی حاشیہ خازن۔ ثمّ جعلناکم یا اھل مکۃ خلفت جمع خلیفہ۔ سبحان اللہ یہ آیت اُن کفار کے متعلق ہے جنہوں نے رسالتمآبؐ کو پتھر مار کے ہجرت کرا دی۔ دیکھو تفسیر کبیر صـ ۵۵۲ ج ۴، بیضاوی صـ ۲۰۶ اور محمد عمر آنجہانی اور اس کے بیٹے اس کو اصحاب ثلاثہ کی خلافت راشدہ پر فٹ کر رہے ہیں۔ کیا ان کو بھی ایسا خلیفہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہے تو ان کی ایسی خلافت سے شیعہ کو انکار نہیں وہ تو خلافت راشدہ کا ثبوت مانگتے ہیں۔ بقول خدا اور رسولؐ مثل حضرت آدم علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام یا الخلافۃ ثلاثون سنۃ کی تصدیق مانگتے ہیں ورنہ کے مضمون تو شیعہ کو انکار نہیں۔

چوتھی آیت :- جو پیش کی جس پر بہت زور دیا جا رہا ہے اور اشتہار

میں بھی نقل کی ہے وہ یہ ہے :-

وھو الذی جعلکم خلئف الارض و رفع بعضکم فوق بعض درجات لیبلوکم فی ما اتاکم ان ربک سریع العقاب و انہ لغفور رحیم ۞ سورۂ انعام آیت ۱۶۵ صـ ۲۹۷ ترجمہ مقبول۔

ترجمہ :- اور وہ (خدا) وہی تو ہے جس نے تم کو زمین کا متصرف بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں فوقیت دی تاکہ جو نعمت تم کو دی ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے۔ بیشک تمہارا پروردگار عذاب دینے والا اور بیشک وہ بڑا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔ یہ آیت بھی کفار مکہ کے متعلق ہے۔ دیکھو تفسیر کبیر صـ ۱۷۷ ج ۴ یا پھر بیضاوی وغیرہ سب اس میں داخل ہیں۔

مبلغ اعظم نے فرمایا حضورؐ اس آیت سے اصحاب ثلاثہ کی خلافت

راشدہ کہاں تک ثابت ہوتی ہے اور اس آیت سے وہ نبی کریمؐ کے منصوص خلیفے کہاں بنتے ہیں۔ موعود من اللہ کہاں ثابت ہوتے ہیں آمنوا و عملوا الصلحت کی قید کہاں ہے۔ جمہور اہل سنت والجماعت کے نزدیک خلافت نصی کہہ ہوتی ہے یہ تو یزیدی مولویوں کی جدت سمجھتے یا بدعت۔ کیونکہ خلافِ سنت کہتا اور کرتا ان کی بیخ و بنیاد میں داخل ہے۔ ان کو عدم استخلاف کے خلیفے کی

www.kitabmart.in

کیا خبر صحابہ کرام کے اختلاف کی کیا خبر۔ اہل بیتؓ کے مذہب اور دعوٰی کی کیا خبر۔ تاور بار میں چڑھاوے آتے ہیں، کھاتے ہیں، موج اڑاتے ہیں۔ استدلال اور علم ان کی بلا سے

ایک ہزار روپے کا انعام

ان مناظرہ بازکے دھاندلی مچانے والوں نے اپنے اشتہار میں یہ جھوٹ بھی لکھا ہے کہ مناظر اہل سنت نے یہ آیت پڑھی ھوالذی جعلکم خلٰئف الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجٰت اور شیعہ کے مستند ترجمہ مقبول اور اس کے حاشیہ سے ثابت کیا کہ اس آیت کے مصداق خلفاء اربعہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علی المرتضٰیؓ لکھے ہیں۔

یہ ہمارا چیلنج ہے

کہ وہاں مناظرہ میں تو یہ دکھلا نہیں سکے۔ اب بھی اگر اس آیت کے حاشیہ مقبول میں یہ لکھا ہوا دکھلا دیں کہ اس کے مصداق یہ خلفاء اربعہ ہیں تو ہم ان بریلوی مولویوں کو **ایک ہزار روپے نقد انعام** دیں گے اور دوبارہ سنی ہو جائیں گے ورنہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کس کی قسمت میں لکھا ہے خلافت راشدہ کے لئے اعمال صالح ایمان کامل کی شرط ہے۔ خلافت حضرت آدم علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی مثل ان کے استخلاف کے لئے نص ضروری ہے۔ جو خلافت پڑھ رہے ہیں یہ تو یہود و نصاریٰ کی قوموں کی خلافت ہے۔ جیسے مولینا مقبول احمد صاحب نے لکھا ہے خلائف الارض اس کے معنی ہیں وہ گروہ جو پہلے گروہ کا قائمقام بنتا ہو یا بدے۔ مگر بریلوی مورخ اس کو نبی کریمؐ کی جانشینی اور خلافت ثابت کر رہے ہیں۔ ان کو ملوکیت اور خلافت راشدہ میں فرق معلوم ہی نہیں حالانکہ اس میں یزید، ولید سب ثابت کئے گئے۔ یہی تمام سنی شیعہ تفسیروں میں لکھا ہے دیکھو تفسیر جلالین ص۱۲۹ خلائف الارض جمع خلیفہ اَی یخلف بعضکم بعضاً فیما و رفع بعضکم فوق بعض درجٰت بالمال والجاہ وغیر ذالک کہ فوقیت درجات سے مراد مال وجاہ

www.kitabmart.in

کے مراتب ہیں نہ کہ علم و فضل کے درجات کی فوقیت اور یہی تفسیر مظہری ص۳۶۲ ج ۱۲ تفسیر خازن ص۱۴۱ ج ۲، معالم التنزیل ص۲۷۱ ج ۲، موضح القرآن ص۱۳۵، تفسیر ابی سعود ص۳۴۱ ج ۴، تفسیر کبیر ص۱۷۶ ج ۴، تفسیر بیضاوی ص۱۴۰ مصری اور یہی تفسیر کشاف ص۴۸۵ میں لکھا ہے دیکھو شیعہ کی تفسیر مجمع البیان ص۳۹۳ ج ۳ کہ بقول خواجہ حسن بصری اور سدی اور ایک جماعت اس خلافت سے مراد ہر زمانہ والوں کی خلافت لیتے ہے کہ ہر زمانہ اپنے پہلے زمانہ کا خلیفہ ہوتا ہے۔ اس طرح امت محمدیہ بھی اگر اپنے سے پہلے زمانہ کے لوگوں کی خلیفہ بنے، تو اس میں قیامت تک کی تمام امت داخل ہے۔ جس میں یزید پلید بنی مروان بنی عباس وغیرہ بقول تاریخ الخلفا سیوطی ص۱۲، صواعق محرقہ ص۱۸ کے سب خلیفے داخل ہیں۔

اسی حساب سے شمر و یزید پلید مروان بنی مروان حجاج ظالم سب خلیفہ بن گئے۔ یہ موعود خلافت کہاں ہے آمنوا وعملوا الصالحات کی مصداق اس میں مثل حضرت آدم علیہ السلام انی جاعل فی الارض خلیفۃ مثل خلافت حضرت داؤد علیہ السلام انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور مثل حضرت ہارون علیہ السلام اذ قال موسیٰ لاخیہ ھارون اخلفنی قول خدا یا قول رسول کی نص کہاں ہے۔ اگر اصحاب ثلاثہ کو عام جابر بادشاہ ثابت کرنا ہے تو ؎

چشم ناروشن دل ناشاد

مگر پھر خلافت راشدہ نہ کہنا الخلافۃ ثلاثون سنۃ کی حدیث نہ پڑھنا کیونکہ خلیفے قابیل اور شداد سے لے کر فرعون، ہامان، مروان اور یزید سب ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے جو عند الامتحان فیل ہو گئے اور جیسے پہلے بادشاہ اور خلیفے انبیاء کا انکار اور قتل کر کے فیل ہو گئے۔ اس طرح امت محمدیہ کے خلیفے اہل بیت پر ظلم اور قتل و کشت کر کے برباد ہو گئے اور امتحان میں فیل ہو گئے۔

تفسیر قمی سے استدلال اور اس کا جواب

بریلوی مناظر نے تفسیر قمی ص۶۸۴ سورۂ تحریم کی تفسیر سے یہ عبارت پیش کی قال ان ابا بکر یلی الخلافۃ من بعدی ثم ابوک کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق ابوبکر خلافت پر میرے بعد قبضہ کرے گا۔ پھر تمہارا

www.kitabmart.in

باپ کیونکہ ولی ہی کے فاعل خود شیخین ہیں۔ نہ اللہ نہ ان کا رسولؐ بلکہ علم غیب کی خبر دے رہے ہیں۔

الجواب مبلغ اعظم صاحب نے فوراً فرمایا

حضور یہاں خلافت یعنی مثل سابق بادشاہت جابرہ ہے اور راز کی بات ہے علم غیب کا مسئلہ ہے جس کا چھپانا واجب ہے، اظہار پر توبہ کرانے کا حکم ہے اس روایت میں زہر دینے کی پوری سازش کا ذکر ہے۔ خلافت راشدہ الٰہیہ کی نقص کہاں پوری سورۃ تحریم پڑھو۔

چنانچہ حضورؐ کے الفاظ موجود ہیں:۔ انا افضی الیک سرًا کہ یہ ایک پوشیدہ راز ہے جو میں تجھ کو پہنچاتا ہوں۔ تاکہ تیرا امتحان ہو کہ ظاہر کرتی ہو یا راز کو راز سمجھ کر چھپاتی ہو لیکن فخانتہما پرانی قسمی میں ان اخبارت فعلیك لعنۃ اللہ والملائکتہ ہے۔ نئی قسمی غلط چھپ گئی ہے ورنہ خود قرآن کریم میں موجود ہے ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما تحریم اگر تم توبہ کرو تو بہتر ورنہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہو چکے ہیں۔ اگر توبہ نہ کرو اور رسول اللہ کے خلاف مظاہرے کرو گی تو اس کا اللہ مولیٰ ہے اور جبرئیل اور صالح المومنین اور باقی فرشتے اس کے مددگار ہیں۔ پوری سورۃ تحریم میں اسکی رد ہے فان اللہ مولاہ وجبرئیل ومن کنت مولاہ فعلی مولاہ کی تصدیق ہو جاتی ہے۔

مبلغ اعظم نے فرمایا! جب اس راز کو ظاہر کرنے پر توبہ کرنی پڑتی ہے تو ماننے والوں کا کیا حال ہوگا۔ اس خلافت پر مناظرے کرنے والے اگر بغیر توبہ کے مر گئے تو کیا ٹھکانہ ہوگا۔ کیونکہ اس سورۃ سے تو یہ خلافت رسول اللہ کے برخلاف پوری سازش ثابت ہوتی ہے۔ بس پھر کیا تھا مولوی عنایت اللہ صاحب سانگلوی بولے خلاف موضوع جا رہے ہو۔ یہ علم غیب کی بات ہے۔

مبلغ اعظم نے فرمایا! خلاف موضوع کیا، پہلی آیت تم نے پڑھی دوسری میں نے پڑھ دی مخالفت موضوع کیسی۔ بس پھر کیا تھا جب سمجھے کہ سورۃ تحریم اس خلافت کے سب راز کھول کر رکھ دے گی تو سب شور ڈالنے لگے کہ خلاف موضوع ہے۔ بس اس پر اللہ مولیٰ اور علی مولیٰ کی ولایت بھی ثابت ہو گئی۔ اور

www.kitabmart.in

خلافتِ جابرہ کا راز بھی کھل گیا اور توبہ کا حکم بھی ہو گیا اور حضرت علیؓ کی خلافت بلا فصل کا ثبوت فتح الباری شرح صحیح بخاری ص۶ ج ۷، معمل عمدۃ القاری شرح بخاری ص۶۱۳ ج ۷ اور فتح القدیر شرح ہدایہ کتاب "ولاء" سے دو طرح سے پیش کیا گیا:۔

اوّل:۔ حدیث منزلت سے۔ یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی میں من اتصالیہ ہے جس کے معنی فتح الباری عمدۃ القاری اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ سے صاف "انت متصل بی بالخلافۃ" دکھلا دیئے کہ اے علیؓ تو میرا بلا فصل خلیفہ ہے درمیان میں کوئی فصل نہیں۔ تیری خلافت میری نبوت سے متصل اور بلا فصل ہے۔

حدیث دوم:۔ ھو ولی کل مومن من بعدی ترمذی شریف ص۶۱۶ کہ علیؓ تو ہر مومن کا ولی ہے میرے بعد بلا فصل۔ کیونکہ بعدیت حقیقی ہے نہ اضافی ہے نہ عرفی اور ولایت کا معنی فتح القدیر "کتاب الولاء" سے من غیر فصل صاف دکھلا دیا گیا کہ ولی عہد کے معنی ہی بلا فصل خلیفہ کے ہوتے ہیں۔ جب خلافت بلا فصل علی علیہ السلام کے حوالے دیئے گئے تو نہ کتابیں دیکھ سکے نہ جواب دے سکے بلکہ آدھ گھنٹہ خاموشی نہ جواب نہ کتاب بلکہ اپنا وقت چھوڑ کر بیٹھ گئے۔

شیعیانِ حیدرِ کرار بلا فصل کے ثبوت سن کر نعرے لگاتے ہوئے فتح کے شادیانے بجاتے ہوئے فاتحانہ شان سے جا رہے تھے۔ بریلوی اب پروپیگنڈہ سے اس شکست کی خفت کو مٹانا چاہتے ہیں۔ مگر کہیں جگہ جگہ لوگوں کے شیعہ ہو جانے کی خوشی میں شیعیانِ حیدرِ کرار جلوس نکال رہے ہیں اور دیوبندی، اہل حدیث اور دیگر اسلامی فرقے ان چند بریلوی مولویوں کی جہالت کو رو رہے ہیں۔ کیونکہ خلافتِ راشدہ کا مسئلہ مشترکہ تھا جس کو بے علمی کی وجہ سے لیکر بیٹھ گئے۔ وہ ان کے خلاف ملامت کے ریزولیوشن پاس کر رہے ہیں کہ صحابہؓ کی توہین ہو گئی۔ اگر صحیح ثبوت نہیں دے سکتے تھے تو مناظرہ نہ کرتے۔ اصل بات یہ ہے کہ عنایت اللہ مناظرہ جنیہ ضلع گجرات کا شکست خوردہ تھا اور مولوی عبدالرشید سوہاوہ متصل منڈی بہاؤالدین میں مولینا تاج دین حیدری سے مار کھا چکا تھا لہٰذا وہ کھڑے نہ ہو سکے اور یہ بے علم بچہ تھا مار کھا گیا اور مناظرہ نہ کر سکا

www.kitabmart.in

لوگ شیعہ ہو گئے۔

نئے شیعہ ہونے والوں کے نام یہ ہیں:-

۱- فقیر حسین کھوکھر گھنگ شریف - ۲- سیدا گھنگ شریف -
۳- چوہدری محمد نواز گھنگ شریف - ۴- چوہدری محمد نواز باجوہ شیخوپورہ -
۵- فرزند علی چک بوٹا - ۶- لیاقت علی چک بوٹا بقول پسر چوہدری قدر داد
آف گھنگ شریف۔

المشتہر

مولوی غلام حسین کلاچی نو

www.kitabmart.in

مناظرہ
یاگر سرگانہ تحصیل کبیر والا
ضلع ملتان

اپنی عادت کے مطابق چیلنج بازی کا شوق تونسوی صاحب کو بدستور دامنگیر رہا۔ سنی سرگانہ برادری میں اپنی علمیت کا پرچار کرنے لگے وہ پرچار سے ان کے چھندے میں آگئے۔ اور شیعہ سرگانہ برادری سے مناظرہ طے کرلیا۔ یہ مناظرہ تین روز رہا۔ اس میں ایسی شکست فاش کھائی کہ سوائے مذمومی حرکات کے کچھ نہ بن سکا۔ سُنی سرگانے آپ کو بلاکر سخت شرمسار ہوئے۔ تحریف القرآن کے موضوع میں تو انہوں نے صاف تسلیم کرلیا کہ مولوی عبدالستار صاحب اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔ اور شیعہ کا ایمان بالقرآن صحیح اور درست ہے۔ اس بحث کی طولانی اور الزامی جواب کی پیش بندی کے باوجود بھی کامیاب نہ ہوسکا۔ اور

خلافتِ علی علیہ السلام میں مبلغِ اعظم نے اتنی دلائل پیش کئے

- خلافتِ مطلقہ کا جزو ایمان اور داخل اعتقاد ہونا دکھلایا۔
- قرآن مجید سے امامت اور خلافت کو مختص باہل بیت ہونا دکھایا۔
- خلافت علی علیہ السلام من بعد رسول خدا بلا فصل منصوص خلیفہ ہونا دکھایا لفظ خلیفہ دکھایا من بعدی دال بر بلا فصل دکھلایا۔
- دستار بندی دکھلائی خلیفہ بنانا دکھلایا۔ مگر حضرت کسی بھی دلیل کو توڑ نہ سکے اور وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا کی ترکیب نحوی نہ کرسکے۔ علی علیہ السلام کو علم مراد لینے پر کوئی استحالہ معنوی اور لفظی نہ پیش کرسکے اور امام جعفر الصادق علیہ السلام نے جب اس آیت کی تفسیر پیش ہوئی تو تونسوی صاحب کھسیانے ہوکر رہ گئے اور آخر پہ خلافت ثلاثہ میں وقت بھی

www.kitabmart.in

گھٹایا۔ مگر پھر بھی ثابت نہ کر سکے۔ مثلاً آیت استخلاف میں جواب نہ دے سکے کہ اگر اصحاب ثلاثہ اس آیت کے مصداق ہیں۔ تو ان کی خلافت نصی اور قرآنی ہوئی۔ اجماعی نہ ہوئی۔ اور نص قرآن کا منکر کافر ہے۔ پھر اہل السنت کے نزدیک منکر ثلاثہ اور مخالف خلافت ثلاثہ کافر کیوں نہیں؟ اور ان کی خلافت کا ماننا داخل ایمان اور اعتقاد کیوں نہیں؟ مبلغ اعظم کے طرز بیان سے حاضرین محو حیرت ہو رہے تھے۔ اور سٹیج پر ایک ہیبت کا سماں طاری تھا آپ نے فرمایا! آیہ استخلاف اصحاب ثلاثہ کی خلافت پر قطعی الدلالت ہے یا ظنی الدلالت؟ اگر قطعی الدلالت ہے تو نص قطعی کا منکر کون ہے۔ اگر ظنی الدلالت ہے تو آپ پیش کیا کر رہے ہیں؟ حق کے مقابلہ میں باطل کی کیا حقیقت اور ظن سے ثابت شدہ خلافت کیسی؟ اجماع اور شوریٰ کے مقابلہ میں یزید پر مہاجرین اور انصار کا اجماع کثرت دکھلایا گیا۔ اور مغیرہ بن شعبہ کا سنگ بنیاد خلافت یزید رکھنا اور خلیفہ زادہ

حضرت عبداللہ بن عمر کا یزید کی بیعت کرنا

دکھایا گیا تو بجائے تحقیقی جواب کے الزامی جواب دینے کی کوشش کی اور وقت چھوڑ کر میدان سے بھاگ گئے۔ جیسا کہ ان کے اشتہار کی آخری سطر اس پر شاہد ہے۔ مثلاً پہلے آپ نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا یزید کی بیعت کرنا پیش کرنا چاہا (نعوذ باللہ) انا عبدلك مکرہ روضہ کافی سے پیش کیا۔ اور خود ہی ترجمہ یہ کر دیا کہ میں جبراً اور کرہاً غلام بنایا گیا ہوں۔ مبلغ اعظم نے دریافت فرمایا کہ حضرت اس میں لفظ بیعت کہاں ہے اور مکرہ کا ترجمہ کیا ہے۔ پس پھر آپ نے اس کو چھوڑ کر دوسری طرف ہاتھ مارا اور پہاڑوں سے بھی بڑا دعویٰ کیا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے یزید کی بیعت کی (نعوذ باللہ) اس پر آپ نے سہ مرتبہ شکست خوردہ مولوی اللہ یار چکڑالوی کی ایماء سے تلخیص شافی سے ایک مجہول السند مبہم روایت پیش کی۔ جس کے

www.kitabmart.in

الفاظ یہ تھے۔

کیف یقال انہ علیہ السلام القی بیدہ الی التہلکۃ وقد روی انہ علیہ السلام قال لعمر بن سعد اختار منی اما الوجہ الی ان امکن الذی اقبلت منہ او ان ضع یدی علی ید یزید لعمری ان لہ علی ہذا لرای فی رایہ واما ان یسیر وابی الی ثغر من ثغور المسلمین تنقیص شافی ص۴۷

ترجمہ:۔ کہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر یہ اعتراض ہرگز نہیں ہو سکتا کہ آپ نے دانستہ اپنے آپ کو بدست خود ہلاکت میں ڈالا کیونکہ یہ روایت کیا گیا ہے۔ کہ آپ نے عمر بن سعد سے فرمایا کہ مجھ سے تین باتوں میں ایک جو چاہو اختیار کر دو یا مجھے واپس مدینے جانے دو یا مجھے یزید کے پاس لے چلو۔ میں آپ کو اس کے حوالے کر دوں گا۔ اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دوں گا۔ وہ اپنی رائے کے مطابق جو چاہے گا خود فیصلہ کرے گا۔ یا مجھے مسلمانوں کی سرحدوں میں سے کسی سرحد کی طرف نکال دو مگر انہوں نے کچھ بھی منظور نہ کیا بلکہ حضرت کو بلا وجہ بے جرم و خطا قتل کر دیا۔

اس پر حضرت مبلغ اعظم صاحب نے مندرجہ ذیل سوالات کے جن کا جواب مولوی عبدالستار صاحب نہ دے سکے۔

۱:۔ فرمائیے! یہ آپ کے اعتراض پر خودکشی حسین علیہ السلام کا التزامی جواب ہے کہ نہیں۔

۲:۔ اس میں لفظ بیعت کہاں ہے؟

۳:۔ وضع الید علی فلاں کا ترجمہ بیعت کس لغت کی کتاب میں ہے؟

۴:۔ اگر یہ بیعت تھی تو یہ بیعت لیرای فی رایہ کہ یزید اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کرے گا بیعت کے بعد یزید کی رائے اور فیصلہ کی کیا ضرورت؟

۵:۔ اس روایت کا ماخذ کتب شیعہ ہیں یا کتب اہلسنت؟ اگر کتب شیعہ

www.kitabmart.in

اہلبیتؓ کی وجہ سے صحیح نہ رہا۔ اقوالِ صحابہ، عملِ صحابہ خلافتِ یزید سے معارض ہو کر قابلِ وثوق نہ رہے۔ صحیح بخاری اور مسلم سے حضرت عبداللہ بن عمر اور دیگر صحابہ کرام کے اقوال بیعتِ یزید کی نسبت پیش ہوتے۔ تو تونسوی صاحب اور ان کے حواریین بہت سراسیمہ ہوتے۔ بخاری و مسلم کی روایات کا کوئی جواب نہ بن پڑا تو نبراس صـ۵۵۳ سے شرح عقائد کی ایک عبارت پیش کی اور کہا کہ ہم متفقہ طور پر یزید کو لعنت کے قابل سمجھتے ہیں۔ مگر اسی وقت اسی نبراس کے صـ۵۵۵ سے صاف دکھلایا گیا کہ وادیخفی ان الشارع مبنی کلام جواز لعن الفاسق وان لم یتحقق موتہ علی الکفر وھذا خلاف التحقیق کہ شارع عقائد نے اپنے کلام کی بنیاد فاسق پر لعنت کرنے کے جواز پر رکھی ہے۔ اگرچہ اس کی موت کفر پر ثابت نہ ہو مگر یہ خلاف تحقیق ہے یعنی یزید پر لعنت کرنا اہل سنت کے نزدیک خلاف تحقیق ہے اور پھر اسی نبراس صـ۵۵۵ سے یہ حوالہ پیش کیا گیا۔ ولھذا اظھر ان استدلالھم علی اللعن یزید بالعمومات العامۃ غیر صحیح کہ اس سے ظاہر ہوا کہ اس کا استدلال یزید کی لعنت پر نصوص عام پر صحیح نہیں اور قصیدہ اہلی سے جب فلم یلعن یزید بعد موت، سوی المکثار فی الافترا عفاتی۔ پڑھ کر سنایا گیا تو تونسوی کے الفاق پر لعنت یزید کی کرکری ہو گئی لیکن تونسوی صاحب سے جب بخاری و مسلم کی روایات کا تحقیقی جواب آخری دم تک نہ ہو سکا۔ تو پھر کتب شیعہ سے الزامی جواب دینے کی طرف لپکے اور کہا کہ حضرات اکتب شیعہ میں لکھا ہے کہ امام زین العابدینؒ نے یزید کی بیعت کر لی اور اس کو اپنا امام مان لیا۔ روضۂ کافی سے یہ عبارت پیش کی۔ قد اقررت لک بما سئلت انا عبد مکرہ لک کہ میں نے سوال کا اقرار کر لیا کیوں کہ میں زبردستی غلام بنایا گیا ہوں جب تونسوی صاحب کی توجہ انا عبد مکرہ کی طرف مبذول کرائی گئی کہ حضرت اس میں

www.kitabmart.in

لفظ "بکرہ" ہے اور جو چیز اکراہ سے کی جائے وہ دین اور شرع میں سند نہیں ہے لا اکراہ فی الدین آیت قرآنی ہے اور اس عبارت میں لفظ بیعت بھی نہیں ہے۔ تو تونسوی صاحب نے مولوی اللہ یار کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا اور کانا پھوسی کرنے کے بعد ایک چھلانگ اور لگادی کہ چلو نہ سہی ہم حضرت امام حسین کا یزید کی بیعت کرنا کتب شیعہ سے ثابت کرتے ہیں چنانچہ شیعہ مناظرہ کی کتاب تلخیص شافی سے یہ حوالہ پیش کیا گیا۔ اختار وفی اما الرجوع الی المکان الذی اقبلت او ان اضع یدی علی ید یزید فھو ابن عمی یری فی رأیہ کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے کہا کہ میری طرف سے تین چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کر دیا تو مجھے اس مکان کی طرف جانے دو جہاں سے میں آیا ہوں یا مجھے یزید کے پاس لے چلو میں اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دوں گا پس وہ میرا چچازاد ہے تاکہ وہ میرے بارے میں بہتر رائے ظاہر کرے۔ حضرات یہ ہے بالکل سرگودھا میں ملتی تونسوی کا آخری تیر جس پر تمام فتح کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے اب ذرا اس کی حقیقت سن لیجئے اور پھر سوچئے کہ یہ تونسوی کس علمیت اور قابلیت کا مالک ہے اور تنظیم اہلسنت میں علم کا کتنا فقدان ہے۔

الجواب تلخیص شافی مذہب شیعہ کے ایک مناظر کی کتاب ہے اور یہ عبارت بطور الزام کتب اہل سنت سے نقل کی گئی ہے اور اہل سنت کی تمام تاریخوں میں موجود ہے۔ آپ الزام سے ہمیں الزام نہ دیجئے۔ یہ شیعہ کی کسی تاریخ یا حدیث کی کتاب میں باسند موجود نہیں۔ ذرا کتب اہل سنت میں عبارت دیکھ لیجئے۔ تاریخ ابن کثیر ص۱۷۰ ج ۸، ملاحظہ فرمائیے۔ فقال لہ الحسین یا عمر اختر منی احدی ثلاث خصال اما ان تترکنی ارجع کما جئت فان ابیت ھذہ فسیرنی الی الترک فاقاتلھم حتی

www.kitabmart.in

اموت کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے عمر بن سعد سے کہا کہ اے عمر! میری طرف سے تین باتوں میں سے ایک بات ضرور منظور کر دو یا تو مجھے چھوڑ دو کہ میں واپس لوٹ جاؤں اگر یہ نہ کر سکو تو مجھے یزید کے پاس لے چلو میں اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دوں گا۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ترک کی طرف جانے دو میں ان سے جہاد کر کے مر جاؤں گا۔

حضرات قارئین یہ ہے اہل سنت کی معتبر کتاب کا حوالہ جس پر تونسوی صاحب شیعہ کو الزام دے رہے ہیں۔

حوالہ تاریخ طبری

قالوا انہ قال اختار منی خصالاً ثلاثاً اما ان ارجع الی المکان الذی اقبلت منہ واما ان اضع یدی فی ید یزید بن معاویہ فیری فیما بینی وبینہ وانہ واما ان یسیرونی الی ثغر من ثغور المسلمین شئتم فاکون رجلا من اھلہ لی مالھم وعلی ما علیھم تاریخ طبری ص ۲۳۵ ج ۶۔ کہ بعض محدثین کہتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے لشکر یزید سے کہا کہ میری طرف سے تین باتیں اختیار کر دو یا مجھے اس مکان کی طرف جانے دو جہاں سے میں آیا ہوں یا مجھے یزید کے پاس جانے دو اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دوں گا۔ وہ میرے اور اپنے درمیان خود بہتر فیصلہ کرے گا۔ یا مجھے کسی سرحد کی طرف نکل جانے دو۔ جہاں تم چاہو میں وہاں کے لوگوں سے ہو جاؤں گا۔ ان کے حقوق مجھے دے دو۔

تاریخ الخلفاء سیوطی

فلما رھقہ السلاح عرض علیھم الاستسلام و

www.kitabmart.in

الرجوع والمضی الی یزید فیضع یدہ فی یدہ فقتل

فقتل کہ جب سید الشہداءؓ کو تیر تلواروں سے ہر طرف سے گھیر لیا۔ تو آپ نے صلح کے شرائط پیش کئے۔ ایک واپس جانا۔ دوم یزید کی طرف جانا چاہا تاکہ اس کے ساتھ خود تصفیہ کریں تیسری شرط مذکور نہیں ہے مگر انہوں نے آپ کے قتل کے سوا سب کا انکار کیا پس آپ شہید ہو گئے

کتاب الامامت والسیاست

قال الحسین یا عمر واختر منی ثلاث خصال اما ترکنی ارجع کما جئت فان ابیت هذه فاخری سیرنی الی الثغر اقاتلهم حتی اموت او تسیرنی الی یزید فاضع یدی فی یده فیحکم لی بما یرید۔ (جلد دوم صلا مطبوعہ مصر) کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے کہا اے عمر تین خصلتوں میں سے ایک منظور کر یا مجھے چھوڑ دے میں واپس ہو جاؤں جیسے کہ آیا ہوں یا مجھے یزید کے پاس بھیج دے میں اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دوں گا۔ وہ میرا فیصلہ خود کرے گا۔ جو چاہے گا

جہالت تونسوی

حضرات قارئین! یہ تھی تونسوی کی جہالت کہ اپنے گھر کی خبر نہیں کہ ہماری کتابوں میں بھی یہ حوالہ جات موجود ہیں مگر شیعہ کی الزامی نقل سے شیعہ پر اعتراض کر رہے ہے ذرا اس کی جہالتیں ملاحظہ فرماتے چلیے تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ تنظیم کا پیسہ گھر اذا فاتک الصیاح فالعل ماشئت کا مصداق ہے۔

شرائط صلح کی وجہ سے تیس آدمی حسینؓ کے ساتھ ہو گئے

اہل سنت کی کتب میں یہ بھی ہے وفاست

www.kitabmart.in

ہوا کہ تیس آدمی حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ایماندار ہو کر شہید ہو گئے۔
ملاحظہ فرمایئے تاریخ ابن کثیر ص۱۵۰ ج ۸، الامامت والسیاست ص۷ ج ۲

وکان مع عمرو بن سعد من قریش ثلاثون رجلا من اهل الکوفة فقالوا یعرض علیکم ابن بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث خصال لا تقبلون واحدة منها فتحولوا مع الحسین فقاتلوا۔ ترجمہ: عمرو بن سعد کے ساتھ قریش سے کوفہ کے رہنے والے تیس آدمی تھے۔ انہوں نے عمرو بن سعد سے کہا کہ نواسۂ رسولؐ نے تمہارے سامنے تین شرطیں پیش کی ہیں۔ لیکن تم لوگ کچھ بھی نہیں مانتے۔ چنانچہ وہ تیس آدمی ادھر سے بدل کر حضرت امام حسینؑ کے ساتھ ہو گئے اور آپ کی رکاب میں لڑ کر شہید ہو گئے۔ رحمة الله علیهم یہ ہے ابن رسولؐ کی سیاست ایمانی کا اثر

اس روایت کا ضعف

عرض کیا گیا تھا کہ یہ روایت کتب شیعہ کی نہیں، تلخیص شافی ص۴۳ پر سنیوں کے ایک اعتراض کا جواب خود ان ہی کے مسلمات سے دیا گیا ہے۔ حسب قاعدۂ مناظرہ کہ الزامی جواب مسلمات خصم سے ہوتا ہے۔ اگر کتب شیعہ کا حوالہ ہوتا تو اہل سنت پر حجت نہیں تھا۔ پس ان کے لیے جواب کیسے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ دیکھئے تلخیص شافی پہلے اعتراض نقل ہے پھر جواب فیقال انه علیه السلام القی بیده الی التهلکه روی انه علیه السلام قال لعمر بن سعد اختاروا منا الرجوع الی المکان الذی اقبلت منه او ان اضع یدی علی ید یزید فهو ابن عمی یری فی رأیه واما ان تسیروني الی ثغر من ثغور المسلمین فاکون رجلا من اهله لی ماله وعلی ما علیه۔ کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے یہ

www.kitabmart.in

اعتراض کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ آپ نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا اور آیت لاتلقوا بایدیکم الی التھلکہ کا خلاف کیا کیوں کہ اعتراض کرنے والوں کے ہاں روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے عمر بن سعد سے کہا کہ میری طرف سے تین باتوں میں سے ایک منظور کر دیا مجھے اس مکان کی طرف جانے دو جہاں سے میں آیا ہوں یا مجھے یزید کی طرف جانے دو تاکہ میں اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دوں وہ خود میرا فیصلہ کرے گا کیونکہ وہ میرا چچازاد ہے یعنی بنی ہاشم اور بنی امیہ اوپر سے ملتے ہیں تم نہ دخل دو یا مجھے سرحد کی طرف جانے دو تاکہ میں وہاں کا شہری بن جاؤں۔ میرے وہی حقوق ہوں گے جو وہاں کے باشندوں کے ہیں۔ الخ۔

لیجئے حضرات! تلخیص شافی سے سنیوں کا اعتراض انہی کی روایت سے رد کر دیا ہے۔ اور الفاظ بھی وہی نقل ہیں جو اوپر تاریخ طبری سے نقل کئے گئے ہیں۔ اب تو نسوی صاحب سے پوچھئے کہ یہی فتح ہے کہ تمہیں اپنے گھر کی بھی خبر نہیں ہے۔ کہ یہ الفاظ ہماری روایات کے ہیں اور کتب شیعہ میں بطور الزام نقل ہیں دوسرا اس شافی کی روایت میں لفظ روی صیغہ ماضی مجہول ہے جو اس روایت کے ضعف کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور تاریخ طبری سے بھی اس کا ضعف ثابت ہوتا ہے۔

ان الفاظ کا تاریخ طبری سے رد

قال ابومخنف فاما عبدالرحمن بن جندب فحدثنی عن عقبہ ابن سمعان قال صحبت حسینا فخرجت معہ من المدینۃ الی مکۃ ومکۃ الی العراق ولما فارقہ حتی قتل ولیس من مخاطبۃ الناس کلمۃ بالمدینۃ ولا بمکۃ ولا فی الطریق ولا بالعراق ولا فی عسکرہ الی یوم مقتلہ الا وقد سمعتھا الا واللہ ما اعطاھم ما یتذکر الناس ومایزعمون من ان یضع

www.kitabmart.in

یدہ فی ید یزید بن معاویۃ وان یسیروہ الی ثغر من ثغور المسلمین ولکنہ قال دعونی فلاذھب فی ھذہ الارض، العریضۃ حتی ننظر مایصیر امر الناس" ابو مخنف نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن جندب نے مجھے عقبہ بن سمعان سے حدیث سنائی ہے کہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی صحبت میں ہر وقت رہا ہوں۔ میں آپ کے ساتھ ہی مدینہ سے نکل کر مکہ آیا اور مکہ سے عراق گیا۔ میں آپ کی شہادت تک آپ سے ہرگز جدا نہیں ہوا۔ میں نے آپ کی ہر بات سنی جو کہ آپ نے مدینہ یا راستہ عراق میں یا لشکر میں لوگوں سے کہی۔ میں نے سب سنیں۔ یوم قتل تک مگر خدا کی قسم جو لوگ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے یزید کے ہاتھ میں ہاتھ رکھنے یا سرحد کی طرف جانے کا ذکر کیا ہے۔ میں نے بالکل نہیں سنی بلکہ یہ بات لوگوں نے خود بنائی ہے۔ آپ نے تو یہ کہا تھا مجھے چھوڑ دو میں کسی وسیع زمین میں چلا جاؤں گا۔ حتیٰ کہ میں دیکھوں کہ لوگوں کا کیا حال ہوتا ہے۔ یعنی ان الفاظ کا دارومدار تحقیق کے بجائے افواہ عام پر ہے دیکھئے تاریخ طبری ص ۲۲۵ قد تحدث الناس بذلک وشارع فیھم من غیران یکون سمعوا من ذلک شیئا ولا علموہ

ترجمہ:۔ کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اور عمر بن سعد نے جب رات کے وقت کافی دیر تک خفیہ میٹنگ کی تو واپسی پر لوگوں نے یہ باتیں کرنی شروع کر دیں کہ حضرت امام حسینؑ نے عمر بن سعد سے یہ کہا کہ یزید کے پاس چلیں اور میں اس کے ہاتھ میں ہاتھ دوں۔ وہ خود فیصلہ کرے گا اور یہ بات لوگوں میں مشہور ہو گئی۔ حالانکہ لوگوں نے یہ بات حضرت امام حسین علیہ السلام سے نہ کی اور نہ سنی نہ جانی۔ دیکھئے یہ روایت جو مورخین اہل سنت ہر جگہ ٹھونستے جا رہے ہیں سب تحقیق اور افواہ عام سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی یہ تھا تونسوی صاحب کی فتح کا حال کہ روایت بھی اہل سنت کی کتب کی اور وہ بھی بے تحقیق اور الزام شدید

www.kitabmart.in

کو دے رہے ہیں خوب جہالت اس کو کہتے ہیں۔ حماقت ایسی ہی ہوتی ہے۔

ہاتھ میں ہاتھ رکھنے کا مطلب

میں نے اس وقت جو باتیں دعوے کیے تھے۔ جن پر اب تک مصر ہوں۔ اولاً کہ یہ روایت کتب اہل سنت کی ہے تلخیص شافی میں بطور الزام نقل ہے۔ دوم، یہ ضعیف ہے۔ جس پر صاحب شافی نے روی بصیغہ مجہول تمریض ظاہر کی ہے۔ سوم، اس کا مطلب بیعت یزید نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اپنے آپ کو یزید کے حوالے کر دیتا ہوں وہ خود فیصلہ کرے گا کہ میں واجب القتل ہوں یا کہ قید و بند کے قابل! یا مجھے بغیر بیعت اپنے حال پر رہنے دیا جائے۔ مگر تونسوی نہ اس وقت کوئی جواب دے سکا، نہ قیامت تک دے سکے گا۔ ہاں اس وقت بھی عالم شور میں میری سنے بغیر قلندرانہ رقص فرما رہا تھا۔ شاید جہل مرکب سے ساری عمر کرتا رہے گا۔ مگر جواب نہ دے سکے گا۔

تین شرائط والی عبارت کا ترجمہ

لیجئے! جو ترجمہ میں نے کیا تھا۔ وہی ابوالکلام آزاد امام اہل سنت کر رہے ہیں۔ اب تو تونسوی کی جہالت کھل کر سامنے آ گئی۔ (از مولانا ابوالکلام آزاد)

تین شرطیں اور حضرت امام حسینؓ

اس کے بعد بھی تین چار مرتبہ بہم ملاقاتیں ہوئیں۔ آپ نے تین صورتیں پیش کی تھیں۔ ۱:۔ مجھے وہیں لوٹ جانے دو جہاں سے آیا ہوں۔ ۲:۔ مجھے خود یزید سے اپنا معاملہ طے کر لینے دو۔ ۳:۔ مجھے مسلمانوں کی کسی سرحد پر بھیج دو، وہاں کے لوگوں پر جو گزرتی ہے۔ وہی مجھ پر گزرے گی۔ (شہادت حسینؓ ص ۱۹۳ ابوالکلام آزاد)

www.kitabmart.in

اصل حقیقت

یہ ہے کہ تونسوی صاحب کو کتاب الجہاد کی تفصیل معلوم نہیں۔ کیوں کہ جنگ میں تین صورتیں ہوتی ہیں یا اصل مطالبہ منظور اور جنگ بند! دوم شرائط صلح، سوم، جنگ، اصل مطالبہ بیعت یزید تھی وہ آپ نے منظور نہ کیا۔ دوم اس کے علاوہ شرائط صلح پیش کئے۔ ان میں ایک شرط یہ تھی کہ میں اپنے آپ کو ابن زیاد کے حوالے نہیں کرتا بلکہ یزید کے حوالے کرتا ہوں۔ کہ وہ خود فیصلہ کرے۔ چنانچہ ابن کثیر ص۱۷۰ ج ۸ میں ہے انا نناشدھم اللہ و الاسلام ان یسیروہ الی امیرا لمومنین یزید فیضع یدہ فقالو لا الا ان تنزل علی حکم ابن زیاد۔ کہ آپ نے ان لوگوں کو اللہ اور اسلام کا واسطہ دیا کہ مجھے یزید کی طرف جانے دو کہ میں خود اپنا فیصلہ اس کے ساتھ طے کروں گا۔ مگر انہوں نے کہا نہیں۔ ابن زیاد کے حکم پر اتر آؤ شاید تونسوی صاحب کو یہ پتہ نہیں کہ جنگ میں نزال کسے کہتے ہیں اور اس کا مطلب کیا ہے؟ اور تاریخ طبری ص۳۴۲ ج ۸ میں ہے کہ شمر نے ابن زیاد سے کہا! لئن رجل من بلدک ولم یضع یدہ فی یدک لیکون اولی با لقوۃ والعز ولتکونن اولی با لضعف والعجز فلا تعطہ ھذہ المنزلۃ فانھا من الوھن ولکن لینزل علی حکمک وحکم اصحابہ فان عاقبت فانت ولی العقوبۃ وان عفوت کان ذالک الخ"

کہ جب عمر بن سعد کا خط مشتمل بر شرائط ثلاثہ ابن زیاد کے پاس آیا تو وہ امام حسین کو یزید کے حوالے کرنے پر تیار ہو گیا۔ مگر شمر نامراد نے اٹھ کر کہا کہ اگر امام حسین علیہ السلام تیرے شہر سے چلے گئے اور تیرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تیرا فیصلہ تسلیم کرنے پر راضی نہ ہوئے تو تجھ سے قوت اور عزت میں بڑھ جائیں گے تو ضعیف اور عاجز ہو جائے گا ان کا یہ حق نہ دے یہ کمزوری

www.kitabmart.in

ہے۔ لیکن ان کو چاہیئے کہ تیرے حکم پر اتر آئیں اور تیرا حکم اور فیصلہ منظور کر لیں۔ وہ بھی اور ان کے اصحاب بھی اپنے فیصلہ میں اگر تو ان کو عذاب دے تو تو عذاب کا ولی ہے اور اگر معاف کرے تو تجھ کو یہ حق ہے۔

لیجیے حضرت! یہ ہے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کا مطلب کہ ان کے فیصلہ کو منظور کرنا چاہیئے عذاب کریں یا معاف کریں۔ اگر اس کا مطلب بیعت ہو تو بیعت کے بعد عذاب یا عتاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ الغرض یہ تو نسوی جاہل ہے۔ علم کی باتیں اس کے دماغ اور عقل کا کام نہیں مگر باوجود این ہمہ اگر قلندرانہ رقص لور نور دیکھو تو آپ حیران ہو جائیں۔ مناظرہ باگڑ سرگانہ میں نہ خلافت ثلاثہ ثابت کر سکے نہ صحابہ کی بیعت یا یزید کا جواب دے سکے۔ الزامی جواب میں ایسے پھنسے کہ قیامت تک بھی جواب نہ دے سکیں گے۔ باوجود اس ذلت اور عواری روئیداد مناظرہ باگڑ سرگانہ میں جو بے معنی شیخیاں ماری ہیں ان کو ذرا ملاحظہ کر لیجیے تاکہ اس پریشین کا حال معلوم ہو جائے۔ مناظرہ باگڑ سرگانہ کی روئیداد ص۲۰۵ پر کہتے ہیں کہ ناظر اعظم اہلسنت علامہ تونسوی نے فرمایا! میں مولوی اسمٰعیل کی پرانی عادتوں سے واقف ہوں یہ کتاب پھاڑ ڈالے گا۔ چنانچہ سرپرست اہل سنت اپنی ذمہ داری پر وہ کتاب تلخیص شیعہ مناظر کے پاس لے گئے مگر اس وقت مولوی اسمٰعیل کی بدحواسی کا عالم یہ تھا کہ حوالہ کو ادھر ادھر سے تو پڑھتا تھا۔ مگر وہ خاص عبارت پڑھنے سے گریز کرتا تھا۔ ادھر علامہ تونسوی فرما رہے تھے کہ مولوی صاحب ذرا ہوش سنبھال کر درمیان سے پڑھو مولوی اسمٰعیل کا چہرہ خوفزدہ تھا اور حواس باختہ تھے۔ اس کے چیلے شور مچا رہے تھے اور مولوی اسمٰعیل کی بدحواسی پر پردہ ڈالنا چاہتے تھے۔ مگر تمام حاضرین شیعہ و اہل سنت پر شیعہ مناظر کی حکمت فاش اور بدحواسی واضح ہو چکی تھی اور کتاب پر شیعہ مولویوں کا جھگڑا بن گیا۔ اور علامہ تونسوی کو یہ طرہ ہوا کہ یہ کتاب کو پھاڑ ڈالیں گے۔ تو آپ نے فوراً ہی کتاب ان سے واپس لے لی اس کے بعد شیعہ سرپرستوں کو یہ حوالہ دکھایا گیا۔ جس سے وہ بہت متاثر

www.kitabmart.in

ہوتے۔ شیعہ مولوی گلاب شاہ نے بھی یہ حوالہ دیکھنا چاہا تو کتاب پھاڑنے کے خوف سے علامہ تونسوی نے ان کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر حلف دے کر یہ حوالہ اس سے پڑھوایا تاکہ وہ صحیح صحیح عبارت پڑھ کر تمام لوگوں کو سنا دے اسی صورت سے مولوی ضمیر الحسن اور مولوی امیر محمد قریشی سے بھی یعنی ان کے دونوں ہاتھ پکڑ کر حوالہ پڑھایا گیا۔ جس کو پڑھ کر شیعہ مولوی اتنے بدحواس مبہوت ہوئے۔ کہ لاجواب ہونے کی وجہ سے کتاب پھاڑنے پر آمادہ تھے مناظر اعظم اہلسنت کا ابھی تین منٹ وقت باقی تھا۔ کہ سرپرست شیعہ مہر حق نواز صاحب نے علامہ تونسوی صاحب مدظلہ کے پاس آکر نہایت ادب سے عرض کیا کہ آپ اپنی تقریر ختم کیجئے۔ ہم کو زیادہ رسوا نہ کیجئے شیعوں کے اصرار سے معززین سرگانہ اہل سنت نے حضرت علامہ تونسوی کی خدمت میں عرض کیا کہ حق واضح ہو چکا ہے دعائے خیر فرما کر ختم کیجئے

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ

حضرات یہ عبارت پڑھ کر ذرا اندازہ لگائیے کہ یہ دیوانے کی بڑ ہے شیخ جلی مرحوم کی روح ملاں تونسوی میں بول رہی ہے۔ کہ شیعہ علما کتاب پھاڑ رہے تھے۔ لہٰذا علامہ تونسوی حوالے دکھانے میں پس و پیش کر رہے تھے حضرات آپ نے تلخیص شافی کی عبارت کا حال پڑھ لیا ہے کہ یہ کتب اہل سنت کی عبارت ہے۔ مگر تونسوی صاحب کو اپنی جہالت کی وجہ سے معلوم ہی نہیں اور اس کا مطلب بھی علمائے اہل سنت کی زبانی تحریری پڑھ لیا ہے۔ اب فرمائیے یہ تونسوی صاحب کا اچھلنا کودنا شور و غوغا قلابازیانہ رقص سب کچھ جہالت کا نتیجہ ہے یا کچھ اور، یہ ہیں عظیم اہلسنت کے مناظر جن کے مقابلہ میں مجبوراً حاضر ہونا پڑتا ہے۔ ورنہ ایسے بے علموں سے تو بات کرتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے خداوندا! جن کے علما کا یہ حال ہو ان کے عوام کا کیا حال ہوگا۔ رہا مہر حق نواز صاحب کی نسبت بہتان عظیم اس کا فیصلہ ان کا یہ بیان پڑھ کر کر لیجئے

www.kitabmart.in

فیصلہ مہر حق نواز صاحب سرگانہ

حضرات مناظرہ باگڑ سرگانہ میں ہم نے اہل سنت کو ہر قسم کی رعایت دی۔ اُن کی ہر کڑی سے کڑی شرط کو منظور کیا۔ مگر تاہم مولوی عبدالستار تونسوی کامیاب نہ ہو سکے۔ اور اس مناظرہ میں حضرت مبلغ اعظم ہر طرح کامیاب رہے۔ اس میں نہ کوئی رعایت ہے نہ بل! یہ ایک حقیقت ہے اور مناظرہ باگڑ سرگانہ کی روئیداد میں عبدالستار نے بہت جھوٹ لکھے ہیں۔ اور میری نسبت جو کچھ اس نے لکھا ہے۔ وہ میں نے بالکل نہیں کہا یہ میرا فیصلہ ہے (حق نواز سرگانہ بقلم خود)

مندرجہ ذیل مقامات سے بھی ہماری کتب دستیاب ہیں

افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور
جعفریہ کتب خانہ کربلا گامے شاہ لاہور
رحمت اللہ بک ایجنسی، کھارادر کراچی
حق برادر انارکلی لاہور
محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ کراچی
احمد بک ڈپو رضویہ سوسائٹی کراچی
اسد بک ڈپو قدم گاہ مولا علی حیدر آباد سندھ
مکتبہ اصغریہ دارالعلوم محمدیہ سرگودھا
قاسم سیشنری مارٹ پارہ چنار

مبلغ اعظم اکیڈمی درس آل محمد سرگودھا روڈ فیصل آباد
فون ۲۰۵۴۱